TEXT FLY WITHIN THE BOOK ONLY

DAMAGE BOOK

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222486
UNIVERSAL LIBRARY

بفضلہ تعالےٰ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آفتاب داغ

Checked 1975
Checked 1969.

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] پریس لکھنؤ میں چھپا

[illegible]

اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمَۃً وَّ اِنَّ مِنَ البَیَانِ لَسِحراً

تعویذ جادو طلسم اعجاز دیوان دوم بلبل ہندوستان استاد جہان حضرت داغ دہلوی

۱۳۲۴

آفتاب داغ

باخذ اجازت منشی نیاز احمد صاحب خلف اکبر جناب منشی محمد شفیع بہادر مرحوم باہتمام قاسم علی خان

در مطبع قاسمی واقع لکھنؤ محلہ سبحان نگر طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ رے مرتبہ مری عجز و نیاز کا
گویا جواب ہے یہ ترے کبر و ناز کا

دی مجکو داغ عشق کہ احسان مان تو
اوس درد جانفزا و غم دلنواز کا

کہا کہا کے رشک تیرے شہیدان عشق سے
غم کہا نجائے خضر کو عمر دراز کا

بگڑی ہوئی ہی تیغ حقیقت کے زخم زخم
ہنس ہنس کے منہ چڑاتی ہین عشق مجاز کا

گو مہر لب ہے حکم ترا اسکا کیا علاج
دل بولتا ہے خود بخود آگاہ راز کا

عالم تمام چشم حقیقت نگر بنا
منہ دیکھتا ہے آئینہ آئینہ ساز کا

یوسف کو چاہ مین تو مسیحا کو چرخ پر
عالم دکھا دیا ہے نشیب و فراز کا

ہر چند راہ کعبہ و بتخانہ ایک ہے
اے داغ رہ گیا ہے نام امتیاز کا

جل جلکے تیرے عشق مین گلجائین استخوان
مانند شمع لطف ہے سوز و گداز کا

ناکامی دوام بھی ہو عیش جاودان
ایسا اسیر ہون ہوس حرص و آز کا

دنیا بھی اک بہشت ہی اللہ ری کرم
کن نعمتون کو حکم دیا ہے جواز کا

رتبے سی پیرے قیصر و سنجر کو رتبہ کیا
مین ہون غلام شاہ عراق و حجاز کا

مجکو نہ کیونکر اوسکی غلامی سی فخر ہو
محمود ایک بردہ ہی جسکے ایاز کا

کونین جسکے ناز سے چکرا رہی ہین داغ
مین ہون نیاز مند اوسی بے نیاز کا

تو جو اللہ کا محبوب ہوا خوب ہوا
یا نبی خوب ہوا خوب ہوا خوب ہوا

شب معراج یہ کہتے تھے فرشتے باہم
سخن طالب و مطلوب ہوا خوب ہوا

ای شہنشاہ رسل فخر رسل ختم رسل
خوب سے خوب خوش اسلوب ہوا خوب ہوا

حشر مین آج عاصی کا ٹھکانا ہی نتھا
بخشوانا تجھے مرغوب ہوا خوب ہوا

حسن یوسف مین ترا نور تھا ای نور خدا
چارۂ دیدۂ یعقوب ہوا خوب ہوا

تھا سبھی پیش نظر معرکہ کرب و بلا
صبر مین ثانی ایوب ہوا خوب ہوا

فخر آدم کو نہ تھا جو فرشتہ ہوتا
بنی آدم سے جو منسوب ہوا خوب ہوا

افتادگان خاک کا رتبہ تو دیکھئے
بادِ صبا ہی غاشیہ بردوش نقش پا

لازم ہے یون مسافرِ راہِ عدم چلے
جیسے سبک روان سبک دوش نقش پا

ملجائین آسمان و زمین کوئی غیر مین
بنجائی ہر ستارہ دُرِ گوش نقش پا

محشر مین بھی وہ فتنے نہ دیکھین گے اہل حشر
جو دیکھتے ہین آپکے مدہوش نقش پا

تم شوخیون سے پاؤن تو رکھو زمین پہ
کہل کہیلتے ہین لب خاموش نقش پا

٥

روندی نہین ہے آپنے کیا قبر داغ کی
پھولونکی چادرون سے چھپا جوش نقش پا

١٧

دیکھو جو مسکرا کے تم آغوش نقش پا
گستاخیان کرے لبِ خاموش نقش پا

کسکے خرام سے یہ اُڑے ہوش نقش پا
بیٹھی ہوئی ہے مجلسِ خاموش نقش پا

آسودگان خاک کی کہتا وہ سرگذشت
رکھتا نہین زبان مگر گوش نقش پا

ہی خار خار حسرتِ افتادگی غذا
بی نیش کے نہین ہے خور و نوش نقش پا

مٹجائیگا مگر نہ کھلیگا یہ اے صبا
غنچہ کا منہ نہین لبِ خاموش نقش پا

رکھون قدم جو غیر کے نقش قدم مین
انگشت پا مروڑے دو مین گوش نقش پا

آسودگان خاک کی آنکھونکی ہین نشان بن
تیری گلیمین اور رہون یون خموش نقش پا

پائی مری سراغ سے دشمن نے راہ دوست
ای بیخودی مجھے نہ رہا ہوش نقش پا

کسطرح غیر اوسکے قدم پر قدم دہرین
میرا نشان سجدہ ہی دوبدوش نقش پا

مین خاکسار عشق ہون آگاہ راز عشق
میری زبان سے حال سنے گوش نقش پا

آئے بھی وہ چلے بھی گئی میری راہ سے
مین نامراد والہ و مدہوش نقش پا

مجھہ ناتوانکی خاک کو پامالیونکے بعد
دوش صبا ملا جو ہٹا دوش نقش پا

ٹوٹا ہی ہار راہ مین کس مست ناز کا
ہی غنچہ موتیا کا در گوش نقش پا

رکھا قدم نہ بہولکے بھی میری قبر پر
ای کوچہ گرد وعدہ فراموش نقش پا

یہ کون میرے کوچہ سی چھپ کر نکل گیا
خالی نہین ہے فتنون سے آغوش نقش پا

ملتے ہین خاکسار گلی خاکسار سے
ہوتا ہی نقش پا بھی ہم آغوش نقش پا

۶
یہہ داغ کی تو خاک نہین کوچہ یار مین
اک تشنہ وصال ہی آغوش نقش پا
۱۳

چل رہا ہے خنجر فولاد کیا
اوسکے ہتے چڑہ گئی بیداد کیا

مین نوید وصل سنکر مر گیا
نا مبارک تھی مبارکباد کیا

جلکے پھینکا تونے کیون اے شعلہ رو
آگ تھا آئینہ فولاد کیا

حسن شیرین پر جو ہی لیلے کو ناز
قیس بھی ہوجائیگا فرہاد کیا

کس طرح سے اوسکی دلمین گھر کرون
جب زمین قائم نہو بنیاد کیا

تیرے کوچہ مین بپا ہی حشر کیون
ہوگیا خالی عدم آباد کیا

اونکی صورت دیکھتے رہتے ہین ہم
دیکھیے کس وقت ہو ارشاد کیا

اپنے دل پر ظلم جو کرتے ہین ہم
ہوسکے گی تجھسے وہ بیداد کیا

دل مین طاقت ہو تو سب کچھ ہو سکے
عرش تک جاتی نہین فریاد کیا

کرلیا رنگ حنا نے دل اسیر
آپکی مٹھی مین ہے صیاد کیا

باعث گریہ نہ پوچھے اے ہمنشین
کیا کہون مین آگیا تھا یاد کیا

فصل گل مین کیون ہے بلبل نغمہ سنج
آپ اپنے منہ مبارکباد کیا

٢١

داغ شب کو زہر کھا کر مر گیا
لو اوٹھو بیٹھے ہوئے ہو شاد کیا

ایک ہی رنگ ہے سب یہہ تماشا کیسا — کوئی کیسا ہی کوئی چاہنے والا کیسا

ردی ہم پاس ہین اس رنگ کا رونا کیسا — پانی ہو ہو کے بہاؤن تمنا کیسا

عرصہ حشر مین انصاف ہمارا کیسا — دیکھنا یہ ہے کہ ہوتا ہے تماشا کیسا

بخشندے او بت سفاک کو ای داور حشر — خون ہی مجھہ مین نہ تھا خون کا دعوے کیسا

ڈھونڈتی پھرتے ہو بازار مین کیا ہم دلنگے — مفت ہاتہ آئی تو پھر اوسکا سودا کیسا

وہ ہی جنت ہی جو جنت مین کہین مل جائے — لوگ صحرا کی لئی پھرتے ہین صحرا کیسا

نیند آئی ہی بڑی رات گئے آئے ہو — سرخ آنکھون مین ہے ملا نشہ صہبا کیسا

ڈوبتی ہین عرق شرم مین عنبر والے — ڈر سے پانی ہی پہ بیٹھے تو دریا کیسا

نامہ بر تو نہی دیکھا ہے آو سچ کہنا — گات کیسی ہے مین کیسی ہی نقشا کیسا

خوبیان لاکھہ کسی مین ہون تو ظاہر کرین — لوگ کہتی ہین پھر اتنا بھی چرچا کیسا

تیری قربان کوئی دم ہی تلک رہتے ہے — دل ہمارا ہی ہمارا ہی تمہارا کیسا

دیکھتے ہو طرف سنگ ڈہ آتی جاتی — مجھکو دیکھو کہ ہوا ناصیہ فرسا کیسا

قیس و فرہاد کی قصے تو سنا کرتے ہو — داد دو اسکی کہ بیٹھے ہی تمہین چاہا کیسا

ہم حقیقت مین سمجھتے ہین انھین کا یہ کلام
آپ دل لیکے کہیں جائی کیسا کیسا

غیر کی غم مین وہ خاموش تھے مینی پوچھا
جی ہی کیسا تو کہا تیرا کلیجا کیسا

تم سلامت ہو تو ہر روز قیامت ہیگی
ہم بھی دیکھینگے تماشے یہ تماشا کیسا

مجھکو یہ شکوہ کہ اقرار وفا جھوٹا تھا
اونکو یہ ناز کیا ہمنے یہ وعدہ کیسا

جان نثارونکو دکھایا یہ بہانا رکھکر
جان پر کھیلنے والون کا تماشا کیسا

ای قیامت تجھے کیا آنکھ اوٹھاکر دیکھون
بس رہا ہی مری آنکھون مین تماشا کیسا

مجھسے بھی اوٹھ لیا غیر کی بھی جان لی
آگیا ہی یہ تمھین اپنا پرایا کیسا

(٨) غیر کا ذکر وفا اور ہمارے آگے
داغ اس بات پہ جلتا ہی کلیجا کیسا (٢٢)

تبونسے ہوش سنبھالا جہان شعور آیا
بڑے دماغ بڑے ناز سی غرور آیا

اوسی حیا ادھر آئی ادھر غرور آیا
مری نیاز کی ہمراہ دور دور آیا

زبان پہ اونکے جو بھولے سے نام حور آیا
اوٹھاکے آئینہ دیکھا اونہین غرور آیا

تمہاری بزم تو ایسی ہی تھی نشاط افزا
رقیب نے بھی اگر پی سمجھے سرور آیا

کہان کہان دل مشتاق دید نے یہ کہا
وہ چمکی برق تجلی وہ کوہ طور آیا

تری گلی کی زمین اوس قدر ہے پامال / مگر یہاں کوئی بیتاب و ناصبور آیا
جہان میں لاکھ حسین ہیں تو اونکو شان نہیں / قیامت آگئی جسوقت نام حور آیا
عدو کو دیکھ کے آنکھوں میں اپنی خون اوترا / وہ جب ہی بادۂ گلرنگ کا سرور آیا
تری گلی میں ہے یا رگشت مثل نفس / کہ جتنی دور گیا واپس اوتنی دور آیا
قسم بھی وہ کبھی قرآن کی نہیں کھاتے / یہ رشک ہے کہ نہیں کیون اسمین قصور آیا
پیامبر تری باتوں میں ہم کب آتے ہیں / وہان ضرور گیا اور تو ضرور آیا
کہا جب اوسنے تمہیں کون آتا ہی / پکار اوٹھا دل مشتاق ناصبور آیا
پیامبر سے شب وعدہ وہ لگے جب بیٹھے / سنے بنائے ہوئے کام مین فتور آیا
کسے جرم کیا مل گئی سزا مجھکو / کبھی جو شکوہ ہوا مجھپہ منہ ضرور آیا
جو ہم کو جوش تو ساغر کو آگیا چکر / مری ہی دلکو اوس بزم مین سرور آیا
گذار دی شب وعدہ اسی توقع پر / مرے بلانیکو اب آدمی ضرور آیا
کہین تھی راہ نمائی کہین تھی راہزنی / کہین بلا کمین مین کہین رہا کہین دور آیا
لگا وہین ہین تجلی کی یہ تواے موسیٰ / کہ سرمہ ہوکے جو آنکھون مین کوہ طور آیا

الٰہی اشک مصیبت کی آبرو رکھنا | یہ بیکسی مین برے وقت پر ضرور آیا
خدا نے بخشے ہین محشر مین تمام عاشق | خیالِ یار مین کوئی نہ بقصور آیا
ترے نصیب کا اپیل ہے ہان بھی نہین | جواب گیا وہ قیامتکو دن ضرور آیا
بنی ہو بزم مین ساقی تو یہ خیال رہے | کسے سرور نہ آیا کسے سرور آیا
شہیدِ ناز بھی عاشق مزاج ہین کیا ہی | اسی لئے ملک الموت بنکے حور آیا

۹ وہین سے داغ بخت کو ملی ظلمت | جہان سے حضرت موسیٰ کی ہاتھہ نور آیا ۲۳

کیا لطفِ ستم یون انہین حاصل نہین ہوتا | غصے کو وہ ملتے ہین اگر دل نہین ہوتا
دل کا کوئی حامی دمِ بسمل نہین ہوتا | کمبخت کلیجہ بھی تو شامل نہین ہوتا
کچھ تازہ مزا شوق کا حاصل نہین ہوتا | ہر روز نئی آنکھہ نیا دل نہین ہوتا
انکار رہا خواب مین بھی وصل کا اونکو | معشوق کسی حال مین غافل نہین ہوتا
ایسا نہ ہو تو حشر مین تکرار کی ٹھہرے | تو اپنی خطا پر کبھی قائل نہین ہوتا
جس آئینہ کو دیکھہ لیا تمنے اوسنے | اوس آئینہ سے کوئی مقابل نہین ہوتا
کیا عشق ہی لفظ ہے کہ وہ پوچھہ رہے ہین | کوئی بھی وہ بستی ہے جہان دل نہین ہوتا

غمزہ بھی ہو سفاک نگاہیں بھی ہوں خونریز
تلوار کے باندھے سے تو قاتل نہیں ہوتا

انکار تو کرتے ہو مگر یہ بھی سمجھ لو
بیوجہ کسی سے کوئی سائل نہیں ہوتا

چلنے کا رہ دوست میں ساماں نہیں بنتا
پہونچیں تو ٹھکانا سر منزل نہیں ہوتا

جس دن پئے گلگشت نکلتے ہیں وہ گھر سے
رکھتے ہی نہیں پانو جہاں گل نہیں ہوتا

کیا ناک میں دم ہو دل دشوار طلب سے
وہ کام بگڑتا ہے جو مشکل نہیں ہوتا

منزل پہ جو پہونچی تو ملی قیس کو لیلیٰ
ناقے سے جدا کیا کبھی محمل نہیں ہوتا

کھل کھیلے ہیں آپ جان چرا رہیں بیٹھے
یہ شرم ہے پردہ سے مقابل نہیں ہوتا

اب دل سے کھٹکتا ہے الگ خار تمنا
کھٹکے کی طرح کوئی بھی شامل نہیں ہوتا

ہیں اور شب تیرہ و صحرائے خطرناک
رہبر کا پتا سیکڑوں منزل نہیں ہوتا

سمجھاتے ہیں ناداں کسے ہی تسکین
رکھتے ہیں ہاں ہاتھ جہاں دل نہیں ہوتا

ہیں لاکھ ہی ہشیار جگر بھی ہو ہمراز
جب آنکھ لگا ہوں تو غافل نہیں ہوتا

رکھوں تری پیکاں کو کلیجے سے لگا کر
اپنا کبھی ہوتا ہے کبھی دل نہیں ہوتا

مرنی ہی ہے جب آئے تو کیوں ڈوب کے مرتی
کیا خاک میں ملجانیکو ساحل نہیں ہوتا

دیتی ہین تجھی اہل ہوس نقد دل ایسا
جو تیری غلاموں کے بھی قابل نہین ہوتا

یہ داد ملی اونسے مجھی کاوش دل کی
جس کام کی عادت ہو وہ مشکل نہین ہوتا

ای داغ کس آفت مین ہین کچھہ بن نہین آتی
وہ چھینتے ہین مجھسے جدا دل نہین ہوتا

جسنے ہمارے دل کا نمونہ دکھا دیا
اوس آئنہ کو خاک مین اوسنے ملا دیا

معشوق کو اگر دل بے مدعا دیا
پوچھے کوئی خدا سی کہ عاشق کو کیا دیا

بی مانگی درد عشق و غم جان گزا دیا
سب کچھہ ہمارے پاس ہی اللہ کا دیا

ناوک ابھی ہی شست مین صیاد کے مگر
اوٹھتی ہین انگلیان وہ نشانہ اڑا دیا

رکھتے ہین ایسے چاہنے والوں کو غیر بھی عزیز
یوسف کو بھائیوں نے کنوئین مین گرا دیا

ملتا ہی لخت دل مجھے سرکار عشق سے
اچھی جگہ نصیب نے ٹکڑا لگا دیا

صرف بنای میکدہ ای شیخ کچھہ نہین
اک اینٹ کے لئی مسجد کو ڈھا دیا

ملتی ہین تیرے چاہنے والے سے ڈہنگ
جو کچھہ سکھایا تجھے اوسنے مٹا دیا

مضمون شوق چھپ نسکا اسکو کیا کرون
گو تینے خط رقیب کے خط مین ملا دیا

دنیا مین اک یہی ہے زیارت گہ جنون
خانہ خرابیون نے مرا گھر بنا دیا

لب خشک ہو رہے ہین کف دست سرخ ہین
لو سچ کہو کہ قول رقیبون کو کیا دیا

تیر فراق داغ تمنا و رشک غیر
دل ہے جگر ہے کھاتی ہین سب آپ کا دیا

پیکان یار سینے سے کیونکر نکالدون
یہ بھی خدا کی دین کہ دل دوسرا دیا

تا حشر منکرین قیامت نہ مانتے
تجھکو بنا کے اوسکا نمونہ دکھا دیا

۱۱
سمجھے تھے خوب اوس ستم آشنا سے داغ
گر ایکبار اور خدا نے ملا دیا
۱۲

انکار سیکھنے سے تمھے کیا مزا دیا
سینے پہ چڑھکے دشنۂ خم بھی پلا دیا

ہر اک کو مستعار دل مبتلا دیا
یون ہمنے اک زمانے کو عاشق بنا دیا

جو کچھ ہوا تو دل تجھے ای بیوفا دیا
تقدیر نے بگاڑ دیا یا بنا دیا

آخر کو جوش گریہ نے اتنا کیا اثر
نقش مراد صفحۂ دل سے مٹا دیا

احسان مانتا ہون ستمہای غیر کا
بگڑا ہوا مزاج تمہارا بنا دیا

وہ نامراد لطف اسیری ہون ہمصفیر
صیادنی بھی مجکو چمن سے اوڑا دیا

اپنی تو زندگی ہی تغافل کی وجہ سے
وہ جانتے ہیں خاک میں ہمنے ملا دیا

تھوڑی سی پیکے تلخی مے کا گلا رہا
جب منہ کو لگ گئی تو نہایت مزا دیا

وہ ناز سے زمین پہ رکھتے نتھے قدم
تعریف کرکے اوربھی ہمنے اوڑا دیا

کام آگیا ہجوم رقیبوں کا بزم میں
اوس فتنہ گر کی آنکھ سے مجکو چھپا دیا

تعریف جور اور پھر اس شد و مد کے ساتھ
میری زبان نے مجھے جھوٹا بنا دیا

یوں ہوگئی نجات یہ تدبیریں پڑی
ناصح کو ہمنے غیر کے پیچھے لگا دیا

کوئی بھی طول روز جزا سی عرض تھی [?]
میری شب فراق کی ضد نے بڑھا دیا

یاروں کا میر ساتھ ہی مانند برق و ابر
رویا کیا بہت مجھے جسنے ہنسا دیا

انسان جان تھے تو نہ لکھتے وہ یہ جواب [?]
کیا جانے نامہ بر نے مجھے کیا بتا دیا

کہلا بھیجے ہیں حاتم ثانی جناب شیخ
کیا جانے میفروش کو حضرت نے کیا دیا

۱۲
سمجھا گیا جو داغ سیہ کار دیکھنا
جنت کبھی کی آگ لگا دی جلا دیا
۲۰

کیسے جو تا گل کا تبسم نمک افشاں ہوتا [?]
کیا ہی مہکا مری زخموں سے نمکداں ہوتا [?]

موت کا مجکو نہ کھٹکا شب ہجران ہوتا
میرے دروازے پہ گر ایک دربان ہوتا

گر مرے ہاتھ تری بزم کا سامان ہوتا
میزبان مین کبھی ہوتا کبھی مہمان ہوتا

عشق تاثیر جو کرتا تو نہ پنہان ہوتا
رنج میرا تری چہرے سے نمایان ہوتا

دین و دنیا کی مزے جب تھے کہ دو دل ہوتے
ایک مین کفر اگر ایک مین ایمان ہوتا

دلکو آسودہ جو دیکھا تو نہین ضد آئی
اس سے بہتر تو یہی تھا کہ پریشان ہوتا

خلد مین نہ رہی عیش کے سامان بیکار
لطف جب تھا کہ یہ مجموعہ پریشان ہوتا

بی نیازی جو ہوی میری تمنا سے ہوئی
مجھکو ارمان جو نہوتا تجھے ارمان ہوتا

عشق کچھ کھیل نہین اہل آرام طلب
سیکھنا تھا تجھے وہ کام جو آسان ہوتا

کیا غضب ہے نہین انسان کی انسانکو قدر
ہر فرشتے کو یہ حسرت ہے کہ انسان ہوتا

حشر کے روز تجھی پاس عدالت ہوگا
بخش دیتا جو یہ نہین جرم تو احسان ہوتا

ہم پڑھی لیتے ہین کلمہ بت کافر حسن سے
تو نے دیکھا ہی نہین کوئی مسلمان ہوتا

الفلک ہجر مین گھنگھور گھٹا چھائی ہے
دامن ابر بھی میلا ہی گریبان ہوتا

ذبح کے بعد مجھی لطف خلش رہجاتا
کاش خنجر مین ترے تیر کا پیکان ہوتا

مرض عشق طبیبوں نے بہت الجھایا — آخر کار یہ آزار ہی درمان ہوتا
کون دیتا ہے سزا عادت مجھے تنہائی کی — پاس فردوس کے سنسان بیابان ہوتا
شکر کرتا ہوں ملی نعمت غم کھانے کو — آج فاقہ ہی مجھے اے شب ہجران ہوتا
ہو گئی بار گران بندہ نوازی تیری — تو نہ کرتا اگر احسان تو احسان ہوتا
ہی تلاشی لئے رہتا نہ کبھی دست جنون — گر مری جیب کے اندر بھی گریبان ہوتا

۱۴
داغ کو ہم نے محبت میں بہت سمجھایا
وہ کہا مان نہ لیتا اگر انسان ہوتا
۱۳

دل پر اضطراب نے مارا — اسی خانہ خراب نے مارا
میری آنکھوں سے ہی عیاں ہے مرگ — نرگس نیم خواب نے مارا
دیکھ لینا کہ عشق کا میدان — میرے حاضر جواب نے مارا
یاد کرتے ہو غیر کے اشعار — ہائے اس انتخاب نے مارا
دل لگاوٹ نے کر دیا بسمل — اور پھر اجتناب نے مارا
جسکو ڈھونڈا ملا نہ کعبے میں — ایسے خالی ثواب نے مارا

جان بچتی نظر نہین آتی ‌ ‌ ‌ اب نگاہِ عتاب نے مارا
تھک گئے ہاتھ لکھتے لکھتے خط ‌ ‌ ‌ اس سوال و جواب نے مارا
جا چکین خلد مین کہ دوزخ مین ‌ ‌ ‌ طول روزِ حساب نے مارا
وصل دیکھا اگر وصال ہوا ‌ ‌ ‌ مجھکو تعبیرِ خواب نے مارا
میری میت پہ کیون نہ برسے نور ‌ ‌ ‌ غیرتِ آفتاب نے مارا
مجھکو بیتاب دیکھکر بولے ‌ ‌ ‌ آپ کے اضطراب نے مارا

۱۲ ‌ ‌ ‌ ۲۶

دیکھکر جلوہ غش ہوئے موسیٰ
داغ مجھکو حجاب نے مارا

اس کعبۂ دل کو کبھی ویران نہین دیکھا ‌ ‌ ‌ اوس بت کو کب اللہ نے تنہا نہین دیکھا
کیا تم نے عذابِ شبِ ہجران نہین دیکھا ‌ ‌ ‌ تمکو نہ یقین آئے تو ہان ہان نہین دیکھا
کیا تو نے مرا حال پریشان نہین دیکھا ‌ ‌ ‌ اس طرح سے دیکھا کہ مری جان نہین دیکھا
جب ہاتھ بڑھا وصل مین شوخی سے کسی کا ‌ ‌ ‌ پھر ہمنے گریبان کو گریبان نہین دیکھا
ہم جیسے ہین ایسا کوئی دانا نہین پایا ‌ ‌ ‌ تم جیسے ہو ایسا کوئی نادان نہین دیکھا

راحت کے طلبگار ہزارون نظر آئے — محشر مین کوئی حور کا خواہان نہین دیکھا

نظرون مین سمایا ہوا سامان نہین جاتا — لیلےٰ نے کبھی قیس کو عریان نہین دیکھا

اوس بت کی محبت مین قیامت کا مزا ہے — کافر کو بھی دوزخ مین پشیمان نہین دیکھا

کہتے ہو کہ بس دیکھ لیا ہمنے ترا دل — دل دیکھ لیا اور پہر ارمان نہین دیکھا

کیا ذوق ہے کیا شوق ہے سو مرتبہ دیکھون — پھر بھی یہ کہون جلوۂ جانان نہین دیکھا

محشر مین وہ نادم ہون خدا یہ نہ دکھائے — آنکھون نے کبھی اوسکو پشیمان نہین دیکھا

جو دیکھتے ہین دیکھنے والے ترے انداز — تو نے وہ تماشا ہی مری جان نہین دیکھا

ہر چند تری ظلم کی کچھ حد نہین ظالم — پر ہمنے کسی شخص کو نالان نہین دیکھا

گو نزع کی حالت ہے مگر پھر یہ کہونگا — کچھ تمنے مرا حال پریشان نہین دیکھا

تم غیر کی تعریف کرو قہر خدا ہے — معشوق کو یون بندۂ احسان نہین دیکھا

کیا جذب محبت ہے کہ جب سینہ سے کھینچا — سفاک تری تیر مین پیکان نہین دیکھا

ملتا نہین ہمکو دل گم گشتہ ہمارا — تو نے تو کہین اے غم جانان نہین دیکھا

جو دن مجھے تقدیر کی گردش نے دکھایا — تو نے بھی وہ اے گردش دوران نہین دیکھا

کیا داد ملی اوس سے پریشانئی دل کی | جس بت نے کبھی خواب پریشان نہین دیکھا

مینے اوسے دیکھا مگر دل نے اوسے دیکھا | تونے اوسے اے دیدۂ حیران نہین دیکھا

تمکو مرے مرنیکی یہ حسرت یہ تمنا | اچھون کو بری بات کا ارمان نہین دیکھا

لو اور سنو کہتی ہین وہ دیکھکے مجھکو | جو حال سنا تھا وہ پریشان نہین دیکھا

تم منہ سے کہی جاؤ کہ دیکھا ہے زمانہ | آنکھین تو یہ کہتی ہین کہ ہان نہین دیکھا

کیا عیش سے معمور تھی وہ انجمن ناز | ہمنے تو وہان شمع کو گریان نہین دیکھا

کہتی ہے مری قبر پہ رو رو کے محبت | یون خاک مین ملتے ہوے ارمان نہین دیکھا

۱۵ کیون پوچھتے ہو کون ہے یہ کسکی ہے شہرت ۱۲
کیا تمنے کبھی داغ کا دیوان نہین دیکھا

تو ہے مشہور دل آزار یہ کیا | تجھپر آتا ہے مجھے پیار یہ کیا

جانتا ہون کہ مری جان ہے تو | اور مین جان سے بیزار یہ کیا

پاؤن پر اونکے گرا مین تو کہا | دیکھ ہشیار خبردار یہ کیا

تیری آنکھین تو بہت اچھی ہین | سب انہین کہتے ہین بیمار یہ کیا

کیون مرے قتل سے انکار ہے کیون
اسقدر ہے تمہین دشوار یہ کیا

سر اوڑاتے ہین وہ تلوارون سے
کوئی کہتا نہین سرکار یہ کیا

ہاتھ آتی ہے متاعِ الفت
ہاتھ ملتے ہین خریدار یہ کیا

خوبیان کل تو بیان ہوتی تھین
آج ہی شکوۂ اغیار یہ کیا

لے لئے ہمنے لپٹ کر بوسے
وہ تو کہتے رہے ہر بار یہ کیا

وحشتِ دل کے سوا الفت مین
اور ہین سیکڑون آزار یہ کیا

ضعف رخصت نہین دیتا افسوس
سامنے ہے درِ دلدار یہ کیا

۱۶ — ۲۳

باتین سنئے تو بھڑک جائیگا
گرم ہین داغ کے اشعار یہ کیا

روکنا دلکو کہ شوقِ زلفِ دلبر لیچلا
تھا منا مجکو کہ یہ سودا مرا سر لیچلا

اوسکی محفل سے کہان کیا دلکو کیونکر لیچلا
ہار کر اکبار چھوڑا پھر مکرر لیچلا

نالۂ شبگیر دلکی باتین لبسے باہر لیچلا
یہ بشارت یہ خبر یہ مژدہ گھر گھر لیچلا

باندھکر مشکین خیالِ زلفِ دلبر لیچلا
سانپ کے منہ مین مرا مجکو مقدر لیچلا

چل دیا وہ شعبدہ گر مین ہی کہتا رہا — اسکو لینا وہ کوئی دلکو چرا کر لیچلا

ابر رحمت کا ہوا اہل جہنم کو گمان — سوی دوزخ مین جو اپنا دامن تر لیچلا

وہ سر بازار اپنی گھر مجھکو ہی یہ کشمکش — ضبط کی کھینچا ادہر دل سوی دلبر لیچلا

رشک دشمن نے مجھے آنکھین دکھائین دور سے — شوق نظارہ جو سوی روزن در لیچلا

دلکی باتین دل ہی جانے بیخودی سے شوق مین — کسطرح لایا خدا جانے یہ کیونکر لیچلا

پھر بلایا پھر کہا کچھ پھر اوسے رخصت کیا — نامہ بر جب سر تو انکا میری دفتر لیچلا

کیا ہوا کس سخت جان سے ہو گئی قاتل کو لاگ — چھانٹ کر دس بیس مین جو ایک خنجر لیچلا

سیکڑون مہر شہادت دین سے مرے داغ گناہ — مین عدم کو خود بنا کر اپنا محضر لیچلا

آدمی کی کیا ہی طاقت جو ہوا کا تھامے دست — ٹھوکرین کہا کر گرا جب مجھکو رہبر لیچلا

خوب رضوان سے در فردوس پر جھگڑی تو ہی — جب بت کافر کو مین دل مین چھپا کر لیچلا

کاتب اعمال سی محشر مین ہو گی گفتگو — اس لیے مین آپ اپنا حال لکھکر لیچلا

کوئی دامنگیر تھا کوئی گریبان گیر تھا — اوسکو اپنے ساتھ جب مین روز محشر لیچلا

پوری اتری یہ قیامت سے نہین مجھکو امید — ایک ٹکڑا مین تری قد کے برابر لیچلا

بار عصیان کسقدر ہی آدمی جزو ضعیف
یہ گرا دیگا جو اتنا بوجھ سر پر لیچلا

آنسوؤنکا قافلہ چلنے لگا نالی کیے ساتھ
یہ جرس آواز پر اپنی لگا کر لیچلا

اوسکی چتون پھرتے ہی محفلین ہلچل پڑ گئی
مضطرب کو مضطرب مضطر کو مضطر لیچلا

منزل مقصود تک پہنچی بڑی مشکل سے ہم
ضعف نے اکثر بٹھایا شوق اکثر لیچلا

وای قسمت اب نہ آئیگا نہ لائیگا جواب
لیچلا خط بھی تو صیدی کا کبوتر لیچلا

۱۷
یہ حسین یہ مہ جبین یہ شہر ایسی لہر بہر
داغ کلکتہ سے لاکھون داغ دلپر لیچلا
۱۰

کسنے کہا کہ داغ وفادار مرگیا
وہ ہاتھ ملکے کہتے ہین کیا یار مرگیا

دام بلای عشق کی وہ کشمکش رہی
اک اک پھڑک پھڑک کے گرفتار مرگیا

میرے ہی دم سے زندہ ہی آزار عشق کا
مین مرگیا اگر تو یہ آزار مرگیا

محجوب کر نہ جرم تمنا پہ لطف کیا
شرم گناہ سے جو گنہگار مرگیا

بیداد گر ادہر بھی گیا حسرت ستم
جب اپنی موت کوئی دل افگار مرگیا

بدتر ہی موت سے بھی زیادہ یہ زندگی
وہ جی گیا جو عشق کا بیمار مرگیا

ہے تری جنس حسن مین تاثیر زہر کی
جسکی نظر پڑی وہ خریدار مر گیا

آنکھین کھلی ہوئی ہین پس مرگ اسلیے
جانے کوئی کہ طالب دیدار مر گیا

جس سے کیا ہے آپنے اقرار جی گیا
جسنے سنا ہے آپ سے انکار مر گیا

۱۸

کس بیکسی سے داغ نے افسوس جان دی
پڑھکر تری فراق کے اشعار مر گیا

۱۶

جگر کو تھام کے مین بزم یار سے اوٹھا
ہر اک قرار سے بیٹھا قرار سے اوٹھا

ہمارے دل سے وہ تنہا اوٹھا لیا ظالم
ترا ستم جو نہ اک روزگار سے اوٹھا

ہوا نہ پھر مین وحشت رشک تو دیکھو
کوئی چراغ جو میرے مزار سے اوٹھا

شب فراق اجل کی بہت دعا مانگی
جگر مین درد تری انتظار سے اوٹھا

ہوا ہے خون کی چھینٹون سے پیرہن گلزار
ترے شہید کا لاشہ بہار سے اوٹھا

ہمارے خط مین وہ مضمون سرگرانی تھا
کہ ایک حرف نہ اوسکا غبار سے اوٹھا

تمہارے جھوٹ نے بے اعتبار سب کو کیا
کہ جیسے ایک سے اوٹھا ہزار سے اوٹھا

اوسی کی راہ گذر مین لگا کے سو چکر
جو گرد باد ہمارے غبار سے اوٹھا

گلہ رقیب کا سنکر جھکی رہین آنکھین — حجاب کب نگہ شرمسار سے اوٹھا

ترس رہے تھی شرابی کہ اونگلیان اوٹھین — وہ ابر رحمت پروردگار سے اوٹھا

کسی نے پای حنائی جو ناز سے رکھا — بھڑک کے شعلہ ہمارے مزار سے اوٹھا

یہی وہ حسرت دنیا کہ صبح محشر بھی — مین اپنے ہاتھ کو ملتا مزار سے اوٹھا

نچھوڑتا اگر اونکی قدم وہ کیون جاتی — مگر نہ ہاتھ دل بیقرار سے اوٹھا

وہ فتنہ فتنہ ہی وہ حشر حشر ہی آناز — جو بزم یار سے جو کوئی یار سے اوٹھا

تم اپنے ہاتھ سے دو دل غیر کو چنکر — یہ داغ کب دل امیدوار سے اوٹھا

١٩

عدو کی بزم مین دیکھو تو داغ کے تیور — ذلیل ہوکے بڑے افتخار سے اوٹھا

١١

دل مبتلای لذت آزار ہی رہا — مرنا فراق یار مین دشوار ہی رہا

ہر دم یہ شوق تھا اوسی قربان کیجیے — مین وصل مین بھی جان سے بیزار ہی رہا

احسان عفو جرم سے وہ شرمسار ہون — بخشا گیا مین تو بھی گنہگار ہی رہا

ہوتی ہین ہر طرح سے مری پاسداریان — دشمن کے پاس بھی وہ مرا یار ہی رہا

اون پہلوؤن سے ٹالدیا کچھ نہ کہہ سکے
ہرچند اونکو وصل کا اقرار ہی رہا

زاہد کی توبہ توبہ ہی گہونٹ گہونٹ پر
سو بوتلین اڑا کے بھی ہشیار ہی رہا

دیکھین ہزار رشک مسیحا کی صورتین
اچھا رہا جو عشق کا بیمار ہی رہا

صدقے مین تمنے چھوڑ دئی ہین بہت اسیر
مین بھی رہا ہوا کہ گرفتار ہی رہا

لذت وفا مین ہے نہ کسیکی جفا مین ہے
دلدار ہی رہا نہ دل آزار ہی رہا

جلوہ کے بعد وصل کی خواہش ضرور تھی
وہ کیا رہا جو عاشق دیدار ہی رہا

۲۰ ۱۰

کہتے ہین جلکے غیر محبت سے داغ کے
معشوق اسکے پاس وفادار ہی رہا

حشر مین بھی مبتلا اوس جہان جائیگا
جو یہان ہوتا ہے وہ اکدن وہان ہو جائیگا

دل سے بھی باتین نہین کرتا کبھی مین اسلیے
وہ ستمگر بدگمان یہ رازدان ہو جائیگا

آستین سے پونچھ لے بہتے ہوے آنسو مرے
ہاتھہ تیرا مجھپہ اے قاتل روان ہو جائیگا

اونکی گھر سے جب بگڑ کر مین چلا تو یہ کہا
آپکے جانے سے کیا سونا مکان ہو جائیگا

حسن تیرا عشق میرا ابتلاے روزگار
آفت آجائیگی یہ چرچا جہان ہو جائیگا

دلکو مدت مین کیا تھا خوگر طرز ستم
کیا خبر تھی وہ یکایک مہربان ہو جائیگا

چپ ہوے ہین حشر مین یہ آئی اچھی کہی
ہو سکیگا حال دل جتنا بیان ہو جائیگا

سخت جانی تیری تیغ نگو رلادیگی لہو
ہر لب سوفار چشم خونفشان ہو جائیگا

دیکھہ لینا آرزوی وصل مین میرے صاحب
بیٹھے بیٹھے یونہی اکدن ناگہان ہو جائیگا

۲۱

داغ کو ہم یہ سمجھے تھے کہ تیرے عشق مین
ہاے ایسا شخص یون بے خانمان ہو جائیگا

۱۳

ارمان بھرے دلکا نہ یون نام نکلتا
ناکامی جاوید سے بھی کام نکلتا

گر سلسلۂ نامہ و پیغام نکلتا
تو اے دل ناکام بڑا کام نکلتا

وہ چپ ہی رہے ورنہ مرے ذکر وفا پر
تعریف مین بھی پہلوی دشنام نکلتا

ہوتا ہی حسینونکا یہی وقت تماشا
ورنہ مہ کامل نہ سر شام نکلتا

وہ کاش مرے قتل کو آتے مگر آتے
ارمان تو اے گردش ایام نکلتا

فرہاد کو آتی نہ کبھی سینہ خراشی
گر لاکھہ برس ہاتھ سے یہ کام نکلتا

معلوم ہمین تھا یونہی تری باتین کہانتک
آغاز مین کیا عشق کا انجام نکلتا

کیا حضرت زاہد ہی نے پیر مغان آج
میخانہ سے باہر نہین اک جام نکلتا

گھبرا کے نکلتا نہ ترا ناوک دلدوز
پہلو میں اگر گوشۂ آرام نکلتا

آنکھوں میں تو رہتی ہیں وہ کاجل بھری آنکھیں
آنکھوں سے نہ کیوں خون سیہ فام نکلتا

دشمن کی ندامت سے انہیں پیار دلایا
اے کاش مرے ذمے بھی الزام نکلتا

پیغامبر اوس شوخ کو لایا مجھے چھل
خالی تری باتوں سے نہیں کام نکلتا

۲۲

اے داغ سناتی غزل اوس شوخ کو ہم بھی
گر شعر کوئی قابل انعام نکلتا

۱۱

ہے رشک کہ اغیار کو دیکھا اوسی دیکھا
ہر چشم خریدار کو دیکھا اوسی دیکھا

تصویر رخ یار کو دیکھا اوسے دیکھا
خورشید پر انوار کو دیکھا اوسی دیکھا

مشتاق سے کھلتا ہیں محبوب کے انداز
جب طالب دیدار کو دیکھا اوسی دیکھا

حیرت سے تری دیکھنے والے کی یہ ہے شکل
جس شخص نے دیوار کو دیکھا اوسی دیکھا

کیا فتنۂ محشر میں ہے جو آنکھوں میں نہیں ہے
ظالم تری رفتار کو دیکھا اوسی دیکھا

دیکھا نہ اوسے دیکھ کے ہوش اوڑ گئے تیرے
ناصح بت عیار کو دیکھا اوسی دیکھا

کہدی ارنی کو سے کوئی جا کے سر طور
گر شعلۂ رخسار کو دیکھا اوسی دیکھا

عاشق کو یونہی دیکھتے ہین دیکہنے والے
ہر مرتبہ تلوار کو دیکھا اوسے دیکھا

وہ آنکہہ دکھائین یہ تمنا نہین ہمکو
جیسے کسی بیمار کو دیکھا اوسے دیکھا

آنکہہ اپنی لڑی رہتی ہی محفل مین کسی سے
بیتاب جو دو چار کو دیکھا اوسے دیکھا

۲۳

ای داغ اوسی شوخ کے مضمون بہت ہین
جسنے مری اشعار کو دیکھا اوسے دیکھا

۱۶

دیکھہ لیگا یہ مزا حشر مین جو جائیگا
آپ جو حکم کرینگے وہی ہو جائیگا

کیا مرے قتل کا دن پردہ سنو جائیگا
بیٹھہ کر اہل عزا مین کوئی رو جائیگا

لیکے دل دوگے تو دو بجھ مجھے ہو جائیگا
تم ذرا اوس سے بھی یہ پوچھیے تو جائیگا

چین آئی اسے تکیہ ترے سر کا بنکر
کاٹ ڈالونگا مرا ہاتھہ جو سو جائیگا

غیر آیا جو عیادت کو اگر آنے دو
وہ بھی کمبخت مری جان کو رو جائیگا

آسمان ہو کہ زمانہ ہو غرض کوئی ہو
تم جسے دوست بنالوگے وہ ہو جائیگا

نامہ بر دیدہ بیمار ہمارا لیجا
یہ تو جاگیگا جو تو راہ مین سو جائیگا

کیسین گمان نہ آپ پر اسے دلکی
مفت کا مال ہی کھو جائیگا کھو جائیگا

حشر تک بات نہ جائیگی جو تم جاہو گے
گھر کا گھر ہی مین ابھی فیصلہ ہو جائیگا

کہہ گیا ساقیِ سرشار یہ چلتے چلتے
آپ جو رنگ مین ڈوبیگا ڈبو جائیگا

یہ وہ حالت ہے کہ ہنستوں کو رلا دیتی ہے
جو ہنسانے مجھے آئیگا وہ رو جائیگا

فیصلہ آج کئے لیتے ہین کچھہ ہو جائے
تسلی ہی لینے خوشی رنج تو ہو جائیگا

روز جمتین ہین صفین نامہ برونکی بیکار
نہین جمتا وہ کسی ذہن مین جو جائیگا

خط کی لو نقل کہ قاصد کی اوتار لین تصویر
یہ بھی گم ہو گا مرا نامہ یہ بھی کھو جائیگا

وصل کے باب مین کیا عذر تو ہنسکر بولے
کیون مکر جاتی ہو ہو جائیگا ہو جائیگا

داغ تم داغ جدائی کے گلے کرتے ہو
چار چھینٹون مین وہ چلتے ہوئے دہو جائیگا

رکے جو کام تو بیداد بس نہین چلتا
پرائے بس مین ہی کچھہ اپنا بس نہین چلتا

ہمارے سینے مین پہرون نفس نہین چلتا
جب اوسنے روکدیا کہ کے بس نہین چلتا

دکھائین کو جیہ قاتلین جانثارونکو
ہماری ساتھہ کبھی بوالہوس نہین چلتا

بہت ہمارے ٹہرنی سے تنگ ہی صیاد
کہ چار دن سے زیادہ قفس نہین چلتا

گذر گئی ہین جو دن پھر نہ آئینگے ہرگز — کہ ایک چال فلک پر نہین چلتا

مریض غم سے چلے پیش کیا طبیبونکی — بغیر حکم الٰہی نفس نہین چلتا

وہ شہسوار ہے بہت اپنے دلمین حیران ہے — کہ میری خاک سے آگے فرس نہین چلتا

وہ بدگمان ہے ایسی نازنین مرا صیاد — کہ اپنے ہاتھہ مین لیکر قفس نہین چلتا

کبھی ادھر تو کبھی ہے ادھر وہ شاہسوار — یہ بانکپن ہے کہ سیدھا فرس نہین چلتا

۲۵ ملے جو داغ تو کیسا بنائین ٹھیک اوسی — ہزار کوس سے کچھہ اونکا بس نہین چلتا ۱۰

ابکی شکوہ سے پشیمان وصلکا برہم ہوا — کیا ہنسی مین رنج پھیلا کس خوشی مین غم ہوا

حال میرا دوسرا گویا مزاج یار ہے — یہ سنبھالے سے نہ سنبھلیگا اگر برہم ہوا

ناامیدی تیری صدقے تو نے دی حسرت مجھے — کم ہوا جب ایک ارمان ایک دشمن کم ہوا

بے اثر ہو تو بھی طوفان ہے نہین دریا تو ہو — حسرت اوس آنسو پہ ہے جو قطرۂ شبنم ہوا

چارۂ درمان سے بھی ہلکی ہوئی دلکی چوٹ — تھوڑی تھوڑی لطف سے بھی درد دل کم کم ہوا

آگے آگے رنگ لائیگا ابھی مضمون غم — نامہ بر کہتا ہے اک اک لفظ پر ماتم ہوا

دردِ دل معشوق کا غصے میں اچارہ گر ۔ یہ نہ بڑھ کر کم ہوا جب کم ہوا تو سم ہوا

صبح ہجر آئینے ہر غمگین اور سہرا دکھایا حال ۔ آئینے سے کہتے ہیں یہ کیا مرا عالم ہوا

۲۶ ۔ داغ پھر اُس آفتِ جاں سے بڑھائی رسم و راہ
پہلے تھوڑا رنج پایا پہلے تھوڑا غم ہوا ۔ ۹

کہو جب تم یہ ہے بیمار میرا ۔ تو کیونکر دور ہو آزار میرا

یہی دل باعثِ آزار میرا ۔ یہی غمخوار میرا یار میرا

پیامِ شوق بھی قاصد ادا ہو ۔ نہ آئے نام بھی زنہار میرا

جدائی میں بھی ہوگا کوئی مطلب ۔ وہ کرتے ذکر کیوں بیکار میرا

مجھے کوسیں بلا سے گالیاں دیں ۔ مگر وہ نام لیں ہر بار میرا

کہوں گا حشر میں یہ کون ہیں کون ۔ مزا دیکھایگا انکار میرا

خدا سے حشر کے دن پکارے ۔ کہاں ہے طالبِ دیدار میرا

قیامت ہے سنے وہ سر جھکائے ۔ خدا کے سامنے اظہار میرا

مجھے تم جانتے ہو داغ ہوں میں

۲۷ کہیں جاتا ہے خالی وار میرا ۱۶

جب جوانی کا مزا جاتا رہا — زندگانی کا مزا جاتا رہا

وہ قسم کھاتے ہیں اب ہر بات پر — بدگمانی کا مزا جاتا رہا

داستانِ عشق جب ٹھہری غلط — پھر کہانی کا مزا جاتا رہا

خواب میں تیری تجلی دیکھ لی — لن ترانی کا مزا جاتا رہا

مٹ گئی اے داغ فرقت کی جلن — اس نشانی کا مزا جاتا رہا

چھٹ سکے برسات میں کیونکر شراب — سرد پانی کا مزا جاتا رہا

درد نے اوٹھکر اوٹھایا بزم سے — ناتوانی کا مزا جاتا رہا

غیر پر لطف و کرم ہونے لگا — مہربانی کا مزا جاتا رہا

کوئی تجھ پر بے غرض مرتا نہیں — جانفشانی کا مزا جاتا رہا

آپ وہ اپنے نگہبان بن گئے — پاسبانی کا مزا جاتا رہا

دوسرا کوئی نہ سمجھا بن سکا — نقش ثانی کا مزا جاتا رہا

جب شرابِ کہنہ میں پانی ملا — اس پرانی کا مزا جاتا رہا

وہ سراپورا پڑا قاتل کا ہاتھ
سخت جانی کا مزا جاتا رہا

نامہ بر سے طے کئے ساری پیام
منہ زبانی کا مزا جاتا رہا

کوئی دن کی اب ہوا کھاتے ہیں ہم
دانے پانی کا مزا جاتا رہا

۲۸

داغ ہی کے دم سے تھا لطفِ سخن
خوش بیانی کا مزا جاتا رہا

۱۳

وہ جانا پھیر کر چتون کسیکا
ہمارے ہاتھ میں دامن کسیکا

غبار آلودہ ہیں پائے حنائی
مٹا کر آئے ہو مدفن کسیکا

زمانے کے چلن سیکھے ہیں تونے
کسیکا دوست ہے دشمن کسیکا

دلِ ویران کو جب دیکھا تو بولے
یہ ہے اوجڑا ہوا مسکن کسیکا

کہا غنچے سے مرجھا کر یہ گل نے
ہمیشہ کب رہا جوبن کسیکا

پڑا تھا ہائے کس کمبخت کی ہاتھ
کہیں سے نکلا ہوا دامن کسیکا

کلیجا تھام لوگے جب سنوگے
نہ سنوائے خدا شیون کسیکا

کرے گی طور پر اک اور بجلی
چمکتا ہے رخِ روشن کسیکا

گئے وہ جانبِ گورِ غریبان
برابر ہوگیا مدفن کسیکا

مرے ماتم مین وہ آئین تو کہنا
کرین غم آپکے دشمن کسیکا

کسیکا دم نکلتا ہے کسی سے
کسی پر حال ہے روشن کسیکا

تجلّی روزنِ دل سے عیان ہے
جھروکے سے ہوا درشن کسیکا

۲۹

وہ پہرون دیکھتے ہین داغ کی داغ
کیکی سیر ہے گلشن کسیکا

۹

گیا ہے عرشِ معلی پہ شور نالونکا
خدا بھلا کرے آزار دینے والونکا

اونہین جو بحث قیامت سے ہے قیامت کے
عجیب حال دگرگون ہے پائمالونکا

وہ اپنا دست حنائی کبھی کہین توڑین
علاج کون کرے سینہ دلکے چھالونکا

اڑی ہے پرسشِ اعمال ہوگئی ہے بلا
جواب سہل نہین تھا مرے سوالونکا

فلک پہ شمس و قمر ہین حقّۂ اللہ کے گل
مگر حساب کہان ہے تمہارے گالونکا

کہا یہ برقِ تجلی سے طور نے جلکر
ہمارا کیا ہے یہ حصہ ہے خوش جمالونکا

ہر ایک مارِ سیہ زلف و گیسوئے کاکل
تمہارے بال ہین یا کھیت ہے یہ کالونکا

کہیں نہیں تری درگاہ کے سوا یارب — فلک زدوں کا ٹھکانا خراب حالوں کا

۳۰

وہ پھول والوں کا میلہ وہ سیر یاد ہے داغ
وہ روز جھرنے پہ جمگھٹ پری جمالوں کا

۹

ردیف باے موحدہ

بزم کی آخر شب ہے سفر جام شراب — شام غربت ہوئی ساقی سحر جام شراب

مست و سرشار کو سرشار بنایا کیا لطف — نہ تھمی دست سبو سے کمر جام شراب

کثرت مجمع اغیار سے محروم رہا — نہ ہوا بزم میں مجھ تک گذر جام شراب

محتسب لیگا جواب اپنے ستم کا تو کیا — کل جو کوثر پہ ہوا داد گر جام شراب

یہ بھی اے محتسب اس سال لگا دیگا ثمر — اوڑ کے پہنچی ہے جو تجھ تک خبر جام شراب

خون دل کا مری پیاس ہے اے ساقی — کوئی پتھر کا نہیں ہے جگر جام شراب

بزم دشمن میں رہے آپ جو صوفی بنکر — سرخ آنکھیں ہیں کہاں ہے اثر جام شراب

مے گلرنگ بنا ہجر میں خونابۂ دل — شیشہ ناسور ہوئی چشم تر جام شراب

نہیں معلوم کہ اے داغ تو ہے کس میں رہا

۳۱ نہ تلاش بت مہوش نہ سر جام شراب ۱۴

میری قسم ہی مہر و وفا کا نشان ہے اب
سمجھا اگر نہیں ہے تو سمجھا کہاں ہے اب

اک اک گھڑی ہے دیدنی اک اک سے مجھے
تم دو گھڑی کہو مرے درد زبان ہے اب

کیا مر گیا ہوں دیکھ کے دائی چارہ گر مجھے
انکی زبان سے میری وفا کا بیان ہے اب

آخر یہ ہو گیا دہن تنگ کا جواب
گنجائش ایک آپ کے دل میں کہاں ہے اب

اس حال کو پہنچ گئیں دل کی خرابیاں
تیرا مکان ہے نہ خدا کا مکان ہے اب

باقی ہے آدمیت اگر اسکا کیا جواب
کعبہ کے وہ یہ کہتے ہیں وقت اذان ہے اب

سینے پہ میرے دست تسلی اٹھائیے
یہ بھی دل نحیف کو بار گران ہے اب

دیکھو ذرا سی شرم نے سب کچھ مٹا دیا
وہ آنکھ وہ نگاہ وہ چتون کہاں ہے اب

بعد فنا بھی اور مکدر کیا اسے
میرا غبار میرے لئے آسمان ہے اب

ہیں کیا کہا اوس نے غیر کو روکا ہے بار ہا
چلتا ہوا رقیب سے بھی پاسبان ہے اب

کیا لطف دوستی کہ نہیں لطف دشمنی
دشمن کو بھی جو دیکھیے پورا کہاں ہے اب

اس دور میں نصیب کہاں عشق جاودان
غم بھی اگر ملا تو وہی ارمغان ہے اب

قاصد کی خاک آئی ہے اوڑ کر ہوا کے ساتھ
ہر پرزہ پرزہ نامہ کا برگ خزان ہوا اب

یہ کیا کہا کہ حشر کے دن آزمائینگے
مین خوب جانتا ہون مرا امتحان ہی اب

لو اور سنئی شکوہ وصل رقیب سے
وہ نا صاف کہتے ہین محبت کہان ہے اب

لایا ہی مجھکو بخت رسا بزم عشق مین
مجھسے ڈرو کہ دوست مرا آسمان ہوا اب

۲۳ تمکو یقین نہین تو بھی نہو اسکا کیا علاج
کمبخت داغ تم سے بہت بدگمان ہے اب ۱۸

ردیف تای فوقانی

عالم یاس مین گھبرا گئے انسان سے بہت
دل سلگا ہی تو تہ بہت اریان ہے

قتل بھی نہ کیا شکر جفا نے مجھکو
کام آئین عمر بھر وقت مین اوسان بہت

غیر کیواسطے سب طرز ستم بھول گئے
کچھ دوا کیجئے ہو آبلو لیان بہت

ہو گیا روز کی صدہا تو گلہ سمجھو
لگی لو دی ہے وہ آتش کی پیکان بہت

کاش دو چار ہزار دین تو ان کا عشق
سمنے کہتے ہین ہی یکھو نہ سلطان بہت

ستم اوٹھانا نہین تو شرم جفا ظالم
یاد کیجئے ہے کسی کمبخت احسان بہت

تم کہ بیداد کرو اور نہ شرماؤ ذرا | ہم کہ ناکردہ گنہ اور پشیماں بہت
حسرتیں روز نئی دل میں بھری جاتی ہیں | تھوڑی تھوڑی سی بھی ہو جاتی ہیں ارماں بہت
سوچیے دل میں تو ہے عشق نہایت دشوار | نہ سمجھیے تو یہی کام ہے آساں بہت
وعدہ کرتے ہی پلٹ جاؤ ہم ایسے تو نہیں | دلِ غمگیں کو خوشی کی تو ہوا لگن بہت
دیکھیے کس طرح بہلاؤں تجھے اے پردہ نشیں | بیخودی میں بھی تجھے رہتا ہے ترا دھیان بہت
رنگ لائیگا ترا دستِ حنائی کافر | ایکدن لائینگے اس ہاتھ پہ ایماں بہت
حسرتیں لے کے چلی روح عدم کو لیکن | اس مسافر سے چلیگا نہ یہ ساماں بہت
سنیں باتیں اے حضرتِ واعظ تاثیر | یہ سمجھ کے پڑھا آیتِ قرآں بہت

بزمِ احباب میں اے داغ کبھی تو ہنس بول
دیکھتے ہیں تجھے ہر وقت پریشاں بہت

ردیف دال مہملہ

تیری گلی سے گو ہو صبا یا نسیم بند | ہوگی نہ بوئے کاکلِ عنبر شمیم بند
آواز کیا گلے سے ہو گئی مری ندیم بند | رکھتا نہیں ہے کام کسی کا کریم بند

ہوگا دمِ اخیر بھی لب پر مرے الم
ہو گی زبان پڑھ کے الٓم میم بند

بخشے گئی تو حشر مین ہم سیر مین رہے
آخر کو ہوگئے درِ خلدِ نعیم بند

جو خود نہ کھا سکے وہ کھلائے کسیکو کیا
رہتا ہی راتدن درِ گنجِ لئیم بند

قاتل کی طرزِ نیم تبسم اوڑائی ہی
لب نیم وا ہین زخم جگر کے تو نیم بند

ایسی سُنی ہین ہمنے بہت لن ترانیان
روکے سے کب ہوئی ہی زبانِ کلیم بند

روکے سے کوئی رکتی ہین مژگان دُر فشانیان
باندھے سے بھی نہو کبھی دستِ کریم بند

چوری سے کوئی رات کو نکلا ہے دیکھیو
دروازہ گھر کا نیم ہوا اور نیم بند

ہم بحرِ اشک روکے رکھتے ہین آنکھ مین
کوئی کرے تو کوزے مین دریا حکیم بند

یون میرے دلمین گھر کی رہین ہین حسرتین
ہو جائے جیسے قلعے مین فوجِ غنیم بند

۳۴ ای داغ اوس سے جور و جفا کا گلا عبث
تیرے لیے ہی ہو گی نہ رسمِ قدیم بند ۱۴

ردیف رای مہملہ

جوابِ وصل نکلا آپکے منہ سے نہین ہنسکر
شکایت بھی نہین آئی لب تک آفرین ہنسکر

ملے ہم سے کھلکر کہنا تھا تو یون کھچ کھچ کر رہنا تھا
کدورت دلمین رہتی ہی اُڑکے کوچہ کی زمین بنکر

جو کرتے بیدردی مجنون کی ہم کیا ہمکو سودا تھا
مگر وہ دلمین بیٹھا لیلی محمل نشین بنکر

رموز عشق سی واقف وہ ہین پہ سچ کہا قاصد
وہی آنا بھی چھٹ جائیگی ہوکے ہمین بنکر

خیال نازکی سی کوئی نالا کر نہین سکتا
ہزارون آفتون سے بچگئی تم نازنین بنکر

یہان ہم بدنصیبونکے جو حصہ مین نہین آئی
الٰہی بنگئی کیا خوبئی قسمت ہمین بنکر

شراب عشقکی ہمنے عجب تاثیر دیکھی ہے
بگڑکر یہ کہین دیتی ہی کیفیت کہین بنکر

کدورت سے بری ہے جو محبت پاک ہوتی ہی
یہی وہ عطر ہی جو روح ٹہراتی زمین بنکر

نہین ہوتا اثر خجلت سی آپ تک آ نہین سکتے
رہی ہے آہ سینہ مین نگاہ شرمگین بنکر

خراش سینہ سے یہ دست وحشت گل کھلاتا تھا
بگاڑا جیب نے جیب آستین نے آستین بنکر

کوئی معشوق سی ایسی بردستی بھی کرتا ہے
کہ تیرا نام چھپتا ہی مرے دلمین نگین بنکر

تمہارے لب کے آگے خندۂ گل کا یہ نقشہ ہی
کہ جیسے صورت کوئی بدشکل اترا ہی حسین بنکر

عتاب آلودہ چہرے کی ادا پر کو ہوئی قاتل
مرے دل پر چھری پھرتی ترے چین جبین بنکر

یہ سنتی ہی ہان اک شور برپا ادہی کی محفلین

(۲۵) گئی تھی آنکو کیا داغ دیوانی تمہین بنکر (۲۵)

مٹ گئے عشق مین گھر سیکڑون ویران ہوکر
پھر گئی آنکھ تیری گردشِ دوران ہوکر

کیون نہ مر جاے اسی چھیڑ پہ قربان ہوکر
دلمین چبھتی ہی تمنا تری مژگان ہوکر

جب کہین جاتی ہو آتے ہو پشیمان ہوکر
تمکو جانا نہین آتا ابھی مہمان ہوکر

اوسکو حسرت نہ رہی دشمنِ ایمان ہوکر
کوئی دن دیکھلوے داغ مسلمان ہوکر

ہمتو اوس داغ کے قائل ہین جو چمکے تا حشر
دلکے پردے مین چراغ تہِ دامان ہوکر

دردِ سر ہونے لگا سنکے زیادہ تعریف
اوٹھ گئے آج وہ محفل سے پریشان ہوکر

سانس بیتاب قدم تیز پریشان نظر
آئے ہو کیا طرفِ گورِ غریبان ہوکر

بخیہ گر عیسیٰ مریم ہو تو کیا کام مجھے
غیر کے ہاتھہ پڑے میرا گریبان ہوکر

خیر بہتر ہے تغافل ہی سہی سُن لینا
جان پر کھیل گیا کوئی پریشان ہوکر

مصلحت سے نہ کیا جور تو کیا تمنے ہی
آدمی توبہ کرے دلسے پشیمان ہوکر

نالے رہجاتی ہین رک رک کے مرے سینے مین
تیر بیٹھا ہی ترا حلق کا دربان ہوکر

یہ ہنر دست جنونکا یہ سلیقہ دیکھو
دھجیان اوڑتی ہین دامنکی گریبان ہوکر

کس خرابی مین ہین آئینہ محبت والے
یہ بگڑتا ہے مرض قابل درمان ہو کر

غیر کی خاک ترے کوچہ مین بیشک ہوگی
اشک برسے ہین مری آنکھ سے پیکان ہو کر

دیکھنے والے ہی سو عیب لگا دیتے ہین
کوئی جو چاہے کرے آنکھ سے پنہان ہو کر

اپنے ہاتھون سے جو وہ خط چاک کرے ای قاصد
یہ رہیگا مرے سینہ پہ گریبان ہو کر

کیون نہو زیر فلک طالع دشمن کو فروغ
بخت چمکا ہے چراغِ تہِ دامان ہو کر

ضعف سے خوش ہون کہ ان جب ہاتھ رکھا سینے پر
اونگلیان چبھ گئین دلمین مرے مژگان ہو کر

اس نزاکت سے ڈرے ہے کہ گلے پر میرے
تیری تلوار نہ رہجائے گریبان ہو کر

تیری حسرت مجھے لائی ہے تری محفل مین
مین نہ نکلونگا کبھی غیر کا ارمان ہو کر

ہائے ویرانئی دل سے سر و سامانئی دل
تیرے ارمان بھی پچھتائے ہین مہمان ہو کر

نور کسکا ہے مرے دلمین سر آہ کے ساتھ
رہگئی برق تجلی سی نمایان ہو کر

پاس ہنسی کی محبت بھی تو ہو جاتی ہے
کیون کہین جائے ہماری شب ہجران ہو کر

تجکو معلوم بھی ہے رات کو در پر تیرے
نالے کرتا ہے کوئی روز غزلخوان ہو کر

داغ تو کعبہ سے جاتا ہے جو بتخانے کو

(۳۶) شرم آتی نہیں کمبخت مسلمان ہوکر (۱۲)

دل نکلے کسطرح تری پیکانکو چھوڑ کر
جاتا ہے گھر سے کوئی بھی مہمانکو چھوڑ کر

وحشت جنونکا اور کریں چارہ گر علاج
سر پیٹتا ہوں جیب و گریبانکو چھوڑ کر

اک پل کی زندگی بھی غنیمت ہے دار پر
ملتی ہیں اشک خاک میں مژگانکو چھوڑ کر

اہل عدم سے کہدو مروت سے دور ہے
تنہا نجاؤنگا شب ہجرانکو چھوڑ کر

آیا ہوں تیرے دام میں صیاد باغ سے
اپنی مراد پہ گل و ریحانکو چھوڑ کر

قاتل خدا کیواسطے اک زخم اور بھی
تلوار پھیر سینۂ نالاں نمکدان کو چھوڑ کر

پوچھا جو اُسنے آؤگے کب ہنسکے چپ ہوے
پھیرے پرا اپنی زلف پریشانکو چھوڑ کر

دیکھی نہوگی سیر کبھی اِس شکار کی
دیکھو رقیب پر سگ دربانکو چھوڑ کر

ظالم تری نگہ نے کیا کام ہے تمام
نشتر چبھے ہیں تو رگ جانکو چھوڑ کر

محشر سے جائیں خلد میں یارب کب ہوا
حیرت زدہ ہیں ہم اُس بت حیرانکو چھوڑ کر

دنیا میں اور کوئی نہوتا گناہگار
پچھتا رہا ہوں دامن عصیانکو چھوڑ کر

ہر سند را امید رہیں گھبرا رہے ہو داغ

۳۷ کسطرح جائے کلب علیخان کو چھوڑ کر ۱۵

جب دل ہی تری زلف گرہ گیر سے باہر
وہ پیچ نہیں ہے مری تقدیر سے باہر

حسرت دل نالان سے نہ نکلی ہے نہ نکلے
نکہت نہوئی غنچۂ تصویر سے باہر

تم گھر سے نہ نکلو کوئی آیا ہی مسافر
تم بات تو کر لو کسی رہگیر سے باہر

حیران ہین خود اپنی اداؤن سے جہان مین
آئینہ سے وہ گھر مین ہین تصویر سے باہر

دربان سے جھگڑے ہی نے بڑا کام نکالا
گھبرا کے وہ نکلی اسی تدبیر سے باہر

در پردہ جو مضمون کا اوس نے لکھا ہی
ہی کاتب اعمال کی تحریر سے باہر

آئی ہو تو اب نالۂ ستم دیکھتے جاؤ
آتا ہے جگر نالۂ شبگیر سے باہر

حسرت ہی تری تجھ سے وفادار زیادہ
نکلی نہ دل عاشق دلگیر سے باہر

کہتی ہین مری قبر پہ پھر آ کے تو دیکھین
یہ مردہ نکالو کسی تدبیر سے باہر

اے صید فگن دل مین کھٹکتا ہے پیکان
سوفار رہی سینۂ نخچیر سے باہر

اوس تیغ نگہ کی وہ ادا ہوتی ہے ظاہر
شمشیر نکل آتی ہے شمشیر سے باہر

دل ناوک مژگان تو جگر تیر نگہ نے
اس تیر سی باہر ہون نہ اوس تیر سے باہر

نقش قدم غیر کو اوس کوچہ مین دیکھا
یہ پاؤن نہون حلقۂ زنجیر سے باہر

اک چشمۂ حیوان ہے تو اک چشمۂ کوثر
دو قطرے ہین آبِ دمِ شمشیر سے باہر

۳۸ دلّی سے تو کلکتہ مین پہنچی نگری داغ ۱۲
کیونکر ہون حصارِ فلکِ پیر سے باہر

غیر بھی میری طرح کرتے ہین آہین کیونکر
مین بھی دیکھون تو پلٹتی ہین نگاہین کیونکر

ٹھہرے عہد جوانی کی امنگ اور ترنگ
دل بھی مانے وہ رقیبونکو نباہین کیونکر

نہ دلاسا نہ تسلی نہ تشفی نہ وفا
دوستی اوس بت بدخو سے نباہین کیونکر

زیر دیوار کبھی جھانکتے تم دیکھو تو لو
ناتوان کرتے ہین دل تھام کے آہین کیونکر

چاہ کا نام جب آتا ہے بگڑ جاتی ہو
وہ طریقہ تو بتا دو تمہین چاہین کیونکر

جب وہ آنکھون مین سمائی ہے مرے دل مین آئی
بند ہون ناصح نافہم یہ راہین کیونکر

شرم سے آنکھ ملاتی نہین دیکھا اونکو
پار ہوتی ہین کلیجے کی نگاہین کیونکر

درد مندون سے کہین ضبط فغان ہوتا ہے
چپکے چپکے ترے بیمار کراہین کیونکر

یہ چلن کس نے سکھایا یہ طریقے کسنے
آگئین جور و جفا کی تمہین راہین کیونکر

لالہ و گل کو جو دیکھا تو کہا مجنون نے — سر پہ کانٹون کی ہون یہ سُرخ کلاہین کیونکر
غیر کی چاہ کا دم بھرتے ہو تم کیا جانو — نالے کس طرح کیا کرتے ہین آہین کیونکر

۳۹ — ۱۱

داغ وہ چاہتے ہین غیر کو چاہو یہ بھی
جو بُرا چاہے ہمارا اوسے چاہین کیونکر

ردیف میم

محشر مین بھی کسیلیے اوٹھائینگے ناز ہم — ایسے نیاز مند ہین آپکے بے نیاز ہم
چاہین پری نشاط سلیمان سے تخت و بخت — مانگین مسیح و خضر سے عمر دراز ہم
کیا کیا سہا نہ مدت بسر کرتے ہین ایدن — تجھسے زیادہ ہجر مین ہین حیلہ ساز ہم
دلسے موافقت ہی نہ دلبر سے اتفاق — دو لاگ ہین کسیسے نہین کسیسے ساز ہم
ہونگی فقط شریک دعا ایک بیکسی — میت پہ اپنی آپ پڑھینگے نماز ہم
انسانکی مجال ہے طاقت البشر کی حد — تم جانتے ہو جیسے اوٹھاتے ہین ناز ہم
دلکی بُری بھلی کو سمجھتے پیام بر — کیا دخل دین کہ اسکی نہین ہین محرم راز ہم
واعظ یہی کہدے کہ پیدا ہی کیون ہوئے — دُنیا مین آئین اور رہین پاکباز ہم

اسمین بھی کوئی بھید ہے تم جانتے نہین
کہتے مین ایک ایک سے اپنے دلکا راز ہم

جب سنتے ہین کہ آپ دو چار مر گئے
دلواتے ہین رقیبونکی اپنے نیاز ہم

وہ دن گئے کہ داغ تھی ہر دم بتونکی یاد
پڑھتے ہین پانچ وقت کی اب تو نماز ہم

غزل

شب وصل بھی لب پہ آئے گئے ہین
یہ نالے بہت منہ لگائے گئے ہین

خدا جانے ہم کسکے بہلاوے مین ہونگے
عدم کو سب اپنے پرائے گئے ہین

وہی راہ ملتی ہے چل پھر کے ہمکو
جہان خاک مین دل ملائے گئے ہین

مرے دلکی کیونکر نہو پائمالی
بہت اسمین ارمان آئے گئے ہین

گلے شکوے جھوٹے بھی تھے کس مزے کے
ہم الزام ناحق کہائے گئے ہین

نگہ کو جگر زلف کو دل دیا ہے
یہ دونون ٹھکانے لگائے گئے ہین

رہے چپ نہ ہم بھی دم عرض مطلب
وہ اک اک کی سو سو سنائے گئے ہین

فرشتے بھی دیکھین تو کھلجائین آنکھین
بشر کو وہ جلوے دکھائے گئے ہین

چلو حضرت داغ کی سیر دیکھین
وہان آج وہ بھی بلائے گئے ہین

بت کو بت اور خدا کو جو خدا کہتے ہین
ہم بھی دیکھین تو اسے دیکھکے کیا کہتے ہین

ہم تصور مین بھی جو بات ذرا کہتے ہین
سب مین اڑجاتی ہے ظالم اسے کیا کہتے ہین

کچھہ تمہارے لب اعجاز نما کہتے ہین
پر سمجھہ مین نہین آتا کہ یہ کیا کہتے ہین

سب مجھے شیفتۂ ناز و ادا کہتے ہین
تم تو کہتے ہی نہین کچھہ سبے ایک کہتے ہین

جو بھلے ہین وہ برونکو بھی بھلا کہتے ہین
نہ بُرا سنتے ہین اچھے نہ بُرا کہتے ہین

بزم احباب مے ناب وصالِ معشوق
اب کسی شے مین نہین جسکو مزا کہتے ہین

نالہ بیساختہ قاصد کی زبان سے نکلا
کوئی رکھتا ہی جسے تیر قضا کہتے ہین

اوسکے ہاتھون سے یہی لطف غمخواری ہوگی
غیر اپنی تو خبر لین مجھے کیا کہتے ہین

سخنِ شاہ و گدا خیر سے خالی نہ سُنا
وہ دعا کرتے ہین سبکو یہ دعا کہتے ہین

مین گنہگار اگر عشق مجازی ہی گناہ
مین خطادار اگر اسکو خطا کہتے ہین

دعوی مہر و وفا اونکی زبانپر آیا
اور سنئیے کہ وہ میرا ہی کہا کہتے ہین

کوئی خوبی نظر آتی نہین تجھمین ظالم
اے فلک پیر بھی صد عیب بجا کہتے ہین

وقت ملنے کا جو پوچھا تو کہا کہدینگے
غیر کا حال جو پوچھا تو کہا کہتے ہین

چوٹ کھانے سے جو دل ٹوٹ گیا ہی اپنا
لوگ اسکو بھی ترا عہد وفا کہتے ہین

نہین ملتا کسی مضمون سے ہمارا مضمون
طرز اپنا ہی جُدا سب سے جدا کہتے ہین

کیا سُنائی ہو کہ ہم قتل کرینگے تجھکو — اسکو ہم مژدۂ اندوہ ربا کہتے ہین
شکوۂ ہجر پہ اوس شوخ نے مجھکو لکھا — جو رہی دلمین کہین اُسکو جدا کہتے ہین

۴۲

پہلے تو داغ کی تعریف ہوا کرتی تھی
اب خدا جانے وہ کیون اوسکو برا کہتے ہین

۱۲

اسکی شرارتین بھی قیامت سے کم نہین — دل تجھبی بڑبلی کسی صورت سے کم نہین
اندوہ و درد و یاس و غم و رنج اپنی بلا — جو کچھ ہے وہ تمہاری عنایت سے کم نہین
دنیا مین ان بتون نے جلایا ہے اسقدر — دوزخ بھی میرے واسطے جنت سے کم نہین
مژگان نے تیری چاک کئی عاشقون کے دل — دست مژہ بھی پنجۂ وحشت سے کم نہین
وہ لذت وصال سے لیتی ہین جان و دل — یہ مہربانیان بھی عداوت سے کم نہین
کیا ماجرا کہون دل امیدوار کا — اک آرزو ہزار مصیبت سے کم نہین
یہ نازیہ نگاہ یہ چھل بل یہ شوخیان — تم اوس سے بھی سوا ہو قیامت سے کم نہین
اوسکا ثواب لوٹنے والے ہمین تو ہین — نظارہ میکدہ کا عبادت سے کم نہین
ہر شام ہی سے وصل مین تمکو تلاش صبح — یہ انتظار بھی مری حسرت سے کم نہین

وہ اپنے دل مین خوش ہون یہ ہی بات ہی کہ یہ اور
شکر جفا و گرنہ شکایت سے کم نہین

خون جگر کی نکرونگا تمام عمر
جو رزق ملگیا مری قسمت سے کم نہین

۴۳
تو نے دیا فروغ تو ہی داغ آفتاب
ذرہ بھی ورنہ اوسکی حقیقت سے کم نہین
۱۴

مجال کسکی ہے اے ستمگر سناے جو تجھکو چار باتین
بھلا کیا اعتبار تو نے ہزار منہ ہین ہزار باتین

رقیب کا ذکر وصل کی شب پھر اوسپہ تاکید ہے کہ سنئے
تمہین تو اک داستان ٹھہری ہمین یہ ہین ناگوار باتین

اونہین نکیون عذر درد سر ہو جب اسطرح کا پیامبر ہو
غضب کیا عمر بھر کی اوسنے تمام کین ایکبار باتین

جو کیفیت دیکھنی ہے زاہد تو چلکے تو دیکھ میکدے مین
بہک بہک کر مزے مزے کی سنائینگے بادہ خوار باتین

نگاہین دشنام دے رہی ہین ادائین پیغام دے رہی ہین

کبھی نہ بھولینگے حشر تک ہم رہینگی یہ یادگار باتین
بہل ہی جائیگا دل ہمارا کہ ہجر کی شب کو رحم کھاکر
تمہاری تصویر بول اوٹھیگی کریگی بے اختیار باتین
ہمارے سر کی قسم نہ کھاؤ قسم ہے ہمکو یقین نہوگا
تمہارے ناپائدار وعدے تمہاری بے اعتبار باتین
مرے جنازے پہ کیون وہ آئی کہ اولٹے طعنے مجھے سنانے
کہا کئے جو زبان پر آیا سنا کئے سوگوار باتین
فسانۂ درد و غم سنایا تو بولے وہ جھوٹ بولتا ہے
سنی ہوئی ہی بہت کہانی نہ چھیڑ ایسی ہزار باتین
مزا تو اوس وقت جھوٹ سچ کا کھلے کہ ہے کون راستی پر
خدا کے آگے مری تمہارے اگر ہون روز شمار باتین
ابھی سے ہی کچھ اوداس قاصد ابھی سے بدحواس قاصد
سنبھل سنبھل کر سمجھ سمجھ کر کریگا کیا بیقرار باتین

تمہاری تحریر مین ہے پہلو تمہاری تقریر مین ہی جادو
پھنسے نہ کسطرح دل ہمارا جہان ہون یہ پیچدار باتین

۴۴ بری بلا ہی یہ داغ پرفن تم اسکو ہرگز نہ منہ لگانا ۱۹
وگرنہ ڈھب پر لگا ہی لیگا سنین اگر اسکی چار باتین

تپان ماہ تمام اوجڑی ہی منزلین رہتے ہین
کہ جسکی جان جاتی ہی اوسکی دلمین رہتے ہین

ہزارون داغ یہان عاشقونکی دلمین رہتے ہین
شرر پتھر کی صورت انکی آب و گل مین رہتے ہین

زمین پر پانون نخوت سے نہین رکھتی تری یکسر
یہ گویا اسمکانکی دوسری منزلمین رہتے ہین

محبت مین مزا ہی چھیڑ کا لیکن مزے کی ہو
ہزارون لطف ہر اک شکوہ باطل مین رہتے ہین

خدا کہی سلامت جنکو اونکو موت کب آئے
تڑپتے لوٹتے ہم کوچہ قاتلمین رہتے ہین

ہزارون حسرتین وہ ہین کہ روکے سے نہین رکتین
بہت ارمان ایسے ہین کہ دلکی دلمین رہتے ہین

یہانتک تنگ ہی ہین ہاتھ سے چلتی تیری ہاتھو
کہ اب چھپ چھپکے ناوک سینۂ بسمل مین رہتے ہین

ندیکھی ہونگی رندون سے بھی تو نے پاک ای زاہد
کہ یہ بیداغ مینخانے کے آب و گل مین رہتے ہین

محیط عشق کی ہر موج طوفان خیز ایسی ہے
وہ ہین گرداب مین جو دامن ساحل مین رہتے ہین

خدا رکھے محبت نے کیے آباد دونون گھر
مین اونکے دلمین رہتا ہون وہ میرے دلمین رہتے ہین

جو ہوتی خوبصورت تو نہ چھپتی قیس سے لیلے
مگر ایسی ہی ویسے پردہ محمل مین رہتے ہین

ہمارے سائے سے بچتا ہی ہر اک رم مین اوسکی
ہمین یکسو کہ ہم تنہا بھری محفل مین رہتے ہین

سراغ مہر و الفت غیر کے دلمین نہ پائینگے
عبث وہ راتدن اس سعی بیحاصل مین رہتے ہین

تو انکو محرم اسرار تونے کیون کیا یارب
کہ یہ کافر ہر اک خلوت سرا دلمین رہتے ہین

فلک دشمن ہوا گردش نہ دونکو جب ملی راحت
زیادہ راہ سے کھٹکے مجھی منزل مین رہتے ہین

تن آسانی کہان تقدیر مین ہم دلگرفتونکی
خدا پر خوب روشن ہے کہ جس مشکل مین رہتے ہین

رہی پیر مغانکی پاس کیونکر شیخ مصنوعی
جو رہتے ہین تو کامل صحبت کامل مین رہتے ہین

ہوین شوار جینا عار تمکو قتل کرنے سی
بڑی مشکلین کھٹی ہو بڑی مشکل مین رہتے ہین

۴۵

کوئی نام و نشان پوچھے تو اے قاصد بتا دینا
تخلص داغ ہے وہ عاشقونکی دلمین رہتے ہین

۱۱

یہ کیا کہا کہ داغ کو پہچانتے نہین
وہ ایک ہی تو شخص ہے تم جانتے نہین

بد عہد یونکو آپکی کیا جانتے نہین
کل مان جائنگے ابھی ہم مانتے نہین

۱۱۶۱۴

وعدہ ابھی کیا تھا ابھی کھائی تھی قسم
کہتے ہو یہ کہ ہم تجھے پہچانتے نہین

چھوٹیگی حشر تک یہ مہندی لگی ہوئی
تم ہاتھ میرے خون مین کیون سانتے نہین

مہر و وفا کا کب اونہین آتا ہی اعتبار
جبتک اسے وہ خوب طرح جانتے نہین

سر باز و جان نثار محبت وہ ہین دلیر
رستم بھی ہو تو کچھ اوسے گردانتے نہین

اونکا بھی مدعا تھا مرا مدعا تھا
یہ کیا کرون کہ وہ تو مری مانتے نہین

تن جائینگے جو سامنے آئیگا آئنہ
دیکھین تو کسطرح وہ بھوین تانتے نہین

نکلا ہی جو زبان سے اوسکو نباہیے
ایسی وہ اپنے دلمین کبھی ٹھانتے نہین

جب دیکھتی ہو مجھکو چڑھاتی ہو آستین
دامن عدو کی قتل پہ گردانتے نہین

۴۶ کیا داغ نے کہا تھا جو ایسے بگڑ گئے
عاشق کی بات کا تو برا مانتے نہین ۱۱

یہ کے پردہ مین عتاب اچھے نہین
ایسے اندازِ حجاب اچھے نہین

میکدہ مین ہوگئی چپ چاپ کیون
آج کچھ مستِ شراب اچھے نہین

جب سوال وصل پر کرتا ہون ضد
ڈر کے دیتے ہین جواب اچھے نہین

والہ و شیدا کہو تم غیر کو
اوسکی جانب سے خطاب اچھی نہین

ای فلک کیا ہی زمانیکی بساط
دمبدم کے انقلاب اچھی نہین

صورت اچھی ہے تو سیرت ہی بری
ایسے معشوق انتخاب اچھی نہین

تو بھی اوسکی زلف پیچان ہو گیا
ایدل ایسی پیچ و تاب اچھی نہین

اور سنئے مجکو سمجھاتے ہین وہ
ڈھنگ خانہ خراب اچھی نہین

کوئی بزم وعظ سے کہتا گیا
ایسے جلسے بی شراب اچھی نہین

توبہ کر لین ہم مَی و معشوق سی
بی مزا ہین یہ ثواب اچھی نہین

۱۴

اک نجومی داغ سی کہتا تہا آج
آپ کے دن ایجناب اچھی نہین

۱۱

کیا کہون تجکو جو بیمہر و فسونگر نکہون
جسکو دنیا کہی اوسکا کہون کیونکر نکہون

سنگدل کہنی سی تو آپ برا مان گئی
یہ جو کچھ سنئیے یہ ہی اسکو بھی پتھر نکہون

فائدہ کیا جو کہون تم سے مصیبت اپنی
سامنی داور محشر کے یہ دفتر نا کہون

مہربانی سی کسی شخص نے پوچھی مزاج
سخت مشکل ہی کہ حال دل مضطر نکہون

چھیڑ کر حال عدو چھیڑ سی چپ ہو جاؤ
وہ کہین پھر کہوں مین اوسکو مگر نکہون

بات کہنے کا مزا کیا جو غلط تم سمجھو
گر یقین ہو تو کہون گر نہو باور نکہون

میری شامت ہی کہون آپکا بگڑا ہی مزاج
اوسکو بگڑا ہوا مین اپنا مقدر نکہون

دل کی تاکید ہی ہر حال مین ہو پاس وفا
کیا ستم ہی کہ ستمگر کو ستمگر نکہون

غیر کا حال چھپائے سی کوئی چھپتا ہی
گو کسی ڈھب سی مین آپکے منہ پر نکہون

غیر کیواسطے دیدار بھی ہے داد بھی ہی
کسطرح گھر کو ترے عرصۂ محشر نکہون

۴۸

ابھی کچھ منہ سی نکالا تو تمہین جانوگے
داغ پھر مجھکو نہ کہنا جو برابر نکہون

۹

بھٹکی ہوئی ہی یہ گرد جنونکی سمندونمین
چھیڑا دی کوئی ہو اتنا خدا کی نہ بندونمین

جنونکی شانہ خرابی ہی اب کہان فرصت
پھنسا ہوا ہی یہ ذرات گھر کی دھندونمین

اوسی سے ہوتی ہین انکی نیاز ہی کی
جبھی قدیم تمہارے نیاز مندونمین

ادا اوسکی خط شوق ہو گیا عنقا
وہ تیر ہے کبوتر مرا پرندونمین

نکل کے جائے کہان ال تماشی الفو سی
پھنسا ہی ایک نخچیر دو کمندونمین

خدا کا ذکر تو او بت کی سامنی کرتے
مگر وہ ایک ہی کافر ہی خود پسند و ہمین

نکال لیتے ہین رو کی ہم بھی کا بخار
جو بیٹھہ جاتی ہین وہ چار درمند و ہمین

چڑھادی نیزی پہ سر میرا کاٹکر قاتل
کہ یہ شہید بھی نامی ہو سر بلند و ہمین

۴۹

ہوئی ہی داغ محبت مین تھوڑی بدنامی
یہ منہ دکھانیکے قابل ہی بھائی بند و ہمین

۱۹

راہ پر اونکو لگا لائی تو ہین باتو ہمین
اور کھلجائینگے دو چار ملاقاتو ہمین

یہ بھی تم جانتی ہو چند ملاقاتو ہمین
آزمایا ہی تمھین ہمنے کئی باتو ہمین

غیر کے سر کی بلائین جو نہین لین ظالم
کہ مری قتل کو بھی جان نہین ہاتو ہمین

ابر رحمت ہی برستا نظر آیا زاہد
خاک اڑتی کبھی دیکھی نہ خراباتو ہمین

یارب اس چاند سی ٹکڑی کو کہان سی لاؤن
روشنی جسکی ہو ان تارون بھری راتو ہمین

تمھین انصاف سی ای حضرت ناصح کہدو
لطف اون باتو ہمین آتا ہی کہان باتو ہمین

دوڑکر دست دعا ساتہہ دعا کی جاتی
ہای پیدا نہوی پاؤن مری ہاتو ہمین

کیا قیامت ہی وصل ارمان بھر کی حسرت
ایک شب جسکو میسر نہو سو راتو ہمین

جلوۂ یار سے جب بزم میں غش آیا ہے
تو رقیبوں نے سنبھالا ہے مجھے با تو نہیں

ایسی تقریر سنی تھی کبھی شوخ و شریر
تیری آنکھوں کی بھی فتنے ہیں تمہی با تو نہیں

عہد جمشید میں تھا لطف مے و ابر ہوا
کب یہ معشوق تھے اسوقت کی برسا تو نہیں

ہم سے انکار ہوا غیر سے اقرار ہوا
فیصلہ خوب کیا آپنے دوبا تو نہیں

ہفت افلاک ہیں لیکن نہیں کھلتا یہ حجاب
کونسا دشمن عشاق ہے ان سا تو نہیں

اور سنئے ابھی رندوں سے جناب واعظ
چاہئے آپکو دو چار ہی صلوا تو نہیں

ہمنے دیکھا انہیں لیکن گو نکو ترا دم بھرتے
جنکی شہرت تھی یہ ہرگز نہیں ان با تو نہیں

مجھے دیتا ہے انہیں عشق متاع دل و جان
ایک سرکار لٹی جاتی ہے سوغا تو نہیں

دل کچھ آگاہ تو ہے شیوۂ عیاری سے
اسلئے آپ ہم آتے ہیں تری گھا تو نہیں

وصل کیسا وہ کسیطرح ملتے نہیں تھے
شام سے صبح ہوئی انکی مدارا تو نہیں

۱۲

وہ گئے دن جو رہی یاد بتونکی اے داغ
رات بھر اب تو گذرتی ہے مناجا تو نہیں

۵۰

نگاہ پھیر کے عذر وصال کرتے ہیں
مجھے وہ اولٹی چھری سے حلال کرتے ہیں

٨١

زبان قطع کرو دل کو کیوں جلاتے ہو
اسی سے شکوہ اسی سے سوال کرتے ہیں

نہ دیکھی نبض نہ پوچھا مزاج بھی تم نے
مریض غم کی یونہیں دیکھ بھال کرتے ہیں

مرے مزار کو وہ ٹھوکروں سے ٹھکرا کر
فلک سے کہتے ہیں یوں پائمال کرتے ہیں

پس فنا بھی مری روح کانپ جاتی ہے
وہ روتے روتے جو آنکھوں کو لال کرتے ہیں

ادھر تو کوئی نہیں جس سے آپ ہیں مصروف
ادھر کو دیکھیے ہم عرض حال کرتے ہیں

یہی ہے فکر کہ ہاتھ آئے تازہ طرز ستم
یہ کیا خیال ہے وہ کیا خیال کرتے ہیں

وہاں فریب و دغا میں کمی کہاں توبہ
ہزار چال کی وہ ایک چال کرتے ہیں

نہیں ہے موت سے کم اک جہان کا چکر
جناب خضر یونہیں انتقال کرتے ہیں

چھری لگائی ہے مجھ پر عدو کی خاطر سے
پرائے واسطے گردن حلال کرتے ہیں

یہاں یہ شوق وہ ناداں مدعا باریک
اونہیں جواب بتا کر سوال کرتے ہیں

ہزار کام مزے کے ہیں داغ الفت میں
جو لوگ کچھ نہیں کرتے کمال کرتے ہیں

١٦

بھویں تنتی ہیں خنجر ہاتھ میں ہے تن کے بیٹھے ہیں

کسی سے آج بگڑی ہے کہ وہ یون بنکے بیٹھے ہین
دلون پر سیکڑون سکّے تری جوبن کے بیٹھے ہین
کلیجون پر ہزارون تیر اس چتون کے بیٹھے ہین
الٰہی کیون نہین اوٹھتی قیامت ماجرا کیا ہے
ہمارے سامنے پہلو مین وہ دشمن کے بیٹھے ہین
یہ گستاخی یہ چھیڑ اچھی نہین ہے اے دل ناداں
ابھی پھر روٹھ جاینگے ابھی وہ من کے بیٹھے ہین
اثر ہے جذب الفت مین تو کھنچکر آہی جاینگے
ہمین پروا نہین ہمسے اگر وہ تنکے بیٹھے ہین
سبک ہو جائین گے گر جاینگے وہ بزم دشمن مین
کہ جب تک گھر مین بیٹھے ہین تو لاکھونکے بیٹھے ہین
فسون ہے یا دعا ہے یہ معمّا کھل نہین سکتا
وہ مجھ سے چھٹ کے ہو ہی آ گے مری مدفن کے بیٹھے ہین

بہت رویا ہون مین جب سے یہ مینے خواب دیکھا ہے
کہ آپ آنسو بہاے سامنے دشمن کے بیٹھے ہین

کھڑے ہون زیر طوبے وہ نہ دم لینے کو دم بھر بھی
جو حسرت مند تیرے سایۂ دامن کے بیٹھے ہین

تلاش منزل مقصد کی گردش اوٹھ نہین سکتی
کمر کھولے ہوے رستے مین ہم رہزن کے بیٹھے ہین

یہ جوش گریہ تو دیکھو کہ جب فرقت مین رویا ہون
در و دیوار اک پل مین مرے مسکن کے بیٹھے ہین

نگاہ شوخ و چشم شوق مین در پردہ چھنتی ہے
کہ وہ چلمن مین ہین نزدیک ہم چلمن کے بیٹھے ہین

یہ اوٹھنا بیٹھنا محفل مین اونکا رنگ لائیگا
قیامت بنکے اوٹھینگے بھبوکا بنکے بیٹھے ہین

کسیکی شامت آئیگی کسیکی جان جائیگی

کیسکی تاک مین وہ بام پر بن ٹھن کے بیٹھے ہین

قسم دیکر اونہین سے پوچھ لو تم رنگ ڈھنگ اوسکے

تمہاری بزم مین کچھ دوست بھی دشمن کے بیٹھے ہین

۵۲ کوئی چھینٹا پڑی تو داغ کلکتے چلی جائین ۱۳

عظیم آباد مین ہم منتظر ساونکے بیٹھے ہین

محبت مین آرام سب چاہتی ہین — مگر حضرت داغ کب چاہتی ہین

خطا کیا ہی انکی جو اوس بت کو چاہا — خدا چاہتا ہی تو بت چاہتی ہین

وہی اونکا مطلوب و محبوب ٹھہرا — بجا ہی جو اوسکی طلب چاہتی ہین

مگر عالم یاس مین تنگ آکر — یہ سامان آفت عجب چاہتی ہین

اجل کی دعا ہر گھڑی مانگتی ہین — غم و درد و رنج و تعب چاہتی ہین

نہ تفریح آسایش دلکی خواہش — نہ سامان عیش و طرب چاہتی ہین

قیامت بپا ہو نزول بلا ہو — یہی آجکل روز و شب چاہتی ہین

نہ معشوق فرخار سی انکو مطلب — نہ یہ جام بنت العنب چاہتی ہین

نہ جنت کی حسرت نہ حورونکی پروا
نہ کوئی خوشی کا سبب چاہتے ہین

نرالی تمنا ہے اہلِ کرم سے
ستم چاہتے ہین غضب چاہتے ہین

نہ ہو کوئی آگاہ رازِ نہان سے
خموشی کو یہ مہرِ لب چاہتے ہین

خدا انکی چاہت سے محفوظ رکھے
یہ آزار بھی منتخب چاہتے ہین

۵۲

غمِ ہجر سے داغ مجبور ہو کر
کبھی جو نہ چاہا وہ اب چاہتے ہین

۱۱

تمام رات وہ جاگین وہ سوئین سارے دن
خبر ہے کیا انہین کیونکر کٹے ہمارے دن

خدا بچائے قیامت کے ہین تمہارے دن
یہ پیاری پیاری جوانی یہ پیارے پیارے دن

مجھے گذرتی ہے اک گھڑی قیامت کی
جو اسطرح سے گذاری تو کیا گذارے دن

کسیکے جاتی ہے گھر مین شبکی وہ تاریکی
چراغ مینے جلائے ہین آج سارے دن

وہ بدنصیب ہون آئی نہ شب قیامت تک
جو میرے ساتھ شبِ وصل کو پکارے دن

تمہاری طرح بھی ہوگا نہ کوئی ہرجائی
تمام رات کہین ہو کہین ہو سارے دن

مری جگر پہ ہین وہ زخم داغِ فراق
دکھا رہا ہے چمکتے ہوے ستارے دن

شب وصال ہو کیونکر نصیب روز فراق
کہ زلف لیلی شب کس طرح سنوارے دن

لڑین جو غیر کی عشرت سے اپنی لیل و نہار
تو رات رات سے ہو تا دن سے ہارے دن

اونھون نے وعدہ کیا آج شب کے آنیکا
خوشی تو جب ہی خدا خیر سے گذارے دن

۵۴ ۱۳

ہمیشہ تمکو مبارک ہو داغ روز نشاط
پھرین ہمارے بھی جیسے پھرے تمہارے دن

درد دل کا کوئی پہلو جو نکالون تو کہون
اپنے روٹھے ہوئے دلبر کو منالون تو کہون

ہجر کا غم نہین احباب کے سننے کے لیے
جو ہو دلمین اونھین اپنا بنالون تو کہون

پوچھتے کیا ہو کہ کیا ہی کبھی باتین کہو
سچ ہے مین ہاتھ مین قرآن اوٹھالون تو کہون

جو مرے دل مین ہے کہہ ہو کے جھجکتا ہی
گڑگڑا لون تو لگو پاؤن بلالون تو کہون

سینے جو پائی ہے اوس تیغ ادا مین لذت
سامنے خضر و مسیحا کو بٹھالون تو کہون

شب ہجر انہین کی بہت ہوئی ہمین باتین
تیری تصویر کو سینے سے لگالون تو کہون

ہاے بیکس مرا حال اوکھڑ جائیگے
ہمنشین ابھی نہین تاب تو ٹھہرالون تو کہون

بعد ... شب پہ ہی پرت فسانہ ہجر ...
دلکو تھامون تو کہون اونکو سنالون تو کہون

رات بھر ہجر مین جاگا ہون نہین ای داور حشر
حال دل کوئی گھڑی لکھہ لگا لون تو کہون

ہتکھنڈی غیر کے سنکر مجھے تم کرالوگے
پہلے دو چار گواہی کو بلا لون تو کہون

حال غم کے لئے اسکی بھی شہادت ہی ضرور
ڈیڑھ انچھہ دل مضطر کو بڑہا لون تو کہون

جو گذرتی ہی مرے دلپہ نہ پوچھو مجھہ سے
گالیان عشق و محبت کو سنا لون تو کہون

٥٥
داغ پابند قفس سے نہین کچھہ کر سکتا
دام صیاد سے مین چھوٹ کے جا لون تو کہون
١١

جو سیر نہو صحرا مین جو ٹکڑی ہو نہ گلشن مین
گریبان مین گریبان ہی نہ وہ دامن ہی دامن مین

قیامت کی تجلی ہی تمہارے روئے روشن مین
جھوڑ رہی کہ دیکھو آگ لگجای نہ چلمن مین

تمہارے واسطے مین غیر کو تنہا چھوڑ دونگا
سمجھہ لینا کہ دو مردے گڑینگے ایک مدفن مین

کسیکے خوف سے جی کہولکر رویا نہین جاتا
کہ جو آنسو ٹپکتا ہی چھپا لیتا ہون دامن مین

گری کیسون الگ خوف و خطر سی کشت پہ بجلی
اگر تخم محبت ایک بھی ہو سارے خرمن مین

مسخر کرلیا آخر کو بنگالے کی جادو نی
بڑا بول آگے آیا ہم عدو کو تھی لڑکپن مین

مزا جب ہے کہ اس انداز سے ہو پیار کی باتین
ہمارا ہاتھہ سینے پر تمہارا ہاتھہ گردن مین

کبھی ہم وحشیونکی گہر کی آبادی نہین جاتی
اگر کوئی نہو تو خانہ ویرانی ہی مسکن مین

بنایا آپ نے تعلیم دیکر اپنے مطلب کا
بہلا کیونکر نہ ساری خوبیان پیدا ہون دشمن مین

نئی گل پہوٹتے ہین کیا نرالی رنگ کہلتی ہین
بہارین جو تری محفل مین ہین وہ کب ہین گلشن مین

۵۶

غضب ہے داغ یہ دن رات یہ برسات یون گذری
کہان وہ رشک گل جہولا جہولین جسکو ساون مین

۱۵

کچھ آنے لگا جب سے اثر آہ رسا مین
دل اور ہوا مین ہی جگر اور ہوا مین

تمکین تری شوخی مین تو شوخی ہی حیا مین
غمزہ تری انداز مین انداز ادا مین

دو باتونکی فریاد ہی درگاہ خدا مین
رحم آئے ترے دل مین اثر میری دعا مین

اغیار نہ روکین مجھے اصحاب بتا مین
الجہائی مگر دست سبو لغزش پا مین

ای نامہ بر او سمت کی وہی راہ گذر ہی
سجدہ کا نشان جسکی ہو نقش کف پا مین

آنکھین تری بیمار ہین شرم جفا کی
زلفین ہین گرفتار مرے دلکی بلا مین

اللہ او نہین تو نظر بد سے بچانا
بن ٹہن کے وہ بیٹھی ہین مرے اہل عزا مین

کہینچا ہی کسی ہاتھ نے کیا دامن دلکو
جب بہولکے رکھا ہی قدم راہ خدا مین

کیون دور ہوے چارہ گر آزار ہمارا
کچھ روح مسیحا تو نہین تیری ادا مین

تھا عقدہ کشا کون کہ موجود ہین دیکھو
ٹوٹے ہوے ناخن گرہ بند قبا مین

آنکھین تری تلوون سے ملین کس نے ری چل
دو پھول سے نرگس کے بنے ہین کف پا مین

دیتی ہو مجھے گریہ بے صرفہ کے طعنے
تم ڈوب نجانا عرق شرم و حیا مین

فریادی فرقت ہین بہت چاہنے والے
کیسے ہو جو آجای اثر سبکی دعا مین

سنتے ہین وہ عشاق کی آہین پس دیوار
پھر یہ بھی شکایت ہی کہ گرمی ہی ہوا مین

تو دوست ہی کس طرح لین تیری بلائین
ہم کو وہ برا کرتے ہین دشمن کی بلا مین

کب ہے دل وابستہ ہوا بار نزاکت
ہان ایک گرہ اور پڑی زلف دوتا مین

اس دام مین چھٹنا کوئی آسان ہے ظالم
تو دل مین ہے دل زلف مین ہے زلف بلا مین

ہو بعد فنا بھی وہ تباہی کہ مری خاک
تھوڑی سی زمین پر ہے بہت سی ہے ہوا مین

کیا ہاتھ وہ اٹھاتی ہی اوٹھیگی قیامت
بس جان لو تم فیصلہ ہی اپکی دعا مین

کہتے نہین کچھ یہ او سنا کرتی ہو سبکی
تمکو تو مزا آنے لگا شرم و حیا مین

افسوس گلا کاٹ کے مر بھی سکے ہم
مصروف رہی ہاتھ شب ہجر دعا مین

۵۷ — ۱۵

تھے اوس بت مہوش کے بہت چاہنے والے
انگشت نما داغ ہوا ساری سبا مین

ردیف واو

دل داد خواہ ظلم جفای کینہ جو نہو
کل عرصہ گاہ حشر مین پھر تو ہی تو نہو

عاشق کے دلمین اور تیری آرزو نہو
اس باغ کا تو پھول ہو پھر اوسمین بو نہو

کھٹکا ہوا ہون خار تمنا سے اسقدر
ڈرتا ہون یاس سے بھی کہین آرزو نہو

لے تو چلا ہی ناصح ناداں پیام وصل
مین شرط باندھتا ہون جو بی آبرو نہو

ای درد عشق خانۂ دل گھر ترا ہی ہی
آباد یہ مکان تو عجب ہی کہ تو نہو

اس فکر مین کچھہ اونسے نہ ہم بات کرسکی
یہ گفتگو نہو کہین وہ گفتگو نہو

مین زنگ سے ملکے نہ کرونگا یقین کبھی
جبتک عدو کی خون کی خنجر مین بو نہو

اک تیری دوستی سی ہوئی سب مین دشمنی
گر یہ نہو تو کوئی کسی کا عدو نہو

بخشے ہی جائین شہرۂ عفو سی لاکہہ جرم
دنیا مین کیا کرین جو خدا روبرو نہو

ہم بادہ نوش پاؤن نہ رکھین بہشت مین
جبتک ہمارے سامنے جام و سبو نہو

چاکِ دلِ رقیب کی جب فکر کیجیے
پہلے یہ دیکھ لیجیے پہلا رفو نہو

کافر خدا کرے کہ غلط ہو مرا گمان
جو مین سمجھ رہا ہون وہ اے کاش تو نہو

کیا رشک ہے کہ طالبِ ہجران ہوا ہون اس لیے
جو مجھکو ہے رقیب کو وہ آرزو نہو

مجھکو جناب شیخ کی دعوت ضرور ہے
ایسی کہین شراب ملے جسمین بو نہو

٥٨

مٹی کی مورت اس سے تو اے داغ خوب ہے
معشوق کیا جو شوخ نہو خوش گلو نہو

١٦

ممکن نہین کہ تیری محبت کی بو نہو
کافر اگر ہزار برس دل مین تو نہو

کیا لطف انتظار جو تو حیلہ جو نہو
کس کام کا وصال اگر آرزو نہو

محشر مین اور اونسے مری دو بدو نہو
کہنے کی بات ہے جو کوئی گفتگو نہو

قاتل اگر نہ شوخ ہو خنجر اگر نہ تیز
رگ رگ مین بیقرار ہمارا لہو نہو

خلوت مین تجکو چین نہین کسکا خوف ہے
اندیشہ کچھ نہو جو نظر چار سو نہو

سرخی ہے تیغ پر نہ حنا تیرے ہاتھ مین
قاتل کہین سفید عدو کا لہو نہو

وہ آدمی کہان ہے وہ انسان ہے کہان
جو دوست کا ہو دوست عدو کا عدو نہو

دلکو مسل مسل کے ذرا ہاتھ سونگھئی
ممکن نہین کہ خون تمنا کی بو نہو

زاہد مزا تو جب ہے عذاب و ثواب کا
دوزخ مین بادہ کش نہون جنت مین تو نہو

معشوق ہجر اس سے زیادہ کوئی نہین
کیا دل لگی ہی جو تری آرزو نہو

ایسے کہان نصیب کہ وہ بت ہو ہمکلام
ہم طور پر بہی جائین تو کچہہ گفتگو نہو

دستِ دعا کو ملتی ہی تاثیر عرش سے
جو ہاتہہ سے ہو پانون سے وہ جستجو نہو

غش آنجائی دیکہہ کے قاتل کو موج خون
نازک مزاج کا کہین ہلکا لہو نہو

ہے لاگ کا مزا دل بے مدعا کی ساتہہ
تم کیا کرو کسیکو اگر آرزو نہو

یہ ٹوٹ کر کبھی نہ بنے گا کسی طرح
زاہد شکست توبہ شکست سبو نہو

۵۹ اے داغ آکے پھر گئے وہ اسکو کیا کرین ۱۸
پوری جو نامراد تری آرزو نہو

موت اوسکو جو تجہسے ستم ایجاد نہو
مین تو مر جاؤن اگر لذتِ بیداد نہو

زلف وہ دام کہ جس دام سے آزاد نہو
آنکہہ وہ چور کہ جس چور کی فریاد نہو

باکا زخم ہے تلوار کے زخمون سے سوا
کیجیے قتل مگر منہ سے کچہہ ارشاد نہو

غیر کا خون بہانا مری تربت پہ ضرور — آبرو دار کی مٹی کہین برباد نہو

ہای وہ دل وہ کلیجہ مین کہان سی لاؤن — وصل مین شاد نہو ہجر مین ناشاد نہو

جو مرے بعد ہی اب حرف تسلی کیسا — اوس سی فرمایی جسکو وہ گھڑی یاد نہو

دیکھی ہی شام غریبی وہ مسافر ہون مین — جسکا گھر بار نہو جسکو وطن یاد نہو

ہی یہی حسن کی شہرت تو ہمارا ذمہ — کہ تری کوچے مین اک شہر جو آباد نہو

محو آرایش و زینت ہی رہے آٹھ پہر — تجکو اللہ کرے فرصت بیداد نہو

بدگمانی ہی محبت مین بری ہوتی ہی — وہ یقین ہو مجھے جس بات کی بنیاد نہو

حشر تک اسکی بہارین نہ مٹینگی زاہد — کوچہ یار ہی یہ جنت شداد نہو

میری شامت کہ پڑہا قصہ شیرین مینے — مجھسے وہ کہتی ہین حضرت تمہین فرہاد نہو

آدمی وہ ہی جو چتون کا اشارا سمجھے — مجکو معلوم ہوا منہ سی کچھ ارشاد نہو

ہی مرے دل کی تباہی پہ تعجب کیا خوب — آپ برباد کرین جسکو وہ برباد نہو

ای وہ دشنام سہی خلعت و عزت نہ سہی — جو عطا غیر کو ہو وہ مجھی امداد نہو

اوٹھ سکین اس نگہ ناز کی چوٹین کس سی — رو برو تیری جو آئینہ فولاد نہو

تم مکان محل نہ لو غیر کے ہمسائے مین
آج تک وہ نہوا ہے کبھی آباد نہو

لاکھ گھاتین ہین کہین لگے وہ ہمسائنی کی
ہین صیاد ہون اسکی جو وہ صیاد نہو

٦٠
کوستے ہین وہ الٰہی کہ دعا دیتے ہین
داغ کو دیکھ کے کہتے ہین نہ یہ ناشاد نہو
١٤

تمکو چاہا تو خطا کیا ہی بتا دو مجکو
دوسرا کوئی تو اپنا سا دکھا دو مجکو

کون ہوتا ہی کڑی بات کا سہنے والا
گالیان تمکو سکھا دین یہ دعا دو مجکو

دل مرا ہاتھ مین لیتے ہی الگ پھینک دیا
مال ایسا یہ نہین لاؤ اوٹھا دو مجکو

باغ فردوس مین بھی کوے وطن یاد رہے
عطر مٹی کا دم مرگ سنگھا دو مجکو

غیر کو دست حنائی نہ دکھاؤ دیکھو
گر لگانی ہی تو یہین آگ لگا دو مجکو

تمکو تو حشر کے دن لاکھ مین پہچان لیا
مین بھلا کون ہون میرا تو پتا دو مجکو

وہ جو سوے بھی شب وعدہ یہ کہکر سوے
جب وہ آئین تو اوسی وقت جگا دو مجکو

اب خدا چاہی تو مین تمکو نہ چاہون مگر
پھر یہ تقصیر ہو مجہسے تو سزا دو مجکو

زہر بھی وہ نہین دیتے مری قسمت دیکھو
جھوٹے منہ بھی جو کہو یان لگا دو مجکو

دلمین سو شکوۂ غم پوچھو ذرا ایسا / کیا کہون حشر کے دن تو بتا دو مجکو
مجکو ملتا ہی نہین مہر و محبت کا نشان / تمنے دیکھا ہو کسی مین تو بتا دو مجکو
ہمدمون سو نسی مین کہتہ جاتو اوکا حال دلکی / دو گھڑی کے لئے دیوانہ بنا دو مجکو
بیمروت دل بیتاب سے ہو جاتا ہے / شیوۂ خاص تم اپنا ہی سکھا دو مجکو

۶۱ تم بھی راضی ہو تمہاری بھی خوشی ہے کہ نہین / جیتے جی داغ یہ کہتا ہے مٹا دو مجکو ۱۴

کیون میری آہ سے رسوا انھین ناگوار ہو / یہ وہ ہوا نہین جو کلیجے کے پار ہو
یون میرے ساتھ دفن دل بیقرار ہو / چھوٹا سا اک مزار کے اندر مزار ہو
وعدے سے بیشتر یہ دعا مانگ لیجئے / یارب میری قسم کا اوسی اعتبار ہو
ہم آدمی ہین کام کی اسکی ناصح شفیق / دیکھو ہمارے کام جہان اختیار ہو
دو دن اپنے دلکو رنج یہ شرط وفا نہین / اس سے اگر پھرو تمہین کیا اعتبار ہو
تمکو تو شوخیون سے نہین چین رات دن / مین جانتا ہون میرے لئے بیقرار ہو
تیری غضب سے رتبہ قیامت کو کونسا / یہ لاکھ بار ہو وہ اگر ایکبار ہو

آسودگان خاک سے قاتل کو لاگ ہی — ای سونیوالو جاگ اوٹھو ہوشیار رہو

اترا رہی ہین حشر کو وہ تیری لطف پر — ایسا غضب نہ ای مرے پروردگار ہو

ایسے کو تو خدا کی قسم چھوڑنا ہی کفر — تجھسا حسین ہو اور نہ دل بیقرار ہو

ناصح کی گفتگو سی ہوئین بدگمانیان — ایسا نہو رقیب کا در پردہ یار ہو

کرتا ہی اس سے شکوۂ فرقت یہ ہی لحاظ — تصویر یار بھی کہین شرمسار ہو

جھپکی جو آنکھ ہجر کی شب آئی یہ ندا — ای تنگ عشق مر گیا ہوشیار ہو

۶۲ یہ داغ پارسائی کی شہرت ہی اندنون — لاکھون مین ہو نہو ہی یہ پرہیزگار ہو ۷

کل تک تو آشنا تھی مگر آج غیر ہو — دو دن مین یہ مزاج ہی آگے کو خیر ہو

مرجائین دو نو قہر و غضب سے تو سیر ہو — تم ہو تمہارا گھر ہو نہ ہم ہون نہ غیر ہو

چاہین اگر وہ کافر و دیندار مین سلوک — بتخانہ مین ہو کعبہ تو کعبے مین دیر ہو

کیون دعوی رقیب سراپا نہو غلط — جب اوسکی بات کا کوئی سر ہو نہ پیر ہو

کیسا وصال کسکی تسلی کہان کا لطف — کچھ ہو نہو بلا سے مرے دل کی خیر ہو

دیتی ہین لو یہ خاک دل تلخکام کی | دینا نہ زہر اوسکو تمہین جس سے بیر ہو

٦٣ دلّی مین پہول والونکا میلہ ہے پہر اے داغ ١٠
بن ٹہن کے آئے وہ تو قیامت کی سیر ہو

آئنہ اپنی نظر سے نہ جدا ہونے دو | کوئی دم اور بہی آپس مین دغا ہونے دو
کم نگاہی مین اشارہ ہی اشارہ مین حیا | یا شوخی دو مجہے چین سے یا ہونے دو
ہاتہہ باندہے ہوا اغیار کے ساتہہ آؤگے | ہم دکہا دینگے مزا روز جزا ہونے دو
ہم بہی دیکہین تو کہانتک توجہ ہوگی | کوئی دن تذکرۂ اہل وفا ہونے دو
آنکہہ ملتے ہی کہون خاک حقیقت دلکی | دیکہکر جلوہ مرے ہوش بجا ہونے دو
تم دل آزار نہے رشک مسیحا کب سے | کم نہونی دو مرا درد سوا ہونے دو
میری آنکہون سے مرے منہ پہ تم دیکہو ہاتہہ رہو | حرف مطلب کسی صورت سے ادا ہونے دو
کیا نہ آئیگا اوسے خوف مرے قتل کے بعد | دست قاتل کو ذرا دست دعا ہونے دو
لطف سمجہو تو رقیبون سے بڑہا دو مجہکو | سیر دیکہو تو کوئی فتنہ بپا ہونے دو

٦٤ جب سنا داغ کوئی دم مین فنا ہوتا ہی ٩

اوس ستمگر نے اشارے سے کہا ہونے دو

ہے غضب بوسہ مجھی کہا کی قسم ایک نہ دو
پھر تغافل سے ہزارون ہون ستم ایک نہ دو

پائمالونکی تری راہ مین گنتی کیا ہے
سیکڑون آگے سر زیر قدم ایک نہ دو

چرخ سا اور سخی کون ہے دینے والا
مجھکو دین ہین دئیے داغ الم ایک نہ دو

ہاتھ کیون کھینچ لیا ایک ہی ساغر دیکے
دو تو دو سو جو نہ دو وا اوس سے تو کم ایک نہ دو

وہ اشارون ہی سے اقرار کرین دو دونکا
ایسے بھولے نہین سمجھینگے جو ہم ایک نہ دو

ہمنے کعبے مین بھی لاکھونکی یہ صورت دیکھی
کرتے ہین ہائے صنم ہائے صنم ایک نہ دو

میری تقدیر بکثرت مجھے دلوائیگی
دل تمہارا جو کہیگا اسی غم ایک نہ دو

مجھکو دو دل ہون عطا روز ازل کہتا تہا
رنج کہانیکو اوٹھانیکو ستم ایک نہ دو

۶۵

داغ دلی تھی کسی وقت مین یا جنت تھی
سیکڑون گھر تھے وہان رشک ارم ایک نہ دو

۷

کہتے ہین جسکو حور وہ انسان تمہین تو ہو
جاتی ہے جسپہ جان مری جان تمہین تو ہو

مطلب کی کہہ رہے ہین وہ دانا ہمین تو ہین
مطلب کی پوچھتے ہو وہ نادان تمہین تو ہو

آتا ہی بعد ظلم تمہیں کو تو رحم بھی
اپنے کیے سے دل میں پشیمان تمہیں تو ہو

پچھتاؤ گے بہت مرے دلکو اوجاڑکر
اس گھر میں اور کون ہے مہمان تمہیں تو ہو

اک روز رنگ لائینگی یہ مہربانیاں
ہم جانتے تھے جان کے خواہان تمہیں تو ہو

دلدار و دلفریب و دل آزار و دلستان
لاکھوں میں ہم کہینگے کہ ہاں ہاں تمہیں تو ہو

٦٦ — ١٢

کرتے ہو داغ دور سے بتخانے کو سلام
اپنی طرح کے ایک مسلمان تمہیں تو ہو

نکلی فلک سے کب کسی دل کی آرزو
پھر اوسپہ آرزو بھی مرے دل کی آرزو

حسرت ہی اوسکو نکلی نہ بسمل کی آرزو
پوری کرے خدا مری قاتل کی آرزو

حوروں سے کیا غرض تھی عبث بدگماں ہو
جنت میں لیگئی تری محفل کی آرزو

یوں آہ نارسا کو تمنائے عرش ہے
جیسے کسی غریب کو منزل کی آرزو

یہ نا امید زیست وہ مشتاق رقص ہے
بسمل کی یاس دیکھیے قاتل کی آرزو

آئینہ دیکھکر تمہیں مشتاق کیا ہوئی
تم سے سوا ہے مدِ مقابل کی آرزو

ہے قیس کا تو شوق زمانے پر آشکار
کیا جانے کوئی صاحب محمل کی آرزو

دنیا سرای تنگ ہے محشر ہی جا تنگ
عاشق کہان نکال سکی دل کی آرزو

دل ہر طرف رہا نگران بحر عشق مین
اینڈوبتے کو رہگئی ساحل کی آرزو

اوچھی پڑی ہی تیغ کہ قاتل ہی نازنین
بسمل کی ساتھ جائیگی بسمل کی آرزو

پہچان تو فقیر کی صورت سوال ہے
تم جان لو یہ ہے کہ ہر سائل کی آرزو

یوسف نے دیکھکر تری تصویر یہ کہا
کیون ہو نہ ایسی شکل و شمائل کی آرزو

۹۷ رتبہ کمال عشق کا حاصل نہین ہوا
اب داغ کو ہی مرشد کامل کی آرزو ۱۵

ردیف یای تحتانی

شب وصل ضد مین بسر ہو گئی
نہین ہوتے ہوتے سحر ہو گئی

نگہ غیر پر بے اثر ہو گئی
تمہاری نظر کو نظر ہو گئی

کسک دل مین پھر چارہ گر ہو گئی
جو تسکین بھر درد بھر ہو گئی

لگاتے ہین دل اوس سے اب احتیاط
ادہر ہو گئی یا اودہر ہو گئی

جواب اونکی جانب سے دینے لگا
یہ جرأت تجھے نامہ بر ہو گئی

بُری حال سے یا بھلے حال سے — تمھین کیا ہماری بسر ہوگئی
میسر ہمین خواب راحت کہان — ذرا آنکھہ جھپکی سحر ہوگئی
جفا پر وفا تو کرون سوچ لو — تمھین مجھسے الفت اگر ہوگئی
نگاہ ستم مین کچھہ ایجاد ہو — کہ یہ تو پُرانی نظر ہوگئی
تسلی مجھے دیکے جاتی تو ہو — مبادا جو نوع دگر ہوگئی
کہین حسن سے بھی ہے کاہیدگی — نہو نیکے قابل کمر ہوگئی
شب وصل ایسی کہلی چاندنی — وہ گھبرا کے بولے سحر ہوگئی
کہی زندگی بھر کی سب واردات — مری روح پیغامبر ہوگئی
کہو کیا کروگے مری وصل کی — جو مشہور جھوٹی خبر ہوگئی

۸ غم ہجر سے داغ مجکو نجات — یقین تھا نہوگی مگر ہوگئی ۱۱

اوس سے کیا خاک ہمنشین بنتی — بات بگڑی ہوئی نہین بنتی
وہ سبے ابتدائے الفت مین — دم پہ جو وقت ایسی بنتی

آدمی سب فرشتے بن جاتے
آسمان پر اگر زمین بنتی

میری صورت بنی تو خاک بنی
قسمت اک صورت آفرین بنتی

وعدہ کرتے ہی کیا وہ آجاتے
رات بھر زلف عنبرین بنتی

کاش سنتا نہ کوئی شور و فغان
دل کی جا چشم سرمگین بنتی

تو نے ایسے بگاڑ ڈالے ہین
ایک کی ایک سے نہین بنتی

نہ چمکتی جو حسن کی تقدیر
کیون تری چاندسی جبین بنتی

پارۂ جیب سے مرے اے کاش
دست وحشت کی آستین بنتی

بہم دنیا بھی قابل جنت
خوب بنتی اگر یہین بنتی

٦٩
طبع نازک کا لطف تھا جب داغ
نازنینون مین نازنین بنتی
١١

ملا دی ہوا نے اسکو خاک مین جو ایسی ملتا ہے
مرے جان چاہنے والا بڑی مشکل سے ملتا ہے

کہین ہے عید کی شادی کہین ماتم ہے مقتل مین
کوئی قاتل سے ملتا ہے کوئی بسمل سے ملتا ہے

پس پردہ بھی لیلی ہاتھ رکھ لیتی ہے آنکھون پر
غبار ناتوان قیس جب محمل سے ملتا ہے

بھرے ہیں تجھ میں وہ لاکھوں ہنر اے مجمع خوبی ‏— ملاقاتی ترا گویا بھری محفل سے ملتا ہے

مجھے آتا ہے کیا کیا رشک وقت ذبح اس سے بھی ‏— گلا جس دم لپٹ کر خنجر قاتل سے ملتا ہے

بظاہر با ادب یوں حضرت ناصح سے ملتا ہوں ‏— مرید خاص جیسے مرشد کامل سے ملتا ہے

مثال گنج قاروں اہل حاجت سے نہیں چھپتا ‏— جو ہوتا ہے سخی خود ڈھونڈ کر سائل سے ملتا ہے

جواب اس بات کا اس شوخ کو کیا دے سکے کوئی ‏— جو دل لیکر کہے کمبخت تو کس سے ملتا ہے

چھپائے سے کوئی چھپتی ہے اپنے دل کی بیتابی ‏— کہ ہر تار نفس اپنا رگ بسمل سے ملتا ہے

عدم کی جو حقیقت ہے وہ پوچھو اہل ہستی سے ‏— مسافر کو تو منزل کا پتا منزل سے ملتا ہے

غضب ہے داغ کے دل سے تمہارا دل نہیں ملتا
تمہارا چاند سا چہرہ مہ کامل سے ملتا ہے

اوس کے در تک کسے رسائی ہے ‏— وہی جائیگا جس کی آئی ہے

بات اک میرے دل میں آئی ہے ‏— گر کہوں تو ابھی لڑائی ہے

قتل کرتی ہے گفتگو اونکی ‏— بات میں بات کی صفائی ہے

دوسری جان ہے تری الفت ‏— ایک کھوئی ہے ایک پائی ہے

بھر دیا زخم مین نمک اوسنے — یہ دعاگو کی منہ بھرائی ہے

سچ ہے بے عیب ہے خدا کی ذات — تجھین کیا جانی کیا برائی ہے

اے لب یار تجکو میری قسم — کبھی سچی قسم بھی کھائی ہے

اوسکے در تک پہنچ گیا قاصد — آگے تقدیر کی رسائی ہے

۱۷ داغ اب وصل کا وصال ہوا
یار زندہ غم جدائی ہے ۱۰

وہ بت دلمین مہمان ہوا چاہتا ہی — بنا دین و ایمان ہوا چاہتا ہے

لب یار خندان ہوا چاہتا ہے — کوئی عہد و پیمان ہوا چاہتا ہے

ترا پیرہن میری باتون سے ناصح — مرا بھی گریبان ہوا چاہتا ہے

تری دوستی مین یہ تھوڑی خوشی ہے — کہ دشمن پشیمان ہوا چاہتا ہے

شب وصل آخر ہوئی جلد جاؤ — یہان اور سامان ہوا چاہتا ہے

کہے دیتی ہے سرگرانی ہماری — اجل کا کچھ احسان ہوا چاہتا ہے

نگاہ تغافل نے تلوار کھینچی — یہان خون ارمان ہوا چاہتا ہے

تھکا کر بٹھانے لگی مجکو گردش | بیابان بھی زندان ہوا چاہتا ہے
اسیواسطے ہاتھہ اپنا ہی دلبر | کوئی اسکا خواہان ہوا چاہتا ہے

٧٢ کیا داغ کو اوسنے جھوٹا ہی وعدہ ١٧
ترا کام آسان ہوا چاہتا ہے

کچھہ اور دل لگی نہین اوس خوش نصیب سے | ہم جانتے ہین کھیلتے ہو تم رقیب سے
کیا خوب راز دار ملا ہی نصیب سے | کھل کھیلے پردے پردے مین تم تو رقیب سے
پھر دعائے مرگ اوٹھین کس طرح سے ہاتھہ | چھٹتی نہین ہی نبض ہماری طبیب سے
مین بدگمانیون کا بھی ممنون ہو گیا | وہ حال پوچھہ لیتے ہین میرا طبیب سے
شوخی مین تمکنت ہی تو ہی نازنین ناز | تعلیم تمنے پائی ہے اچھے ادیب سے
اپنا ہی عکس کیون نہو اللہ ری حجاب | دیکھا نہ آئینہ کبھی اوسنے قریب سے
اخفائی راز عشق کی عادت ہی پڑ گئی | ہمنے ہمیشہ حال چھپایا طبیب سے
ایسی غم فراق مین صورت بدل گئی | جھک جھک کے دیکھتے ہین وہ مجکو قریب سے
دیوانگی مین بھی نگئین اپنی شوخیان | گلشن مین پھول مانگتے ہین عندلیب سے

دشمن بنائی ہین مری قسمت نی سیکڑون
چاہا تجکو خلق نے میرے نصیب سے

ای ناصح شفیق رہی کچھہ تو چھیڑ چھاڑ
ذکر حبیب کم نہین وصل حبیب سے

جو دیکھتا ہی اوسکو مجھے دیکھتا نہین
دُنیا مین کون آنکھہ ملائی غریب سے

مانند برق مثل ہوا صورت نگاہ
اکثر نکل گئے ہین وہ میرے قریب سے

کہتا ہی مرتی دم بھی تجھہ اب شفا ہوئی
پالا پڑا مریض کو جھوٹی طبیب سے

ہمکو جلا جلا کے جہنم مین جائیگا
ناراض ہی خدا بھی ہمارے رقیب سے

کلکتے مین ہی شیخ نمائش کے کام کا
اس خلقت عجیب و لباس غریب سے

۷۳

پوچھو جناب داغ کی ہستی شرارتین
کیا سر جھکا کی بیٹھے ہین حضرت غریب سے

۱۶

درد بنکر دلمین آنا کوئی تمسے سیکھہ جائے
جان عاشق ہو کی جانا کوئی تمسے سیکھہ جائے

ہر سخن پیر روٹھہ جانا کوئی تمسے سیکھہ جائے
روٹھہ کر پھر مسکرانا کوئی تمسے سیکھہ جائے

وصل کی شب چشم خواب آلودہ کو ملتی اوٹھی
سوتی فتنے کو جگانا کوئی تمسے سیکھہ جائے

کوئی سیکھے خاکساری کی روش تو ہم سکھائین
خاک مین دلکو ملانا کوئی تمسے سیکھہ جائے

آتے جاتی یونہیں تو دیکھی ہین ہزارون خوش خرام
دل مین آ نا دل سے جانا کوئی تمسے سیکھ جاے

دیکھکر آئینہ اترائی کہ ہم بھی کوئی ہین
اپنی نظرون مین سمانا کوئی تمسے سیکھ جاے

اک نگاہِ لطف پر لاکھون دعائین ملگئین
عمر کا اپنی بڑہانا کوئی تمسے سیکھ جاے

جان سے مارا اوسی تنہا جہان پایا جسے
بیکسی مین کام آنا کوئی تمسے سیکھ جاے

فیلسوفی ای بتو تمکو زمانہ کیا سکھائے
بلکہ ہو کیسا ہی انا کوئی تمسے سیکھ جاے

جانتے ہو تم باہر غماز کی آیت حدیث
جھوٹ پر ایمان لانا کوئی تمسے سیکھ جاے

کیا سکھائیگا زمانیکو فلک طرز جفا
اب تمہارا ہی زمانہ کوئی تمسے سیکھ جاے

بد تغافل مین بھی دیدۂ نظر سے تاک جھانک
چور کو رستہ بتانا کوئی تمسے سیکھ جاے

ہر گنہ سی توبہ کرے جب جوانی ہو چکی
زاہدا جنت مین جانا کوئی تمسے سیکھ جاے

وہ کیا وعدہ کہ مین فرط خوشی سی رو دیا
ایسے ہنستے کو رلانا کوئی تمسے سیکھ جاے

غیر کو اپنا بنا لیتے ہین ہمتو وقت پر
دوست کو دشمن بنانا کوئی تمسے سیکھ جاے

٤٧

محو بیخود ہو نہین کچھہ بھی دین و دنیا کی خبر
داغ ایسا دل لگانا کوئی تمسے سیکھ جاے

١٦

دیکھا تو شہر حسن مین چاہی اور ہے — اوسکی ہوا ہی اور وہ دنیا ہی اور ہے

مجھکو رولا کے آپ ہنسی سے تڑپ گئے — خود لوٹنے لگی یہ تماشا ہی اور ہے

جی چاہتا ہی جسکو وہ یارب نصیب ہو — کیسا بہشت مجکو تمنا ہی اور ہے

اوس بیوفا کے ہاتھ رہا دلکا فیصلہ — نا منصفون سے طی ہو یہ جھگڑا ہی اور ہے

لو دیکھتے ہی غیر کو چتون بدل گئی — آنکھونکو دیکھئے تو اشارا ہی اور ہے

آئی تو کیا کہ پھر وہ کوئی دم مین جائینگے — کم جسقدر ہوا ہی غم اوتنا ہی اور ہے

کہتی ہین خواب مین شب وعدہ ہم آئے تھے — یہ مکر یہ فریب یہ دہوکہا ہی اور ہے

دیکھے جو تیری قد کو قیامت تو یہ کہے — سج دہج ہی اور ہے یہ سراپا ہی اور ہے

تم آئینہ ہی دیکھ کے حیران ہوگئے — واللہ میرے دلمین اک ایسا ہی اور ہے

جب اہل حشر سے نہ ملی میری وارادات — سب نے کہا سنو تو یہ جھگڑا ہی اور ہے

حورونکی آرزو مین کیفیتین کہان — اللہ رکھے اوسکی تمنا ہی اور ہے

سہوتین یہ کان گر قم عیسی کی ہو ہوس — مرتے ہین جسپہ ہم وہ مسیحا ہی اور ہے

قاتل کو زیر قبر بھی دیتی رہے دعا — مرجاکے بھی نجائے یہ سودا ہی اور ہے

کرتا ہون صبر اونکی جفا پر تو کہتے ہین
یہ دل ہی اور ہے یہ کلیجا ہی اور ہے

کیسا نیاز کسکی وفا کسکی عاشقی
تم جانتے نہین مجھے دعوا ہی اور ہے

٧٥
اجمیر ہو کے جائینگے ای داغ ہم بہار
ابکی برس سفر کا ارادہ ہی اور ہے
١١

نکل جائے یہ حسرت وہ نہین ہے
بدل جائے یہ قسمت وہ نہین ہے

وہی تم ہو طبیعت وہ نہین ہے
وہی صورت ہے سیرت وہ نہین ہے

پکارا دیکھکر مین حور کی شکل
خداوندا یہ صورت وہ نہین ہے

تمہارا دل تو دیکھو ہاتھہ رکھکر
وہی ہے یا محبت وہ نہین ہے

کہے دیتے ہین ہم دھوکا نہ کھانا
ہماری اب طبیعت وہ نہین ہے

دکھائے بت برہمن شیخ حورین
پلٹ جائے یہ نیت وہ نہین ہے

ترا دل کیا ترے گھر مین بھی مجکو
ٹھہرنے دے یہ وحشت وہ نہین ہے

مرے مرقد پہ بولے ہاتھہ مل کر
اوسیکی ہے یہ تربت وہ نہین ہے

یہان قیدی ہین وہ دنیا مین آزاد
ہمین جنت مین راحت وہ نہین ہے

جسے تم سمجھے ہو دل میں چارہ سازو
علاج درد فرقت وہ نہیں ہے

۷۶
گئی محفل کی رونق داغ کے ساتھ
وہی دم تھا غنیمت وہ نہیں ہے
۱۶

مرادیں ملیں نہ ہاں ہو قضا کی آنے کی
بری گھڑی تھی دل مبتلا کے آنے کی

شب وصال نہ ٹھہری حیا کی آنے کی
کہ پھر کبھی نہیں یہ رت آجا کی آنے کی

تمہارے دن ہیں قیامت اوٹھا پھرینگی
تمہاری عمر ہی ناز و ادا کی آنے کی

دم اخیر مجھے اسکی کیا خوشی کم ہے
کہ دیکھی چال تری مسکرا کی آنے کی

شگاف چرخ سے آہ کیا ہوا حاصل
کہ اور راہ کھلی ہے بلا کی آنے کی

لگائی بیٹھے ہو مہندی عبث شب وعدہ
تمہیں امید ہے رنگ حنا کی آنے کی

کرینگے صبح قیامت بھی انتظار بہت
کہ عادت آپکو ہے دن چڑھا کی آنے کی

وہ میری قبر پر آتی ہیں خوب بن ٹھنکر
یہی توجہ ہے خلق خدا کی آنے کی

جواب وصل سے کیونکر نہ ہوں شادی مرگ
خوشی بھی اور خوشی دلربا کی آنے کی

وہ سادہ دل ہوں کہ تا وقت واپسیں مجکو
جمی ہوئی ہے بت بیوفا کی آنے کی

مرا خیال تو آنے دیا نہ تمنے مگر
ہوئی نہ روک دل مبتلا کی آنے کی

شب فراق ہجوم بلا سے کیا مرتا
کہ راہ بند ہوئی تھی قضا کی آنے کی

مری بلا سے فرشتین رہے ہمر ناشاد
مجھے تو عید ہے روز جزا کی آنے کی

بنا ہوئین نفس واپسین نقاہت سے
نہ آکے جانیکی طاقت نہ جا کی آنے کی

رہی ہے منزل مقصود ہاے تھوڑی سی
خبر نہ تھی مجھے سیل فنا کی آنے کی

۷۷

ابھی تو کھیل ہین اے داغ شوخیان اونکی
پھر آرزوئین کروگے حیا کی آنے کی

۱۵

دنیا مین کوئی لطف کرے یا جفا کرے
جب مین نہین بلا سے مرے کچھ ہوا کرے

اس جور پیشہ فا نکرے یا وفا کرے
میری جگہ نصیب سے تو ہو تو کیا کرے

آتی ہے اونکو ہوش قیامت بپا ہوئی
مانگین تمھین کیون نہ دعائین کہ دین خدا کرے

کیون اے ستم شعار وہ کہنا بھی یاد ہے
تجھسے وفا کرے تو خدا سے دعا کرے

لذت کو عشق کے غم جاوید چاہیے
تھوڑی سی زندگی ہے کہانتک وفا کرے

گو وعدہ دروغ کی بھی عہد ہو گئی
امید ہی نہین جو کوئی التجا کرے

روز جزا اگر نہ سوال و جواب مین
کچھہ گفتگو ہماری تمہاری ہوا کرے

اس التجا کے ساتھہ کہا ہمنے حال دل
جیسے اخیر وقت مین کوئی دعا کرے

دلکی طرح سے جان نہ جائیگی عشق مین
پھر کچھہ وہ وفا کرے تو بھی بیوفا کرے

بیتاب نے یہ تیغ نہ ہو وقت امتحان
دلکا غلام ہو جو تحمل ذرا کرے

منظور کسکو ہے جو اٹھائے بلائے عشق
جب سر پہ آپڑی تو کہو کوئی کیا کرے

مجھکو پسند آگئی دیوانگی مری
تیری خوشی سے کام کوئی کچھہ کیا کرے

دل نخل تن مین یک ثمر خوشگوار ہے
ای کاش تیغ یار سے یہ پھل نیا کرے

معشوق بے نیاز ہے عاشق کو چاہئے
لب سے گرے جو شکوہ تو بوسے دعا کرے

۷۸ اس عشق مین کسیکا اجارا نہین ہے داغ
پروردگار جسکو یہ دولت عطا کرے ۱۲

مسکرا دنے پر جو رویا آدمی فہمیدہ ہے
ناصح عاقل پرانا گرگ باران دیدہ ہے

جاگتے مین جاگنے والے فراق یار کے
فتنۂ روز قیامت فتنۂ خوابیدہ ہے

مین بھی تو دیکھون نکلتا ہے یہ تنکا کس طرح
چارہ گر کی آنکھہ مین نشتر کا دیدہ ہے

کیون کہون کہنا کہون کس سے کہون کیا کیا کہون
آپکی کیا بات ہی جو بات ہی سنجیدہ ہی

تونی رکھا ہی رقیب شوخ کی دلپہ ہاتھ
آج کیون چھپکا ترا دست حنا مالیدہ ہی

تیر جب بیٹھا مری دلمین ترازو ہو گیا
اس سے یہ ظاہر ہوا قاتل بہت سنجیدہ ہی

مین تو ان باتون کا قائل ہون مری خط کا جواب
جسقدر ہی مختصر ہی چیدہ ہی پیچیدہ ہی

خاکمین اسنی ملایا مجھکو یا جینے اسے
آج مین ہون اور یہ میرا دل تفسیدہ ہی

زہر کہا کر ملگئی ہین خاکمین عاشق بہت
اونگلیان ہین دیکھیہ تو یا سبزہ دمیدہ ہی

خوب آتا ہی لگا لینا نگاہ یار کو
ایک سے ان بن ہوئی تو دوسرا گردیدہ ہی

اوس ستمگر نے مری پیغامبر سے یہ کہا
مر نہین جاتا اگر آزردہ ہی رنجیدہ ہی

۷۹
سیر نظارہ چلا ہے کوچہ قاتل مین داغ
کس بلا کا ہی کلیجہ کس غضب کا دیدہ ہی
۱۰

پیام کامیاب آئے نہ آئے
خدا جانے جواب آئے نہ آئے

تری غمزونکو اپنے کام سی کام
کسی سی کچھ لگا تاب آئے نہ آئے

ادے شرمائینگے ذکر عدو پر
یہ قسمت ہی حجاب آئے نہ آئے

تم آؤ جب سوار توسن ناز
قیامت ہمرکاب آئے نہ آئے

شمار اپنی خطاؤں کا بتا دوں
تمہیں شاید حساب آئے نہ آئے

نئی خنجر سے مجھکو ذبح کیجئے
پھر ایسی آب و تاب آئے نہ آئے

شب وصل عدو تیری بلا سے
کسی مضطر کو خواب آئے نہ آئے

پیوں گا آج ساقی سیر ہو کر
ہمیشہ پھر شراب آئے نہ آئے

یہ جا کر پوچھ آ تو اوس سے دربان
کہ وہ خانہ خراب آئے نہ آئے

۸۰

نہ دیکھو داغ کا دیوان دیکھو
سمجھ میں یہ کتاب آئے نہ آئے

۱۵

بعد مردن بھی خیال رخ قاتل ہے وہی
جب سے ہم آنکھ چراتے تھے مقابل ہے وہی

عشق کا کوئی نتیجہ نہیں جز درد والم
لاکھ تدبیر کیا کیجئے حاصل ہے وہی

چار دن ملے جو تقدیر میں تھا اب وہ نہیں
ہم وہی تم ہو وہی شوق وہی دل ہے وہی

خضر سے پوچھے کوئی عمر ابد کی تکلیف
زندگی نام ہے جس چیز کا قاتل ہے وہی

مر گئے خسرو و جمشید سے میکش لاکھون
رونق ساغر و آرائش محفل ہے وہی

مانگی جائینگے دعا ہوگی نہ کب تک مقبول
دلئے جو کبھی ٹلتا نہو سائل ہے وہی

رشک اغیار نے کیا وہم مین ڈالا مجکو
وہ ہین پہلو مین یہ اندیشۂ باطل ہے وہی

طپش دل تہ شمشیر نہ دیکھو دیکھو
جس سے قاتل بھی تڑپ جائے یہ بسمل ہے وہی

دیکھکر مجمع اغیار یہ اونسے پوچھا
ہم جہان رہتے تھے دنرات یہ محفل ہے وہی

کام دنیا مین نکلتا نہین آسانی سے
جسکو ہم سہل سمجھ لیتے ہین مشکل ہے وہی

شور اوٹھتا ہے ہر سو سے انا لیلےٰ کا
قیس گر دلکو سمجھتا کہ یہ محفل ہے وہی

باری اتنا تو مرا دہیان اونہین رہتا ہے
سب سے کہتے ہین مرے جور کے قابل ہے وہی

بڑھ گیا سیر چمن سے اونکو جو آئی دیکھا
خود نہ پہچان سکا مین کہ مرا دل ہے وہی

نام باقی ہین محبت مین جو مٹجاتی ہین
جسکے ہونیکا گمان بھی نہین دل ہے وہی

انتظار نفس باز پسین ہے ہر دم
سر منزل ہے لٹ مگر دوری منزل ہے وہی

حسرتونکی ہے تباہی سے تباہی دل مین
جس جگہ قافلے لٹتے ہین منزل ہے وہی

کیا تونکی نئی حورونمین ادائین ہونگی
آدمی کے لئے جنت مین بھی مشکل ہے وہی

۸۱

جو کہی داغ نے بیت وہ لکھ لو دل پر
اس خرابات مین اک مرشد کامل ہی تھی

۱۵

میری فریاد دوسرا نہ سنے
تم سنو اے بتو خدا نہ سنے

راز اپنا کبھی کہا نہ کہے
حال میرا کبھی سنا نہ سنے

خوبرو وہ جسے زمانہ کہے
گفتگو وہ جسے زمانہ سنے

غیر بھی گر کرے مری تعریف
تو بھی ہرگز وہ بیوفا نہ سنے

کیون سنے وہ شکایت بیداد
صفت خنجر ادا نہ سنے

اس لیے ہی پیامبر کی تلاش
مجھسے میرا وہ مدعا نہ سنے

سنکے دشنام پی گئے ناصح
کان وہ ہین جو ناروا نہ سنے

پہلے گالی وہان ہی پیچھے بات
اب سنے اوسکو کوئی یا نہ سنے

دوستی کیا اسیکو کہتے ہین
آشنا کی جو آشنا نہ سنے

دیدہ و دل مین اسلیے ہی فرق
ایک کا ایک ماجرا نہ سنے

کیون نہ بنتا وہ صورت تصویر
مدعا تھا کہ مدعا نہ سنے

ہوش اوڑتے ہین دیکھکر اونکو ایسے دیکھے پری لقا نہ سنے
سُن سکے تیری منہ سی کیا انکار لن ترانی کی جو صدا نہ سنے
ہجر مین جو دعائین مانگین ہین کوئی اللہ کے سوا نہ سنے

۸۲ داغ کو چین سے نہین آتا ۱۵
اوس سے جب تک بُرا بھلا نہ سنے

فرقت کی شب یہ کام لیا دلکی داغ سے ڈھونڈھا اجل کو تا بہ سحر اس چراغ سے
تفریح ٹپکی پڑتی ہی اونکے دماغ سے گلگشت کرکے آئی ہین دشمن کے باغ سے
کھاتے ہین داغ دوست مرے دلکی داغ سے سچ ہے چراغ ہوتا ہی روشن چراغ سے
اللہ رے غرور و نزاکت مزاج کی اپنی بھی زلف سونگھتی ہین کس دماغ سے
توبہ تو کر چکا ہون مگر اب بھی شوق ہی خالی صراحی و خم و جام و ایاغ سے
شہ رگ سے پاس اور پھر اوسکا مقام دور ہر جای اور پھر نہین ملتا سراغ سے
گر بعد مرگ وسعت دل ہو نصیب مین کنج لحد بھی کم نہو کنج فراغ سے
فرہاد و قیس ایک جنون مین ہین مبتلا دامان کوہ بستہ ہی دامان راغ سے

بوے وفا بھی آئی تو ہوتا ہے درد سر
کیونکر نہ بجھے گی اوس بت نازک دماغ سے

پیتے ہیں زیر خاک بھی رندان بادہ کش
گرتی ہے جب شراب چھلک کر ایاغ سے

فریاد عندلیب کو سمجھے مری فغان
گھبرا کے مُنہ بنا کے وہ آتے ہیں باغ سے

دل بجھ گیا ہے اوسکی تسلی کے سامنے
خورشید و ماہ و اختر و شمع و چراغ سے

ہر شان میں نشان ہے ہر رنگ میں ظہور
آوارہ میں ہوا ہون کسی کے سراغ سے

ہر وقت تازہ فقرہ ہے اونکی زبان میں
ہردم نئی اوترتی ہے اونکے دماغ سے

۹۳

دُنیا میں ایسے لوگ مصیبت زدہ کہان
روئے ہم آج خوب گلے مل کے داغ سے

۱۲

آرزو یہ ہے کہ دم نکلے تمہارے سامنے
تم ہمارے سامنے ہو ہم تمہارے سامنے

حشر کے دن بھی ہو شرح غم تمہارے سامنے
سب خدا کے سامنے ہون ہم تمہارے سامنے

آداب سے آئی تمہیں کرتے ہم گلہ اپنا مگر
درد دل میں ہو گیا کم تمہارے سامنے

روبرو میرے بٹھایا کس طرح سے غیر کو
ہو رہے ہیں اک فتنہ عالم تمہارے سامنے

بعد میرے رو دیگا سارا زمانہ دیکھنا
دھوم سے ہوگا مرا ماتم تمہارے سامنے

آئی ہی کیا میری شامت آئی ہی کیا میری | میں کروں اظہار درد و غم تمہارے سامنے
قتل کر ڈالو ہمیں بے جرم الفت بخش دو | لو کھڑے ہیں ہاتھ باندھے ہم تمہارے سامنے
واعظو تمکو نہو زندان جنت کا یقین | خود کہیں گے حضرت آدم تمہارے سامنے
اک تمہاری جیب میں سو اعجاز دیکھے آج تو | دم بخود ہیں عیسیٰ مریم تمہارے سامنے
اے بیباکی وہ دن بھی یاد ہیں جھٹ جھک گئے | آگیا جب کوئی نامحرم تمہارے سامنے
حال دلمیں کچھ نہو تاثیر یہ ممکن نہیں | کوئی اتنا ہو کہے ہر دم تمہارے سامنے

۹۴
مجھکو اوس سر کی قسم اب تک وہی ہے اضطراب
داغ مضطر کا جو تھا عالم تمہارے سامنے
۱۶

پھر کہیں چھپتی ہے جب ظاہر محبت ہو چکی | ہم بھی رسوا ہو چکے انکی بھی شہرت ہو چکی
دیکھکر آئینہ آپ ہی آپ وہ کہنے لگے | شکل یہ پریوں کی ہے حوروں کی صورت ہو چکی
غیر کے آگے تو کی ہوگی برائی اس قدر | میرے منہ پر بارہا میری شکایت ہو چکی
مر گئے ہم مر گئے اس ظلم کی کچھ حد بھی ہے | بیوفائی ہو چکی اے بے مروت ہو چکی
کیا ہمارا جرم ٹھہرا کیا سنا عذر گناہ | وای حسرت ایکہی دنمیں قیامت ہو چکی

کیوں ہوے غمگیں نہ تھا کچھ مرثیہ ذکر رقیب
آؤ مل جائیں گلے لو اب ندامت ہو چکی

کثرت ناز و ادائی صبح کی فرصت نہ دی
دوسری برپا ہوئی جب اک قیامت ہو چکی

رنج بھی کس طرح کا ہو تو ہی کچھ دل لگی
وہ مصیبت پھر آئی جو مصیبت ہو چکی

کیا مزا ہے اونکو اپنی شوخی تقریر کا
جھک پڑے ہیں غیر پر جب مجھ پہ عنایت ہو چکی

ہم بدل جائینگے کیا قسمت بدل جائیگی کیا
جب نہ دنیا میں ہوئی عقبے میں راحت ہو چکی

تیرے جلوے سے نہ بچا کلیجا تھام کر
حشر تک انسان کی یہ تاب و طاقت ہو چکی

عہد کے ضد سے قسم تو لی مگر [illegible]
دل دیا اونکو مگر جب خوب حجت ہو چکی

ہے دیوانوں سے کترا کے چلنا ناصح کیوں
جا نشیں ہو [illegible] ان کو نصیحت ہو چکی

اے دل مشتاق کافی ہے سہارا اسقدر
کیا [illegible] جب جا سکا ہو چکی

اوسکی محفل میں رسائی ہو گئی تو کیا ہوا
ہم گئے او [illegible] خاصت صحبت ہو چکی

٨٥

اس زمین میں شعر کہنے کا مزا پاؤ گے داغ
اتنے جو ہو [illegible] ملامت ہو چکی

٢٠

گو دل آزار ہو چھوٹا خیال اچھا ہے
سو بلاؤں سے ہیں ارمان وصال اچھا ہے

یہ تری چشم فسونگر میں کمال اچھا ہے
ایک کا حال برا ایک کا حال اچھا ہے

تاک کر دلکو وہ فرماتے ہیں مال اچھا ہے
یہ خدا کی قسم انداز سوال اچھا ہے

روسیاہی خط عارض کی مٹی تیرے ہیں
کیا قیامت ہے کہ کافر کا مآل اچھا ہے

فکر ہے داور محشر نہ توجہ سے سنے
غیر کے نامۂ اعمال میں جال اچھا ہے

مول لے لیتی ہیں غم و رنج شب وصل میں ہم
کثرت عیش میں تھوڑا سا ملال اچھا ہے

تنگ ہمت ہے اگر دولت کونین ملے
جو نہ پورا ہو کبھی وہ سوال اچھا ہے

جان لی آپنی جہاں گذر انکی گذری
ساری بازار میں اک تو ہی مال اچھا ہے

عوض نقل و گزک اسکو چبا لیتا ہوں
سوندھا سوندھا ہے مرا جام سفال اچھا ہے

وہ عیادت کو مرے آتے ہیں لو اور سنو
آج ہی خوبی تقدیر سے حال اچھا ہے

طائر قبلہ نما کو ہے حیات جاوید
زندگانی کا مزا بے پر و بال اچھا ہے

آنکھ صیاد کی لگتی نہیں پھڑ کی اسیر
آشیاں جس سے مرا ہو وہ نہال اچھا ہے

مرض عشق کی صحت ہے اوٹھا الزام
ہم مرے جاتے ہیں جب فرض سے حال اچھا ہے

آگئی غیر کے مطلع میں کہاں سے خوبی
وہ مرے دل میں ہے جو حرف سوال اچھا ہے

اور تو کیا تری تصویر بھی تجھسے یہ کہے — واقعی مجھسے ترا حسن و جمال اچھا ہے
بد دعا لگ گئی کیا یہ مریض غمکی — چارہ گر مرتے ہین بیمار کا حال اچھا ہے
گریہ شب سے جو تاثیر کی امید بندھی — ہنسکے تقدیر پکاری یہ خیال اچھا ہے
آپکی جسمین ہو مرضی وہ مصیبت بہتر — آپکی جسمین خوشی ہو وہ ملال اچھا ہے
جو نگاہون سے ادا ہو وہ جواب اولی ہے — جو اشارون مین ہو پورا وہ سوال اچھا ہے

۸۶
داغ تم اور پڑھو شعر ابھی چپ رہو
کہ یہان مجمع ارباب کمال اچھا ہے
۲۱

غیر کے نام سے پیغام وصال اچھا ہے — چھیڑ کا جسمین مزا ہو وہ سوال اچھا ہے
کبھی کہتا ہون محبت کا مآل اچھا ہے — کبھی کہتا ہون جواب ہمہ حالا اچھا ہے
یہ بھی کہتے ہو کہ بیچین کیا کسنے تجھے — یہ بھی کہتے ہو مرا حسن و جمال اچھا ہے
دل تو ہم دینگے مگر پیشتر اتنا کہدو — ہجر اچھا ہے تمہارا کہ وصال اچھا ہے
یہ تو بہتر کہ دنیا مین ہے عقبے کا خیال — کچھ تو عقبی مین بھی دنیا کا خیال اچھا ہے
یہی لت دیکا مزا ہے کہ اڑین گلچھرین — ہاتھ آئی ہے جو اڑ جاوے وہ مال اچھا ہے

صلح دشمن سے بھی کر لینگی ترے خاطر سے
جسطرح سے ہو غرض رفع ملال اچھا ہے

اک کانین بھی کہہ آئے ہین ہم دل اپنا
دو سے سبکو بتاتی ہین وہ مال اچھا ہے

کیا وہ غارتگر دین حشر سے اڑ جائیگا
ہر مسلمان کا سنتے ہین مآل اچھا ہے

روز بد سے نہین تا عمر محبت مین نجات
تو جس سال مین آئی وہی سال اچھا ہے

اپنی تعریف سی چڑھتی ہو اگر جانے دو
چشم بد دور ہمارا ہی جمال اچھا ہے

لوگ کہتے ہین بھلائی کا زمانہ نہ رہا
یہ بھی کہدین کہ برائی کا مآل اچھا ہے

رقم شوق کی تاثیر سے اڑنا بہتر
طائر نامہ سا بے پر و بال اچھا ہے

ایسے بیمار کی افسوس دوا ہو کیونکر
ابھی دم بھر مین برا ہے ابھی حال اچھا ہے

دیکھنے والونکی حالت نہین دیکھی جاتی
جو نہ دیکھے وہی مشتاق جمال اچھا ہے

یاد کہا دو مجھے تم یاد انکا ناخن اپنا
یا یہ کہدو کہ مرے ناخن ہلال اچھا ہے

تم نہین اور سہی لاکھ طلبگار بہت
سو خریدار ہین مرے جو مال اچھا ہے

دلمین خوش ہین تسلی کی مری کہتے ہین
آپ مرینگے نہین کیا حال اچھا ہے

باغ عالم مین کوئی خاک پہلے پھولیگا
برق گرتی ہے ادھر نہ یہ نہال اچھا ہے

عرصۂ حشر میں سب ہو گئے خواہاں اوسکے
لوگ کہتے ہیں اشارون سے یہ مال اچھا ہے

ہمسے پوچھے کوئی دنیا میں ہے کیا شے اچھی
رنج اچھا ہے غم اچھا ہے ملال اچھا ہے

۸۷ آپ پچھتائیں نہیں جور سے توبہ نکرین ۹
آپ گھبرائیں نہیں داغ کا حال اچھا ہے

یون چلے راہ شوق میں جیسے ہوا چلے
ہم بیٹھ بیٹھ کر جو چلے بھی تو کیا چلے

بیٹھے اوداس اوٹھے پریشان خفا چلے
پوچھے تو کوئی آپ سے کیا آئے کیا چلے

آئینگی ٹوٹ ٹوٹ کے قاصد پہ آفتین
غافل ادہر ادہر بھی ذرا دیکھتا چلے

ہم ساتھ ہو لئے تو کہا اوس نے غیر سے
آتا ہے کون اس سے کہو یہ جدا چلے

بالین سے میرے آج وہ یہ کہکے اوٹھ گئے
اسپر دوا چلے نہ کسی کی دعا چلے

موسیٰ کیطرح راہ میں پوچھی جو راہ راست
خاموش خضر ساتھ ہمارے چلا چلے

افسانۂ رقیب سے لو بے اثر ہوا
بگڑی جو سچ کہی سو وہان صحبت کیا چلے

رکھا دل داغ کو تو روک تھام کر
اس عمر بیوفا پہ مرا زور کیا چلے

۸۸ بیٹھا ہے اعتکاف میں کیا داغ روزہ دار ۱۳

اے کاش میکدہ کو یہ مردِ خدا چلے

داغ اوس بزم میں مہماں کہاں جاتا ہے
تیرا اللہ نگہبان کہاں جاتا ہے

غیر کا شکوہ بھی ہوتا ہے تو کس لطف کے ساتھ
اوسنے تعریف کا عنوان کہاں جاتا ہے

وہ بھی دن یاد ہیں کہکے مناتے تھے مجھے
آ ادھر میں ترے قربان کہاں جاتا ہے

باغ فردوس میں حوروں نے بھی لوٹ لیا
جو ہے تقدیر کا نقصان کہاں جاتا ہے

پاؤں سے میرے بیاباں کہاں چھٹتا ہے
ہاتھ سے میرے گریباں کہاں جاتا ہے

غیر جاتا تھا وہاں مینے یہ کہکر روکا
تجھ سے کچھ جان نہ پہچان کہاں جاتا ہے

درِ فردوس سے ممکن ہے کہ دربان ٹلجائے
اوسکے دروازے سے دربان کہاں جاتا ہے

رضوان

ہجر کے دنکی مصیبت تو گذر جائیگی
وصلکی رات کا احسان کہاں جاتا ہے

روٹھ کر بزم سے اوٹھا تو نہ روکا مجکو
نہ کہا اونسے کہ مہمان کہاں جاتا ہے

بند کرتے ہو جو ہاتھوں سے تم آنکھیں میری
کیا کہوں میں کہ مرا دھیان کہاں جاتا ہے

بزم سے آنکھ چرا کر جو چلا میں تو کہا
ٹھہر او چور بد اوسان کہاں جاتا ہے

آرزو وصلکی ہوتی ہے سوا بعدِ وصال
جان جاتی ہے یہ ارمان کہاں جاتا ہے

۸۹ داغ تمنے تو بڑی دہوم سی کی تیاری
آج یہہ عید کا سامان کہان جاتا ہے ۱۸

کہیں وہ سرگرم سخن نام خدا ہونے لگے
اب خدا چاہی تو مطلب بھی ادا ہونے لگے

وہ نگاہ یہ ادا کیسے آشنا ہونے لگے
سیر تو جب ہے کہ دونی یہن فدا ہونے لگے

غیر کے مذکور پر میں بگڑتا تھا بجا
ٹھہرو ٹھہرو سنبھلو سنبھلو کیا سے کیا ہونے لگے

یہن ہی جو کلمے ظاہر کردی انداز عشق
اس روش سے سیکڑون دل اونپر فدا ہونے لگے

جب شب فرقت اوٹھائی مینے کچھ دست دعا
درد اوٹھا کر ہاتھ یہ شانون سے جدا ہونے لگے

سخت گردش نا امید ہمسفر منزل بعید
عاقبت تھک تھک کے نالی نارسا ہونے لگے

سلب کرلے یا الٰہی آسمان کا اختیار
جب کسی معشوق سی عہد وفا ہونے لگے

شکوۂ ناآشنائی نے بڑھایا اور رشک
میری ضد سے وہ تو سب سے آشنا ہونے لگے

المدد اے ہمنشینو ابتدای عشق ہی
اب سنبھالو ہم گرفتار بلا ہونے لگے

شکوۂ آزردگی سنکر لگا تو یہ کہا
کیا غرض کیا واسطہ ہم کیون خفا ہونے لگے

اب گئی وہ قوت بس جم گیا پیار آگیا
تھوڑے تھوڑے دلمین تم اے مہ لقا ہونے لگے

وہ قیامت کی گھڑی وہ موت کا ہی سامنا
جب کوئی معشوق سے ملکر جدا ہونے لگے

پردے پردے مین ہے بہتر ہمسے اونسے چھیڑ چھاڑ
کیا مزا رہجای جبدم برملا ہونے لگے

ہای اوسکی فکر اوسکی بیقراری اوسکی یاس
خلق کی جب نامۂ اعمال وا ہونے لگے

اضطراب شوق کا عالم کہون کیا اوسگھڑی
جب کسی کافر کی وابند قبا ہونے لگے

میہمانونکو بلاتے ہین خوشی کیواسطے
تم تو آتے ہی بگڑ بیٹھے خفا ہونے لگے

غیر اچھا مین برا یونہی سہی چپکے رہو
رفتہ رفتہ یہ نہو حجت سوا ہونے لگے

۹۰
داغ مین پرچا ہی تھی لگا باتون تو یون اونہین
شرط یہ ہے میرا اونکا سامنا ہونے لگے
۲۱

لیکے دل کہتے ہو کیون سینہ سے اچھلنے کے لئے
ملگیا خوب بہانہ یہ چھپانے کے لئے

باغ عالم مین ہین سب پہولنے پہلنے کو لئے
ورنہ کیا داغ ترے طرح سے جلنے کے لئے

اونہین فرصت بھی ملی گھرسے نکلنے کے لئے
دو پہر چاہیے پوشاک بدلنے کے لئے

تیرا غصہ ہو کہ ہو میری طبیعت ظالم
یہ بلائین نہین آئین کبھی ٹلنے کے لئے

اپنی تصویر ہی وہ کاش مجھے بھجوا دین
مشغلہ چاہئے کوئی تو بہلنے کے لئے

چھیڑ کر تذکرۂ غیر کہین کیا تجھسے
جو مزے ہین ترے آنکھہ بدلنے کے لئے

شوخی و شرم و ادائین تری دو چہریان ہین
ایک چلنے کو لئے ایک نہ چلنے کے لئے

آتش رشک عدو خاک کریگی ہمکو
لاگ کی آگ بری ہوتی ہے جلنے کے لئے

کونسی کی نہ دوا کونسی مانگی نہ دعا
ہمنے کیا کیا نہ کیا اپنے سنبھلنے کے لئے

ہی یہانتک تو اوسی رشک کے بہر تزئین
حسن یوسف نہ ملے رنگ نکلنے کے لئے

ہاتھہ پاے بھی شب وصل تھی ضد بھی تھی (اوسہنین)
ہاتھہ جلنے کے لئے پانون مچلنے کے لئے

ابر کیا سبز کرے مجھہ شجر سوختہ کو
آب حیوان ہو مگر پھولنے پھلنے کے لئے

چارہ گر زندہ رہیگا تو کریگا تدبیر
چاہیے عمر خضر میرے سنبھلنے کے لئے

وصل دشمن کی گھڑی تھی کہ ہوا اپنا وصال
ساعت اچھی نہ ملی جان نکلنے کے لئے

جنبش لب کبھی دیتے ہین وہ اب ہنستے ہین
موجزن چشمۂ حیوان ہے اوبلنے کے لئے

غمکی دیوار کھڑی ہوگئی دلکے اندر
میرے ارمان ترستے ہین نکلنے کے لئے

ہین کلیجے سے ملون سر سے ملون دلسے ملون
اپنی تلوار مجھے دیجئے ملنے کے لئے

خاک بیٹھے ترے کوچے مین کوئی اے قاتل
مستعد نقش کف پا بھی ہے چلنے کے لئے

کھائی جاتا ہی مجھے خنجر خونخوار ترا — یہ اوگلنے کی لیے ہی کہ نگلنے کے لیے

تو مری لاش کو ٹھکرا کی چلی اے مست شباب — ٹھوکرین کھاتے ہین انسان سنبھلنے کے لیے

٩١

بزم اعدا مین تم چھپ کے نہ بیٹھو اے داغ
چاند چھپنے کو لیے ہی کہ نکلنے کے لیے

٢٦

طور کے پہلو مین اک تبخانہ ایسا چاہیے — شور اوٹھے جلوہ جانانہ ایسا چاہیے

عشق مین اے ہمت مردانہ ایسا چاہیے — یہ کبھی اپنا ہو یا بیگانہ ایسا چاہیے

دوست کوئی عاقل و فرزانہ ایسا چاہیے — جو کہی اوس سے ستم بیجا نہ ایسا چاہیے

دیکھنا کس لطف سے کہتا ہون اپنی واردات — داور محشر سنے افسانہ ایسا چاہیے

دلربا کہلا کے دل آزار ایسا ڈھونڈہ لی — آشنا کہنے جسے بیگانہ ایسا چاہیے

ایک قطرہ بھی نہ اے ساقی ملے کم ظرف کو — انتظام بادہ و پیمانہ ایسا چاہیے

دل مرا اہل وطن سے ہی بہت کھٹکا ہوا — خار تک جس مین نہو ویرانہ ایسا چاہیے

مول لیکر قیس کی تصویر وہ نادم ہوگے — مینے جب چھیڑا انہین دیوانہ ایسا چاہیے

اس ادا سے قتل کر تجھکو مرے سر کی قسم — سب کہین انداز معشوقانہ ایسا چاہیے

تیر تیرا دلمین رہ رہکر کہنچا کس کسطرح
جو کری ملکر دغا بیگانہ ایسا چاہیئے

دل لیا تو کیا لیا جرم وفا پر آپنی
دی سکون جسکو نہین جرمانہ ایسا چاہیئے

دل جلونکی سوز دلکا ہوا اثر دونو جگہ
گرم ہو کونین آتشخانہ ایسا چاہیئے

چشم پر فن سے بیچتی ہین ہم جو وہ بادہ نوش
اور کیسا چاہئی پیمانہ ایسا چاہیئے

دیکہکر چاہت مری کہتی ہین سب اہل نظر
گل کو بلبل شمع کو پروانہ ایسا چاہیئے

بھیس بدلے محتسب زاہد پہنچ رہی چہپی
شہر مین پوشیدہ اک میخانہ ایسا چاہیئے

دست مژگان سے کرو کنگہی تمہاری زلف مین
ایسی موے عنبرین مین شانہ ایسا چاہیئے

یہ اگر نغمون سے ہو لبریز وہ نالون سے گرم
عیش خانہ ہو کہ ماتمخانہ ایسا چاہیئے

چاہنے والون سے کم ہوتی نہین چاہت کبہی
چاہئی تو چاہیئے یہ کیا نہ ایسا چاہیئے

گونج اوٹھی گنبد گردون ہلجائی زمین
میکشونکا نالۂ مستانہ ایسا چاہیئے

بیوفائی تم کرو نا آشنائی تم کرو
تمکو ایسا چاہیئے جانانہ ایسا چاہیئے

نامۂ اعمال مجھسے چھینکر محشر مین وہ
کہتے ہین اپنے لئے افسانہ ایسا چاہیئے

جبر پہ ہو صبر الفت مین جفا پہ ہو وفا
تجکو تو اے ہمت مردانہ ایسا چاہیئے

ہجر سے اوس شمع رو کے دل جلا فرقت میں بھی ... جو اندھیرے میں جلے پروانہ ایسا چاہئے

طور پر ہم بھی گئے تھے کچھ نظر آتا اگر ... تو یہ کہتی جلوۂ جانانہ ایسا چاہئے

اس بہانے سے دکھا دیں لبکا نقشہ ہم اونہیں ... ہمکو اک ٹوٹا ہوا پیمانہ ایسا چاہئے

۹۲ خوب جی بھر کے سنا پہلے تو قصہ داغ کا ۹

پھر کہا دل تھام کر افسانہ ایسا چاہئے

آج اونکے بھید صورت سے ظاہر ہو گئے ... غیر کا مذکور آیا تھا کہ تربھر ہو گئے

دیکھتے ہی شکل راز دل سے ماہر ہو گئے ... پھر وہ ٹالے ٹلے جس بات کے سر ہو گئے

چال اونکی دیکھنا گویا طبعی نظام ہیں ... سب سے پہلے عرصۂ محشر میں حاضر ہو گئے

وصل کی شب تیرے سر آدمیں کیا ذوق شوق ... صبح کی ہوتی ہی رخصت سب مسافر ہو گئے

حضرت ناصح نے پیکر سے یہ اچھی چال کی ... محتسب سے جا ملے رندوں کے مخبر ہو گئے

کیوں قسم کھاتی ہو اب ہمکو نہیں ملتے ملال ... وہ کہے دیتی ہے چتون تم خفا پھر ہو گئے

سنتے تو نے بھی نہ دیکھی جانے والی تیرے ... رفتہ رفتہ جان تک سب اول آخر ہو گئے

شکوہ کرتا تو خدا جانے وہ کیا کرتی غضب ... ہنسنے کی تعریف پر وہ الٹے مرے سر ہو گئے

۹۳ ۱۵

داغ تم آئے تھے بزم عیش مین خوش لگی
کیا ہوا کس واسطے افسردہ خاطر ہو گئے

جب مئے لالہ فام ہوتی ہے
مجکو توبہ حرام ہوتی ہے

یہ بھی طرزِ خرام ہوتی ہے
ساری دُنیا تمام ہوتی ہے

خوبرو وہ ہی جسکی خو اچھی
شمعِ صورت حرام ہوتی ہے

توڑتا ہے اوسکو وہ گلچین
جو کلی دلکی خام ہوتی ہے

دل ہی دل مین تری رقیبون سے
گفتگو لا کلام ہوتی ہے

صبح ہونے تو دو چلے جانا
شب کی نیت حرام ہوتی ہے

کیا خوشی ہے کہ میرے پہلو مین
دعوتِ خاص و عام ہوتی ہے

حرف مطلب کہا نہین جاتا
بات اون سے مدام ہوتی ہے

نہین کھنچتی مجہی سے تیری شبیہ
تجہہ سے کب ہم کلام ہوتی ہے

یہ سنا ہے کہ برہمن سے بھی
شیخ کی رام رام ہوتی ہے

دمِ آخر تو کچھ مری سُنلو
آج حجت تمام ہوتی ہے

تیرا وعدہ ہے کس قیامت کا | رات دن صبح و شام ہوتی ہے
ہجر کا دن ڈھلے تو ہم جانین | صبح کے بعد شام ہوتی ہے
غیر جتنی برائی کرتے ہین | وہ ہمارے ہی نام ہوتی ہے

۹۴
پہلے اے داغ کچھ نہ ہوش آیا
دل کی اب دن تمام ہوتی ہے
۱۵

شبنم سے شب ہجر کی ظلمت نہین جاتی | سو شوب پڑین تو بھی نکہت نہین جاتی
آئی ہوئی عاشق کی طبیعت نہین جاتی | آتی ہی تو آ کر یہ قیامت نہین جاتی
کھاتی ہی پس مرگ تری ہجر سے خنجر | دنیا سے کوئی روح سلامت نہین جاتی
سر جاتا ہی سر سے ترا سودا نہین جاتا | دل جاتا ہی ویسی تری الفت نہین جاتی
اللہ رے محشر مین گنہگار ترے آگی | مجبور ہو نین اسکی محبت نہین جاتی
اول تو وہ نہین شرم رہی منہ سے تو بولے | جب شرم گئی پاس کی صحبت نہین جاتی
ای عمر رواں اسکو بھی ہمراہ لئے جا | تو جاتی ہی ویسی مری حسرت نہین جاتی
زاہد یہ اگر پست ہی مسجد سے تو کیا ہی | کچھ اس سے تو میخانہ کی عظمت نہین جاتی

ہر چند بلا ہی مگر اسمین بھی وفا ہے
گھر غیر کے میری شب فرقت نہین جاتی

آئینہ ہی اب ہنی لگا آپکے آگے
کہہ سکتے ہین منہ دیکھی کی انہین لغت جاتی

فتنے بھی ہین پامال تری راہگذر مین
دو چار قدم اوٹھکی قیامت نہین جاتی

ملجاتے ہین خود خاک مین ہم فرق ہوا تنا
ویسی تو ہمارے بھی کدورت نہین جاتی

جاتی ہے جان پر مین کہہ نہین سکتا
جبتک اسے تم دو نہ اجازت نہین جاتی

سو جاتے ہین اوٹھ اوٹھکے جگاتے ہین شب وصل
اون نیند بھری آنکھونکی غفلت نہین جاتی

١٥

ای داغ شہ ایران تو اوسکی کہے کا
معشوق کی گالی سے تو عزت نہین جاتی

١٥

جاتے ہے تو جانکی عزت نہین جاتی
تو جاتی ہے پر ہای شب فرقت نہین جاتی

بیٹھے ہین عشاق جو دربر صنم مین
ڈرتی ہی ہو کر ساتھ قیامت نہین جاتی

دیکھا نہ کوئی ٹھوکرین کھانیکی گواہی
پھر ادھر حشر مین بھی نہین جاتی

رونیسے بھی مٹتا کہین شوق نظارہ
آنکھین کبھی گئین بھی تو حسرت نہین جاتی

دم بھر کو قابو مین طبیعت نہین آتی
اللہ کسیوقت یہ حالت نہین جاتی

ہو وصل کی بعد اونکو گمان اور کسیکا
ہو ایسی صفائی مین کدورت نہین جاتی

وہ آکی مری قبر پہ یہ لکھہ گئی مصرع
کافر تجھے دنیا کی محبت نہین جاتی

فرہاد کی مرقد سے یہ آتی ہین صدائین
برباد کسی شخص کی محنت نہین جاتی

اوٹھتی ہین جو عالم مین مٹجاتی ہین فتنے
کافر تری آنکھونکی شرارت نہین جاتی

کیون دختر رز کو نہی شیخ سی پرہیز
کعبے کو بھی یہ صاحب حرمت نہین جاتی

کیا دیکھہ لیا عہد سکندر مین الہی
آئینے کی منہ سی کبھی حیرت نہین جاتی

شرما کے قسم کھا کی ابھی عہد کیا تھا
پھر ظلم کیا آپکی عادت نہین جاتی

کہتے ہین مجھے دیکھکے سب اہل محبت
اسطرح تو قابو سی طبیعت نہین جاتی

غم سہتے ہین پر لب پہ شکایت نہین آتی
دکھ سہتے ہین پہ تیری محبت نہین جاتی

ہم چاہ کی چھپائی ہین اوس پردہ نشین کو
آنکھون سے کسی وقت وہ صورت نہین جاتی

وہ جور و جفا کرکے وفا کر نہین سکتی
اس راہ سی اوس راہ طبیعت نہین جاتی

تعریف تمہی سی بھی وفا کی نہین ہم بندی ہین
کیون شکر کیا اسکی شکایت نہین جاتی

٩٦ ای داغ سلامت رہین مہمان ہمارے ٨

جو آتی ہے آفت کہ مصیبت نہین جاتی

اوسکی چتون نظر مین پہرتی ہے | اک چھری سی جگر مین پہرتی ہے
آہ ہر دم سفر مین پہرتی ہے | یہ تلاش اثر مین پہرتی ہے
نالہ کرتا ہون تو مری آواز | گونجتی اونکے گہر مین پہرتی ہے
نہ ملا بعد مرگ بہی آرام | روح اوس رہگذر مین پہرتی ہے
وہ دم رقص گردشین اوسکی | ایک بہر کی نظر مین پہرتی ہے
نہ ملیگا وہ جستجو سے کہین | خلق کس دردسر مین پہرتی ہے
اوسکے آگے زبان مشکل سے | دہن نامہ بر مین پہرتی ہے

۹۷ آمد آمد ہے آج کسکی داغ ۱۴
یہ سفیدی جو گہر مین پہرتی ہے

تمہی پہ مرتے ہین اونہین غیرونکی چاہت ایسی ہوتی ہے | خدا کی شان ہے ایسونکی حاجت ایسی ہوتی ہے
جب آنکھو نسی لگاتا ہون تو چپکے چپکے ہنس ہنسکر | تری تصویر بہی کہتی ہے صورت ایسی ہوتی ہے
کیا نظارہ بزم غیر مین اوس حسن طلعت کا | یہ کیا معلوم تہا دوزخ مین جنت ایسی ہوتی ہے

نہ نکلے عالمِ بالا تک ایسا چاند سا چہرہ — انہیں کا فخر تو ہمیں نا کہ عورت ایسی ہوتی ہے

ابھی تو کھیل سمجھے ہو مگر اک دن کہا دینگے — قیامت اسکو کہتے ہیں قیامت ایسی ہوتی ہے

ہماری شکل تیرے غم میں پہچانی نہیں جاتی — بگڑ جاتی ہے صورت بھی مصیبت ایسی ہوتی ہے

کفن سے منہ مرا جب کھول کر دیکھا تو وہ بولے — ہماری چاہنے والوں کی صورت ایسی ہوتی ہے

کہو تو ہم نہ کہتے تھے نہ دیکھو آئینہ دیکھو — بنا دیتی ہے دم بھر اچھی صورت ایسی ہوتی ہے

ترا دل سنگدل پگھلے تو جب تجھکو یقین آئے — کہ اوسکی شان ایسی اوسکی قدرت ایسی ہوتی ہے

بھری محفل میں غیروں سے اشارے یوں کئے مگر — مروت آنکھ کی اے بے مروت ایسی ہوتی ہے

وہ دیتے ہیں تسلی اور پھر تسکین نہیں ہوتی — کبھی بیچین ہیں کافر طبیعت ایسی ہوتی ہے

مجھے وہ دیکھتے ہی دور منہ پھیر لیتے ہیں — جو ہوتی ہے تو اب صاحب سلامت ایسی ہوتی ہے

غضب میں جان ہے ہر سو انکے شکوے ہوں لیا تا — کبھی دو چار دن انکی عنایت ایسی ہوتی ہے

۹۸

ذرا سی بات پر اے داغ تم اونسے بگڑ بیٹھے
اسیکا نام الفت ہے محبت ایسی ہوتی ہے

۱۱

آپ کا اعتبار کون کرے — روز کا انتظار کون کرے

ذکر مہر و وفا تو ہم کرتے
پر تمہیں شرمسار کون کرے

جو ہوا اوس چشم مست سے بیخود
پھر اوسے ہوشیار کون کرے

تم تو ہو جان اک زمانے کی
جان تم پر نثار کون کرے

آفت روزگار جب تم ہو
شکوۂ روزگار کون کرے

اپنی تسبیح رہنے دے زاہد
دانہ دانہ شمار کون کرے

ہجر مین زہر کھا کے مر جاؤن
موت کا انتظار کون کرے

آنکھ ہے ترک زلف ہے صیّاد
دیکھین دل کا شکار کون کرے

غیر نے تم سے بیوفائی کی
یہ چلن اختیار کون کرے

وعدہ کرتے نہین یہ کہتے ہین
تجکو امیدوار کون کرے

۹۹

داغ کی شکل دیکھکر بولے
ایسی صورت کو پیار کون کرے

۸

ہنج کی جب گفتگو ہونے لگی
آپ سے تم تم سے تو ہونے لگی

چاہئے پیغامبر دونو طرف
لطف کیا جب دوبدو ہونے لگی

میری رسوائی کی نوبت آ گئی — اونکی شہرت کو بکو ہونے لگی
ہی تری تصویر کتنی بے حجاب — ہر کسیکے روبرو ہونے لگی
غیر کے ہوتی بھلا ای شام وصل — کیون ہمارے روبرو ہونے لگی
ناامیدی بڑھ گئی ہے اسقدر — آرزو کی آرزو ہونے لگی
ابکی ملکر دیکھیے کیا رنگ ہو — پھر ہماری جستجو ہونے لگی

۱۰۰
داغ اترائے ہوی پھرتے ہین آج
شاید انکی آبرو ہونے لگی
۱۵

ناروا کہیے ناسزا کہیے — کہیے کہیے مجھے برا کہیے
تجھکو بدعہد بیوفا کہیے — ایسے جھوٹے کو اور کیا کہیے
درد دل کا نہ کہیے یا کہیے — جب وہ پوچھے مزاج کیا کہیے
پھر نہ رکیے جو مدعا کہیے — ایک کے بعد دوسرا کہیے
آپ اب میرا منھ نہ کھلوائین — یہ نہ کہیے کہ مدعا کہیے
وہ مجھے قتل کرکے کہتے ہین — مانتا ہی نہ تھا یہ کیا کہیے

دلمین رکھنے کی بات ہی غم عشق
اسکو ہرگز نہ برملا کہئے

تجھکو اچھا کہا ہی کس کس نے
کہنے والون کو خیر کیا کہئے

وہ بھی سُن لینگی یہ کبھی نہ کبھی
حال دل سب سے جابجا کہئے

مجھکو کہئے بُرا نہ غیر کے ساتھ
جو ہو کہنا جدا جدا کہئے

انتہا عشق کی خدا جانے
دمِ آخر کو ابتدا کہئے

میرے مطلب سے کیا غرض مطلب
آپ اپنا تو مدعا کہئے

ایسی کشتی کا ڈوبنا اچھا
کہ جو دشمن کو ناخدا کہئے

صبر فرقت میں آ ہی جاتا ہے
پر اسے دیر آشنا کہئے

آ گئی آپ کو مسیحائی
مرنے والون کو مرحبا کہئے

آپ کا خیر خواہ میرے سوا
ہے کوئی اور دوسرا کہئے

ہاتھ رکھکر وہ اپنے کانون پر
مجھسے کہتے ہین ماجرا کہئے

١٠١

ہوش جاتے رہے رقیبون کے
داغ کو اور باوفا کہئے

٩

شکوہ نہین کسیکی ملاقات کا مجھے
تم جانتے ہو وہم ہی جس بات کا مجھے

جانا کہ بوئی غیر یہ پہچان جائیگا
باسی نہ اوسنے ہار دیا رات کا مجھے

کوئی نہین تو دل ہی سے باتین ہین رات بھر
اللہ رے شوق حرف و حکایات کا مجھے

وہ دن سے اپنی گھر گئی آئی شب فراق
کھٹکا لگا ہوا تھا اسی رات کا مجھے

ملکر تمام بھید کہونگا رقیب سے
آتا ہی خوب توڑ تری گھات کا مجھے

ڈرنا کسیکا اور وہ بجلی کا کوندنا
موسم بہت پسند ہی برسات کا مجھے

تدبیر سے تو موت نہ آئی شب فراق
ہی انتظار مرگ مفاجات کا مجھے

وہ دن گئی کہ زہر بھی آب حیات تھا
ہی اب تو زہر پان تری بات کا مجھے

۱۰۲

آخر وہان رقیب نے نقشہ جما لیا
ای داغ خوف تھا اسی ذات کا مجھے

۱۲

مرے اونکی بھری محفلین ہوگی
زبان پر آئیگی جو دل مین ہوگی

نہ ہوگا کیا ہمارا کام ہوگا
نہ ہوگی کیا ادا قاتل مین ہوگی

یہی قاصد پتا ہے اوسکی گھر کا
ہوا کچھ اور اوس منزل مین ہوگی

جو تیرا جذب دل کامل ہے اے قیس — تو پھر لیلی کہان محمل مین ہوگی

نہ کرتے دل لگی کیا جانتے تھے — ہماری جان اس مشکل مین ہوگی

سوال وصل پر وہ چھین لینگے — جو نقدی کیسۂ سائل مین ہوگی

چرائیگا اوسی سے آنکھ قاتل — ذرا سی جان جب بسمل مین ہوگی

عدم کے جانیوالے سستے جاؤ — بہت آسایش اوس منزل مین ہوگی

اگر عقبے مین دنیا یاد آئے — تو مشکل اور اک مشکل مین ہوگی

نہین شوخی سے خالی شرم اوسکی — قیامت پردۂ حائل مین ہوگی

وہان چٹکی مین [illegible] تیر لینگے — یہان اک گدگدی سی دل مین ہوگی

۱۰۳

[illegible] تو اچھا ہے ورنہ
بڑی ہلچل تری محفل مین ہوگی

۱۵

گرہ جو [illegible] مشکل سے نکلیگی — [illegible] لب سے نکلیگی

[illegible] تو سب تیری ہی سن لینگے — دعای مغفرت جب دم لب قاتل سے نکلیگی

[illegible] تماشائی — بلا ہو وہ جو حسرت سینۂ بسمل سے نکلیگی

ادا تیری فغاں میری بھلا کب چین دیتی ہے
جگر تھامے ہوئے خلقت تری محفل سے نکلیگی

مجھے آتا ہے تم پر رحم میرا منہ نہ کھلواؤ
کلیجا توڑ لیگی وہ دعا جو دل سے نکلیگی

کسی بدخو سے ہم کہنے لگے تھے مدعا اپنا
یہ کیا معلوم تھا آواز بھی مشکل سے نکلیگی

تغافل چاہیے اے قیس تجھکو ایسے موقع پر
ابھی جھنجھلا کے لیلی پردۂ محمل سے نکلیگی

نکرنا قتل ہمکو ورنہ حسرت داغ بن بنکر
تمہارے دل میں بیٹھے گی ہمارے دل سے نکلیگی

نہیں دشوار کچھ اپنے مکاں سے لامکاں جانا
وہیں پہنچائیگی جو راہ جس منزل سے نکلیگی

مری کشتی اگر چھوٹیگی دریائے محبت میں
تو سب سے پہلے بسم اللہ ساحل سے نکلیگی

بڑی سختی سے میری جان نکلی ہجر کے دن
یکایک لاش کیونکر کوچۂ قاتل سے نکلیگی

چھپایا منہ اگر سب سے تو کیا ہم مر نجائینگے
نگہ بجلی کی صورت پردۂ حائل سے نکلیگی

فرشتے ہیں قیامت کے غضب کے اُس دن فتنہ گر
نئی کیفیت نکلیگی تری محفل سے نکلیگی

وہی دوزخ نہ مانگی جس میں رہتے ہو اے واعظ
وہاں جنت ہی کیوں لب سائل سے نکلیگی

رموز عاشقی کو عاشقو تم داغ سے پوچھو
کہ باریک ہیں باریکی ادا مشکل سے نکلیگی

۱۰۴

۲۱

فغان کو لاگ ٹھہری آسمان سے ۔ اوٹھا جاتا ہی پردہ درمیان سے
تری رنجش کھلی طرز بیان سے ۔ نہ تھی دلمین تو کیون نکلی زبان سے
نرالی ہی ادا ساری جہان سے ۔ کوئی پیدا کرے تجھسا کہان سے
گرے ہوئے اوٹھکر آستان سے ۔ چلے آتے ہو گھبرائے کہان سے
عدو کی التجا کرنی پڑی ہے ۔ مرادین مانگتا ہون آسمان سے
مری تنکون مین ہے کیا خار حسرت ۔ الگ گرتی ہی بجلی آشیان سے
نتیجہ اونکی باتون کا یہ نکلا ۔ کہ اپنی مدح تھی اپنی زبان سے
لگا رہتا ہی کھٹکا دونو جانب ۔ مزا ہی دوستی کا بدگمان سے
وہ مجھکو دیکھکر بولے الٰہی ۔ بچانا اس بلائے ناگہان سے
نکہیے دوست دشمن کو نہ کہیے ۔ پرائے اپنے ہوتی ہین زبان سے
تمہارے در پہ ہم کیونکر نہ آتے ۔ کہ تھی صاحب سلامت پاسبان سے
شکایت راہ الفت کی سنے کون ۔ الگ چلتا ہون ہر کاروان سے
ڈریگا شور محشر سے وہ کیا خاک ۔ تسلی جسکو ہو میری فغان سے

وہ خط لکھیں مجھے جھوٹا ہی قاصد
خدا جانے اوٹھالایا کہان سے

شب غم ہر بلا کا منتظر ہون
نگاہین لڑ رہی ہین آسمان سے

رہی جادو ہوا اوسکا وہی حال
جسے جو کہدیا تو نے زبان سے

یہ ہے کیا بات سنتے ہین وہ اکثر
ہمارا حال دشمن کی زبان سے

تم اپنی رہگذر سے بچتے رہنا
اوٹھیگا فتنۂ محشر یہان سے

تمہاری چشم فتان نے بھی شاگرد
بنا ڈالی ہزارون آسمان سے

رقیب آیا ہی چھپکر تیرے در پر
مگر اولجھا ہوا ہی پاسبان سے

خوشی کیا زندگی کی جب خضر تک
مری جاتی ہین عمر جاودان سے

۱۰۵ جہان آباد ہر منزل ہر ای داغ
قدم باہر نکالا جب مکان سے ۹

ہماری دم نکلنے مین ہے اک عالم نکلتا ہے
کہ وہ مشتاق ہین کہتے ہین کیونکر دم نکلتا ہے

مری کیا پڑگئی ہی چاہنے والونکی اے قاتل
کہ اب تلوار کم کھینچتی ہی خنجر کم نکلتا ہے

گلہ کیسا کہانکا رنج کسکا جان لب پر ہو
نہ جب آنے پیار سی پوچھا تمہارا دم نکلتا ہے

نہ تجھسا آجتک دیکھا نہ تجھسا حشر تک دیکھیں
ان آنکھوں سے بہت نکلا بہت عالم نکلتا ہے

کوئی کیا چل سکیگا اس خرام ناز سے بڑھکر
قیامت کا تمہاری ٹھوکروں میں دم نکلتا ہے

گداز غم سے میری ہڈیاں گھلتی ہیں گھلجائیں
ترا ارمان تو اے دیدۂ پرنم نکلتا ہے

تمہیں میرے مسیحا ہو تمہیں میری تمنا ہو
تمہیں پر جان جاتی ہے تمہیں پر دم نکلتا ہے

نقاب روئے روشن سے رخ پر نور کا جلوہ
جو چھن چھنکر نکلتا ہے تو کیا کم نکلتا ہے

۱۰۶

الٰہی خیر کرنا آج کوئی داغ کے گھر سے
نہ بی شیون نکلتا ہے نہ بی ماتم نکلتا ہے

۱۰

زمانہ بہت بدگمان ہو رہا ہے
کسی شخص کا امتحان ہو رہا ہے

سُریلی صدائیں ہیں دُشمن کی سی
الٰہی یہ جلسہ کہاں ہو رہا ہے

بہت حسرت آتی ہے مجھکو یہ سنکر
کسی پر کوئی مہربان ہو رہا ہے

ترے ظلم پنہاں ابھی کون جانے
فقط آسمان آسمان ہو رہا ہے

ان آنکھوں سے اس دل کا کیا بھید کھولا
کہ مضطر ہر اک رازدان ہو رہا ہے

سنو کیا خبر جشن عشرت کی قاصد
جہاں ہو رہا ہے وہاں ہو رہا ہے

وہ حال طبیعت جو برسون چھپایا
ہر اک شخص سے اب بیان ہو رہا ہے

کوئی اوڑھ کے آیا کوئی چھپ کے آیا
پشیمان ترا پاسبان ہو رہا ہے

کہین وہ گھڑی آپ شبنم مین سوئے
رخ پُر عرق درفشان ہو رہا ہے

۱۰۷
یہ بیہوشیان داغ یہ خواب غفلت
خبر بھی ہے جو کچھ وہان ہو رہا ہے
۹

آج گھبرا کر وہ بولے جب سنے نالے مرے
جان کے پیچھے پڑے ہین چاہنے والے مرے

محفل دشمن سے میری پیشوائی کے لئے
جھوم کر آنا وہ تیرا ہائے متوالے مرے

خار صحرا جنون نے تیز کی کیا کیا زبان
پھوٹے منہ سے کچھ بولے پاؤن کے چھالے مرے

گیسو و چہرہ تھا یہ کھلنا ناز سے کہتے ہین وہ
سامری کو بھی تو ڈس جائین یہ کالے مرے

حضرت ناصح ہماری کیا بنی تم کو ہے
تم کوئی سانچے مین ڈھلکے ہو بڑے پالے مرے

جائیگا ہدیہ قیبو کے لئے چار و طرف
میرے قاتل لے گئے ہین چار پرکالے مرے

عشق و وحشت کی کریگا کون ایسی پرورش
انکو چھوڑون کسطرح یہ پڑ گئے پالے مرے

۱۰۸
وہ عیادت کو نہ آئے داغ تو کچھ غم نہین
۱۰

اور دنیا مین بہت ہین پوچھنے والے مرے

کس وجہ سے لب پہ مرے فریاد نہ آتی
وہ چوٹ نہین کھائی تھی جو یاد نہ آتی

جنت مین جو حورونکو مری یاد نہ آتی
ہچکی بھی ترے خنجر بیداد نہ آتی

ای شعبدہ گر تجکو ہزارون ہنر آتے
اک طرز دل آزاری بیداد نہ آتی

گو جان گئی عشق مین پر نام تو پایا
کہنے مین بھی کیا محنت فرہاد نہ آتی

اس وحشت دل نے مجھے دیوانہ بنایا
ورنہ کبھی تم تک مری فریاد نہ آتی

گر باغ مین وہ خانہ برانداز نہ آتا
گھبرائی ہوئی نکہت برباد نہ آتی

سیکھے یا مرگ محبت کا بہانہ
کیا ہوتی تجھے ای دل ناشاد نہ آتی

اک عمر سے ہون نغمہ سرا کنج قفس مین
اب بھی مجھے دلداری صیاد نہ آتی

مرتا مگر اس حال سے فرقت مین نہ مرتا
آتی مگر اس طرح تری یاد نہ آتی

۱۰۹ ہی وصف الٰہی مین کمی کونسی ای داغ
کیون ہوش پہ یہ طبع خداداد نہ آتی ۹

ہائے وہ دن کہ میسر تھی ہین رات نئی
روز معشوق نیا روز ملاقات نئی

بات کرتی نہیں بے لیتی ہی چٹکی دل مین — یہ تو ہی آپکی تصویر مین اک بات نئی
دل طلب کرتے ہو مہمان بلا کر ہمکو — یہ تواضع ہی نئی ہی یہ مدارات نئی
عشق بھی کفر ہوا حضرت واعظ خاموش — آپ نے یہ تو کہی قبلۂ حاجات نئی
ہونگی حوران بہشتی کی پُرانے انداز — آپکی بات نئی گھات نئی گات نئی
سر مرا کاٹ کی اے نامہ رسان لیتا جا — گرچہ پھیکا سہی یہ ہی یہ سوغات نئی
رنگ می دیکھکے ہم صاف بتا دیتے ہین — یہ پُرانی ہی یہ اے پیر خرابات نئی
غیر نے کی جو بُرائی تو بھلائی ٹھہری — یہ ملی ہے عمل بد کی مکافات نئی

۱۱۰
داغ سا بھی کوئی شاعر ہی ذرا سچ کہنا
جسکے ہر شعر مین ترکیب نئی بات نئی
۱۱۱

تمنے بدلے ہمسے گن گن کے لئے — ہمنے کیا چاہا تھا اس دن کے لئے
کچھ نرالا ہے جوانی کا بناؤ — شوخیان زیور ہین اس سن کے لئے
چاہنے والون سے گر مطلب نہین — آپ پھر پیدا ہوئے کن کے لئے
فیصلہ ہو آج میرا آپ کا — یہ اوٹھا رکھا ہی کس دن کے لئے

دے گئے بے درد ای پیر مغان
چاہیئے اک پاک باطن کے لئے

دل کے لینے کو ضمانت چاہئے
اور اطمینان ضامن کے لئے

میکشو اب آئی شاید فصل گل
بلبلوں نے یہ جو چمن میں تنکے لئے

ہمنشینو سے مری کہتے ہیں وہ
چھوڑ دیں غیروں کو کیا انکے لئے

ہیں رخ نازک پہ گنتی کے نشان
کسنے بوسے تیری گن گن کے لئے

وہ نہیں سنتے ہماری کیا کریں
مانگتے ہیں ہم دعا جن کے لئے

آج کل میں داغ ہو گے کامیاب
کیوں مرے جاتے ہو دو دن کے لئے

آئے بھی تو وہ منہ کو چھپائے مرے آگے
اس طرح سے آئی کہ نہ آئے مرے آگے

دل میں نے لگایا ہے مگر دیکھئے کیا ہو
سب چھینکتے ہیں اپنے پرائے مرے آگے

بجھتے ہوئے دیکھو لگا نہ میں دلگی لگی کو
کوئی نہ کبھی شمع بجھائے مرے آگے

کیا دم کا بھروسا ہے پھر آئے کہ نہ آئے
جانا ہو جو قاصد کو تو جائے مرے آگے

کچھ تذکرہ رنجش معشوق جو آیا
دشمن کے بھی آنسو نکل آئے مرے آگے

مانگی ہی دعا وصل کی کچھہ اور نہ سمجھو
کوسا ہو اگر مینے تو آئے مرے آگے

تیور یہی کہتے تھی کہ یہ نام ہی میرا
لکھکر کئی حرف اونسے مٹائے مرے آگے

دیکھے تو کوئی قاصدِ جانانکی دلیری
واپس مرے خط لاکے جلائے مرے آگے

بچھڑے ہوئے معشوق ملین سبکو الٰہی
تنہا کوئی جنت مین جائے مرے آگے

محشر مین بھی ہی خواہش خلوت مجھے اونسے
کہتا ہون کیا میر نہ آئے مرے آگے

۱۱۲

کچھہ داغ کا مذکور جو آیا تو وہ بولے
آئے تھے بُرا حال بنائے مرے آگے

۱۱۳

سب سے تم اچھے ہو تم سے مری قسمت اچھی
یہی کمبخت دکھا دیتی ہے صورت اچھی

حسن معشوق سے بھی حسن سخن ہے کمیاب
ایک ہوتی ہی ہزارون مین طبیعت اچھی

میری تصویر بھی دیکھی تو کہا شرما کر
یہ برا شخص ہے اسکی نہین ہیئت اچھی

ہر طرح دلکا ضرر جان کا نقصان دیکھا
نہ محبت تری اچھی نہ عداوت اچھی

کس صفائی سے کیا وصل کا تونے انکار
اس محل پر تو زبانمین تری لکنت اچھی

ہجر مین کسکو بلاؤن نہ بلاؤن کسکو
موت اچھی ہی الٰہی کہ قیامت اچھی

دیکھنے والوں سے انداز کہیں چھپتے ہیں
ہمکو یہ ویسے نظر آتی ہی صورت اچھی

میری شامت کہ دکھائی اسی دشمن کی شبیہ
مسکرا کر یہ کہا اوسنے نہایت اچھی

جو ہو آغاز میں بہتر وہ خوشی ہی بدتر
جسکا انجام ہو اچھا وہ مصیبت اچھی

ہی سر ناز فروشی تو خریدار ہی سب
بیچ ڈالو اسے ملجائیگی قیمت اچھی

عیب ہی اپنے بیان کرنے لگے آخر کار
ہو گئی اونکو برا کہنے کی عادت اچھی

تم بناؤ تو سہی مہر و محبت کے گواہ
ایسے دعوے میں تو جھوٹی ہی شہادت اچھی

زر و زور سے بھی کہیں داغ حسین ملتے ہیں
اپنے نزدیک تو ہی سب سے اطاعت اچھی

یہ جو ہی حکم مری پاس نہ آئے کوئی
اسلئے روٹھ رہے ہیں کہ منائے کوئی

یہ نہ پوچھو کہ غم ہجر میں کیسی گذری
دل دکھانے کا اگر ہو تو دکھائے کوئی

تاک میں ہی نگہ شوق خدا خیر کرے
سامنے سے مرے بچتا ہوا جائے کوئی

ہو چکا عیش کا جلسہ تو مجھے خط پہونچا
آپکی طرح سے مہمان بلائے کوئی

ترک بیداد کی تم داد نہ چاہو مجھسے
کرکے احسان احسان جتائے کوئی

یون شب وصل ہو بالیدگی عیش ونشاط
آپ اپنے مین خوشی سے نہ سمائے کوئی

حال افلاک و زمین کا جو بتایا ہو تو کیا
بات وہ ہے جو تری دلکی بتائے ہوتی

درد الفت کے مزے لیتے ہین قسمت والے
خون دل ہر نہیں ہے کہ نہ کھائے کوئی

کیا وہ مے داخل دعوت ہی نہین ای واعظ
مہربانی سے ملا کر جو پلائے کوئی

وعدۂ وصل سے جانکے خوش ہو جاؤن
وقت رخصت بھی اگر ہاتھ ملائے کوئی

سرد مہری سے زمانے کی ہوا ہے دل سرد
رکھکر اس چیز کو کیا آگ لگائے کوئی

١١٤ ١٣

آپ نے داغ کو منہ بھی نہ لگایا افسوس
اوسکو رکھتا تھا کلیجے سی لگائے کوئی

ہجر کی یہ رات کیسی رات ہے
ایک مین ہون اور خدا کی ذات ہے

آپکی ہر بات مین یہ بات ہے
چال ہے فقرہ ہے دم ہے گھات ہے

حور کی خواہش پہ یہ طعنے ملے
واہ کیا نیت ہے کیا اوقات ہے

تونے قاصد جو کہی دل کی لگی
یہ اوسی کافر کے منہ کی بات ہے

پھر خدا جانے کہان تم ہم کہان
عیش و عشرت کی یہی اک رات ہے

شکوے کی بدلے کیا شکر ستم
پھر خفا ہین کیا مزے کی بات ہے

اونکا قاصد لیچلا ہی دل مرا
تازہ فرمائش نئی سوغات ہے

شب کو جاگین بزم مین وہ دن کو سوئین
رات کا دن اور دن کی رات ہے

کیون سپیل پڑتی ہین ملک حسن کی
کیا دہان برسات ہی برسات ہے

جب کہا مین نے کہ لو مرتا ہون مین
بولے بسم اللہ اچھی بات ہے

ضعف سی اوٹھتے نہین دست دعا
اب ہماری شرم اوسکی ہات ہے

کہتے ہین دشنام دیکر لینگے دل
مفت کیون دیتے ہو کچھ خیرات ہے

۱۱۵

داغ سے جا کر ملتے ہم بھی آج
آدمی خوش وضع خوش اوقات ہے

۸

تلاش اونکو ہی میرے رازدان کی
نئی ترکیب نکلی امتحان کی

کہان آ چارہ گر دلمین حرارت
یہ گرمی ہے فقط ضبط فغان کی

نہین کچھ ہرزہ گو دیوانۂ عشق
سنو تو کہہ رہا ہی یہ کہان کی

کریگی سجدہ میت ہی ہماری
کہ مٹی دی ہے اوسنے آستان کی

شب غم آئے خواب مرگ کیونکر — یہان دیکھی ہین آنکھین پاسبان کی
تمھین سناؤن کیونکر اوسکی باتین — مرے دلمین ہی کیفیت زبان کی
دہن کو ہے مزہ تیرے دہن کا — زبان کو چاٹ ہی تیری زبان کی

۱۱۶

وہ سنکر داغ کے اشعار بولے
خدا جانے یہ بولی ہی کہان کی

۹

وہ نیم وعدہ کر کے فراموش ہو گئے — امیدوار ہوش سے بیہوش ہو گئے
تلچھٹ بھی آج حضرت زاہد نے صاف کی — مے نوش کیا ہوی کہ بلا نوش ہو گئے
کافی ہی میرے قتل سے اتنا اونہین لحاظ — دو چار دن کیواسطے روپوش ہو گئے
احباب کو جنازہ اوٹھانا بھی بار تھا — ہم خاک مین ملے وہ سبکدوش ہو گئے
بگڑا مزاج اونکا تو محفل بگڑ گئی — سامان عیش اوڑ کے مری ہوش ہو گئے
ماتم ہی طفل اشک کا بادل کا سوگ ہے — کیون مردمان دیدہ سیہ پوش ہو گئے
ہان ہان ٹھہر کے اوٹھا رخسے تو نقاب — پیدا طبیعتون مین بہت جوش ہو گئے
میری برائیان تو نکرتا ہو مدعی — کیا غور ہے کہ ہم ہمہ تن گوش ہو گئے

۱۱۷ ای داغ سب زمانۂ ماضی کے ذوق شوق ۱۶
اک بار دل سے محو و فراموش ہو گئے

پھرے راہ سے وہ یہان آتے آتے ۔ اجل مر رہی تو کہان آتے آتے
مجھے یاد کرنے سے یہ مدعا تھا ۔ نکل جائے دم ہچکیان آتے آتے
نہ جانا کہ دنیا سے جاتا ہے کوئی ۔ بہت دیر کی مہربان آتے آتے
کلیجا مرے منہ کو آئے گا اکدن ۔ یونہین لب پہ آہ و فغان آتے آتے
ابھی سن ہی کیا ہے جو بیباکیان ہون ۔ اونہین آئینگی شوخیان آتے آتے
چلے آتے ہین دل مین ارمان لاکھون ۔ مکان بھر گیا میہمان آتے آتے
نتیجہ نہ نکلا تھکے سب پیامی ۔ وہان جاتے جاتے یہان آتے آتے
تمھارا ہی مشتاق دیدار ہوگا ۔ گیا جان سے اک جوان آتے آتے
یقین ہے کہ ہوجای آخر کو سچی ۔ مرے منہ مین تیری زبان آتے آتے
سنانیکے قابل جو تھی بات اونکو ۔ وہی رہگئی درمیان آتے آتے
تری آنکھ پھرتے ہی کیسا پھرا ہے ۔ مری راہ پر آسمان آتے آتے

مرے آشیان کے تو تھے چار تنکے
چمن اوڑ گیا آندھیان آتے آتے

کسی نے کچھ اونکو ابھارا تو ہوتا
نہ آتے نہ آتے یہان آتے آتے

قیامت بھی آتی تھی ہمراہ اوسکے
مگر رہ گئی ہمعنان آتے آتے

بنا ہے ہمیشہ یہ دل باغ و صحرا
بہار آتے آتے خزان آتے آتے

۱۸

نہین کھیل اے داغ یارون سے کہدو
کہ آتی ہے اردو زبان آتے آتے

۲۰

لگئی بیخودیِ شوق سے راحت کیسی
ہو گئی دونون جہان سے مجھے فرصت کیسی

کیا کہون اونسے اوٹھائی ہے اذیت کیسی
مرنے والے کی ہوئی ہے دم آخر حالت کیسی

عشق نے دین ہین دعائین وہ ہم علت کیسی
مجھسے مل مل کے گلے روتی ہے حسرت کیسی

عکس بھی آئینہ مین چار گھڑی بعد آیا
بڑھ گئی حد سے سوا اونکی نزاکت کیسی

بندہ چاہے جو خدائی کوئی پا سکتا ہے
لوگ قسمت کے لیے پھرتے ہین قسمت کیسی

جور معشوق کی پرسش سے نہین دنیا مین
اپنے بندون سے خدا کو ہے محبت کیسی

حور سے بحث نہین ہان یہ بتا اے زاہد
لاکھ دو لاکھ مین ہو ایک وہ صورت کیسی

دوست یکرنگ جدا کبھی مل بیٹھتے ہین
لطف کے ساتھ گذر جاتی ہی صحبت کیسی

خواب مین بھی جو برا دن کہا سب نے سنا
جلد ہوتی ہی بُری بات کی شہرت کیسی

آپ ہی جور کرین آپ ہی پوچھین مجھسے
یہ تو فرمایئے ہی آج طبیعت کیسی

اب تو دو چار ہی نالون کا رہا تہا جھگڑا
ہاردی حضرت دل آپ نے ہمت کیسی

اسکو مین نے جو کلیجے سے لگا رکھا ہی
درد نے پائی مرے سینے مین راحت کیسی

تھمے تھمے کہ نکلجای ذرا جان حزین
مین تو رخصت نہوا آگئی رخصت کیسی

تھے کہان آنکو آئینہ تو لیکر دیکھو
اور ہوتی ہی خطاوار کی صورت کیسی

نگہ یار کو مین دل مین جگہ دون لیکن
چور ہو جب کوئی مہمان تو عزت کیسی

چھیڑ پہر وقت کی اچھی نہین یہ یاد رہی
کبھی کیسی ہی کبھی اپنی طبیعت کیسی

شعر تر لکھی تو وہ لخت جگر اپنا ہے
اپنی اولاد سی ہوتی ہی محبت کیسی

دلکو سمجھائینگی بہلائینگی بہلائینگے
بعد مرجانیکے ملجائیگی فرصت کیسی

دہمکیان دیتے ہو تم جذبہ دل کی ای داغ
بندہ پرور یہ محبت مین حکومت کیسی

۱۱۹ نظر آتا ہی پر ہر پرچہ جو کوئی شوخ و شریر
گدگداتی ہی پہر اے داغ طبیعت کیسی ۱۱

ہر دلمین نئے درد سے ہی یاد کسیکی
ملتی نہین فریاد سے فریاد کسیکی

آرام طلب ہون کرم عام کے طالب
یون مفت مین لٹتی نہین بیداد کسیکی

دل تھامے ہوے پھرتے ہین سب گبر و مسلمان
کیا یاد ہی کیا یاد ہی کیا یاد کسیکی

اس حسن جہان سوز سے برپا ہی قیامت
ایسے مین کرے کیا کوئی امداد کسیکی

بڑھتی ہی محبت کی اسیری مین اسیری
پوری نہین ہوتی کبھی میعاد کسیکی

ایمان تو جب لائین ہم آشان کرمی
مٹجائے اگر لذت بیداد کسیکی

دیکھا تو سہی جان مگر سہل نہ سمجھے
اٹکی نہین ہی مرے جلاد کسیکی

جب دیکھتی ہی نالۂ بلبل مین اثر کچھ
اوسکو بھی اوچک لیتی ہی فریاد کسیکی

گھبرا کے اگر موت بھی مانگون تو کہین وہ
جا گیر نہین ہی یہ دم آباد کسیکی

کیا عیش بھلائیگا یہ آزار تکلف
جنت مین بھی یاد آئیگی بیداد کسیکی

ہی الفت دشمن مین برا حال کسیکا
اے حضرت دل کیجیے امداد کسیکی

۱۲۰ کمبخت وہی داغ نہ ہو دیکھو کوئی ۹
بیچین کئے دیتی ہی فریاد کسیکی

پند واعظ سنتے سنتے کان اپنے بھر گئے
کیا عبادت کو ہمین ہین سب فرشتے مر گئے

پھوٹکر روئے جو چھالے ہو گئے جنگل ہرے
چشم دریا بار جب برسے تو جل تھل بھر گئے

دیکھہ سکتا کیا ہمارا حال وہ نازک مزاج
آئینہ مین آپ اپنی شکل سے ہم ڈر گئے

تو ہے کیا معشوق جو ہم التجا تیری کرین
تو گیا تو ہم بھی تجھسے اے دل مضطر گئے

منہ اندھیرے مجھکو غافل دیکھکر شوخی سے وہ
چپکے اوٹھکر چلدئے پہلو مین تکیہ دہر گئے

حال میرا پوچھکر کیا کیا جلے دلمین رقیب
جب کہا شوخی سے اونے اونکے دشمن مر گئے

آدمی ایسا کہان کوئی فرشتہ ہو تو ہو
شیخصاحب نہین معلوم تم کسپر گئے

فاتحہ پڑہنے بھی کوئی قبر پر آتا نہین
مر گیا مین کیا کہ سب میری طرفسے مر گئے

۱۲۱

داغ کے تو نام سے نفرت تھی اونھین عمبھر کو
پر نہین معلوم یہ حضرت وہان کیونکر گئے

۹

یہ ٹپکتا ہے تیری چتون سے
کہ اشارے ہوے ہین دشمن سے

آنکھ مین پھوٹین جو کچھہ بھی دیکھا ہو
ابھی آتا ہون دشت ایمن سے

چوس کر وہ لبِ مسی آلود
آج مین ہمزبان ہون سوسن سے

ہون وہ بیتاب کیا عجب پس مرگ
نکلے سیماب میرے مدفن سے

خاک میری اوڑائی ہے اسنے
بچکے چلنا تم اپنے دامن سے

ہائے مجبوریان محبت کی
حال کہنا پڑا ہے دشمن سے

آسمان کس طرح سُنے فریاد
کان پہوٹے ہین میرے شیون سے

دلِ نادان سے مین نہایت تنگ
اور تم اپنے چشم پرفن سے

۱۲۲ ساعتِ وصل کے لیے ہم داغ ۱۲
پوچھتے رہتے ہین برہمن سے

ملتے ہی بیباک تھی وہ آنکھ شرمائی ہوئی
پھر گئی چھپا کی پلکون تک حیا آئی ہوئی

ہر ادا مستانہ سر سے پاؤن تک چھائی ہوئی
اُف تری کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی

ہائے دُنیا تو کہان وہ عیب پوشی اب کہان
عرصۂ محشر مین رسوائی سی رسوائی ہوئی

مجلس اہل عزا مین وہ مجبور تھے خوش
دو گھڑی کو یہ بھی اونکی محفل آرائی ہوئی

آسمان نے خاک کی چٹکی ہر اک فتنے کو دی
میری تربت ہو یہ کن قدمون کی ٹھکرائی ہوئی

مجھکو یہ دعوے کوئی تیرے سوا دل مین نہین
اوسکا یہ الزام اچھی قید تنہائی ہوئی

اُڑک کر رستے مین پیار آہی گیا اوس شوخ پر
وہ نظر حیرت زدہ وہ بات گھبرائی ہوئی

تازہ غم کھایا کئی ہم وہ ہین پاکیزہ مزاج
اور تم کھاتی رہے جھوٹی قسم کھائی ہوئی

بھولے بنکر اونکی منہ سے سُن لیا حال رقیب
عمر بھر مین ایک ہی تو تھی دانائی ہوئی

اونکی مٹھی مین جو دل آٹہ یاد با کر یہ کہا
چھوٹتی ہی کوئی ایسی چیز ہاتھ آئی ہوئی

بوسہ لیکر جان ڈالی غیر کی تصویر مین
یہ نیا اعجاز ہے یہ بھی مسیحائی ہوئی

۲۳

دیکھکر قاتل کی آمد داغ ہین شیدا و شاد
اور غمخوارون کے منہ پر مُردنی چھائی ہوئی

۱۱

کس ادا سے بتا کی یارب تماشائی ہوئی
وہ نگاہ شوخ کچھ پھیری ہوئی گھبرائی ہوئی

اوڑ گئی گم ہو گئی جاتی رہی آئی ہوئی
بیوفا تیری وفا میری شکیبائی ہوئی

لین قیامت نے بلائین اوس سراپا ناز کی
صدقے رعنائی ہوئی قربان زیبائی ہوئی

بتکدہ مین سجدہ کرنا کفر ہی داغ ہمین
گر کہین مقبول اپنی جبہہ فرسائی ہوئی

چوٹ کھائی عشق کی دل نے جگر تڑپا کیا
دوسرے پر آ گئی کیونکر ایک کی آئی ہوئی

موت سے بھی بدتر ہے ترسان تب میری حالت
یہ بھی گھبرائی ہوئی اور وہ بھی گھبرائی ہوئی

یہ ملا ذکر قیامت پر قیامت کا جواب
کیا اوٹھیگی وہ ہماری ٹھوکرین کہائی ہوئی

توبہ کر زاہد کر و نہین توبہ ایسی وقت مین
یہ بہار آئی ہوئی ایسی گھٹا چھائی ہوئی

آگیا جب کوئی کرلین پیار باتین اوس سے ہی
ورنہ پہر سر پیٹنا جس وقت تنہائی ہوئی

یہ ٹپکتا ہی تری زلف سیہ کے رنگ سے
آج کل مین اک نہ اک کے سر پہ سودائی ہوئی

۱۲۴ ۱۱

ہی عجب اندھیر کوئی داغ کا پرسان نہین
صبح محشر بھی الہی شام تنہائی ہوئی

میری قسمت کیطرح رہتی ہی بل کہائی ہوئی
زلف پر بھی کیا ہی شیخی کی گرہ آئی ہوئی

جب ہی دیکھی پھر اخلقت تماشائی ہوئی
پیچھے پیچھے داغ آگے آگے رسوائی ہوئی

کاتب اعمال سی ضد ہی دم تحریر شوق
اوڈگلیان گھس گھس گئین یہ خامہ فرسائی ہوئی

دوست دشمن کو بنایا ہی تری انداز نے
سبکو پہچانا اگر تجھسے شناسائی ہوئی

اے ہجوم ناامیدی رکھ لے شرم آرزو
گوشہ دلمین الگ بیٹھی ہی شرمائی ہوئی

جان کر پہچان کر انجان جب کوئی بنے
پہر نہو سنکے برابر وہ شناسائی ہوئی

کیا قسم کہا کر ہوا ہی منفعل پیغامبر
تاڑلی اوس نکتہ چین نے بات سمجھائی ہوئی

ضعف نے ایسا بٹھایا اوسکی بزم ناز مین
مینے یہ جانا مجھے حاصل شکیبائی ہوئی

کس بلا مین مبتلا رہتی ہی دن بھر شام غم
دوڑ کر آتی ہے میرے گھر جو گھبرائی ہوئی

بھولی صورت پر تری تصویر ہین بانکپن
لب پہ ظاہر ہے تبسم دلمین اترائی ہوئی

چلدیا ای داغ کیا منہ پھیر کر وہ مہ جبین
پھر گئی تقدیر میری سامنے آئی ہوئی

۱۲۵ باضافہ غزلیات متفرق ۱۲

تو ہی اپنے ہاتھ سے جب لے گیا جاتا رہا
دل کی بھی پروا نہین جاتا رہا جاتا رہا

جسپر توقع یہ تھی اپنی زندگی وہ مٹ گئی
جو بھروسا تھا ہمین وہ آسرا جاتا رہا

مینے جب دیکھا انکی زلفونکو تو فرمانے لگے
آپ کا دل کھل پڑا اگم ہوگیا جاتا رہا

دل چرا کر آپ تو بیٹھے ہوے ہین چین سے
ڈہونڈنے والے سے پوچھے کوئی کیا جاتا رہا

مرگ دشمن کا زیادہ تمسے ہے مجکو ملال
دشمنی کا لطف شکوون کا مزا جاتا رہا

ہو سکی مطلب نگاری کیا پریشان طبع سے
ذہن مین آتے ہی حرف مدعا جاتا رہا

اچھی صورت کی رہا کرتی تھی اکثر تاک جھانک
رہ گئین آنکھین مگر وہ دیکھنا جاتا رہا

دیکھو دیکھو مجھپہ برساتی رہو تیر نگاہ
صید بسمل آنکھ سے اوجھل ہوا جاتا رہا

کسقدر اونکو فراق غیر کا افسوس ہے | ہاتھہ ملتے ملتے سب رنگ حنا جاتا رہا
حرص دامنگیر دنیا مال دنیا بی ثبات | جسقدر حاصل کیا اُس سے سوا جاتا رہا
اب کئی دن سے وہ رسم و راہ بھی موقوف ہے | ورنہ ہر سو نامہ بر آتا رہا جاتا رہا

۱۲۶ داغ کچھہ وہم نہ تہا جسکا اونہیں ہوتا خیال
ہوگیا گم ہوگیا جاتا رہا جاتا رہا ۱۳

غیر کو منہ لگا کے دیکھہ لیا | جھوٹ سچ آزما کے دیکھہ لیا
ادن کے گھر داغ جا کے دیکھہ لیا | دل کے کہنے مین آکے دیکھہ لیا
کتنی فرحت فزا تھی بوے وفا | اس نے دلکو جلا کے دیکھہ لیا
کبھی غش مین رہا شب وعدہ | کبھی گردن اوٹھا کے دیکھہ لیا
جنس دل ہے یہ وہ نہین سودا | ہر جگہ سے منگا کے دیکھہ لیا
لوگ کہتے تھے چپ لگی ہے تجھے | حال دل بھی سُنا کے دیکھہ لیا
جاؤ بھی کیا کروگے مہر و وفا | بارہا آزما کے دیکھہ لیا
زخم دل مین نہین ہے قطرہ خون | خوب ہمنے دکھا کے دیکھہ لیا

ادھر آئینہ ہے ادھر دل ہے
جسکو چاہا اوسے اٹھا کے دیکھ لیا

اوسنے صبح شب وصال مجھے
جاتے جاتے بھی آکے دیکھ لیا

اونکو خلوت سرا مین بے پردہ
صاف میدان پا کے دیکھ لیا

تمکو ہے وصل غیر سے انکار
اور جو ہمنے آکے دیکھ لیا

۲۵
داغ نے خوب عاشقی کا مزہ
جل کے دیکھا جلا کے دیکھ لیا
۱۳

بلا سے جو دشمن ہوا ہے کسیکا
وہ کافر صنم کیا خدا ہے کسیکا

وفا نا نک اوسکی کی اپنی زبان
کہ پورا ہو جو مدعا ہے کسیکا

ادھر آسکیں تجھی سی تجھکو لگاؤن
تجھی پر تو دل آگیا ہے کسیکا

کسیکی خلش مین خوشی ہے کسیکی
کسیکی خلش مین مزا ہے کسیکا

ذرا ڈال دو اپنی زلفون کا سایا
مقدر بہت نارسا ہے کسیکا

ہمیشہ جسے سبز ملتے ہی دیکھا
مگر دل بھی رنگ وفا ہے کسیکا

ہمین اس سے کیا بحث کیون چھیڑتے ہو
کوئی تذکرہ ہو رہا ہے کسیکا

مری بزم میں آ کے وہ پوچھتے ہیں | بُرا حال کہنے سنا ہے کسیکا
ستم ہی کئے جاؤ ہم بھی ہیں حاضر | نہیں حوصلہ دیکھنا ہے کسیکا
بچے جان کس طرح تیری ادا سے | قضا پر کہیں بس چلا ہے کسیکا
مری التجا پر بگڑ کر وہ بولے | نہیں مانتے اسمیں کیا ہے کسیکا
وہ کرنے لگے ہیں قیامت کی باتیں | یہ سچ ہے تو بس فیصلا ہے کسیکا
سُنا کرتے ہیں چھیڑ کر گالیاں ہم | وگرنہ کوئی سر پھرا ہے کسیکا

۱۲۸

بظاہر نجانے نجانے نجانے
تجھے داغ دل جانتا ہے کسیکا

۹

دل گیا تم نے لیا ہم کیا کریں | جانے والی چیز کا غم کیا کریں
مینے مر کر ہجر میں پائی شفا | ایسے اچھوں کا وہ ماتم کیا کریں
ایک ساغر پر ہے اپنی زندگی | رفتہ رفتہ اس سے بھی کم کیا کریں
کر چکے سب اپنی اپنی حکمتیں | دم نکلتا ہے وہ ہمدم کیا کریں
دل نے سیکھا شیوۂ بیگانگی | ایسے نامحرم کو محرم کیا کریں

معرکہ ہے آج حسن وعشق کا
دیکھیے وہ کیا کریں ہم کیا کریں

تند خو ہے کب سُنے وہ دل کی بات
اور بھی برہم کو برہم کیا کریں

آئینہ ہے اور وہ ہیں دیکھیے
فیصلہ دونوں یہ باہم کیا کریں

۱۲۹ ۱۶

کہتے ہیں اہل سفارش مجھ سے داغ
تیری قسمت ہی بُری ہم کیا کریں

صاف کب امتحان لیتے ہیں
وہ تو دم دے کے جان لیتے ہیں

یوں ہے منظور خانہ ویرانی
مول میرا مکان لیتے ہیں

تم تغافل کرو رقیبوں سے
جاننے والے جان لیتے ہیں

پھر نہ آنا اگر کوئی بھیجے
نامہ بر سے زبان لیتے ہیں

اب بھی گر پڑ کے ضعف سے نالے
ساتواں آسمان لیتے ہیں

تیرے خنجر سے بھی تو اے قاتل
نوک کی نوجوان لیتے ہیں

اپنے بسمل کا سر ہے زانو پر
کس محبت سے جان لیتے ہیں

یہ سُنا ہے مرے لیے تلوار
اک مرے مہربان لیتے ہیں

یہ نہ کہہ سمجھے تیرے منہ مین خاک | اسمین تیری زبان لیتے ہین
کون جاتا ہی اس گلی مین جسے | دور سے پاسبان لیتے ہین
کر گذرتے ہین ہو بُری کہ بھلی | دلمین جو کچھ وہ ٹھان لیتے ہین
وہ جھگڑتے ہین جب رقیبون سے | بیچ مین مجکو سان لیتے ہین
ضد ہر اک بات پر نہین اچھی | دوست کی دوست مان لیتے ہین
مستعد ہوکے یہ کہو تو سہی | آیئے امتحان لیتے ہین
منزل شوق طے نہین ہوتی | ٹھلکیان ناتوان لیتے ہین

داغ بھی ہے عجیب سحر بیان
بات جسکی وہ مان لیتے ہین

رباعیات

تم تو فلک حسن پہ ہو ماہ منیر | سائے کیطرح ساتھ ہی داغ دلگیر
خال لب گلفام ہے شاہد اسکا | بے داغ نہ کھنچ سکی تمہاری تصویر

دیگر

اس شکل کا دنیا مین نہین کوئی نظیر
صورت ہی طبیعت کی طرح شوخ و شریر
اللہ رے حجاب بدگمانی تیری
بھیجی ہے مجھے نصف بدن کی تصویر

دیگر

ہر عیب سے خالی ہے تمھاری تصویر
دنیا سے نرالی ہے تمھاری تصویر
کس شکل مصور سے یہ پوری کھنچتی
دل کھینچنے والی ہے تمھاری تصویر

دیگر

کیا خوب مصور نے اتاری تصویر
دیکھی نہ سنی ایسی پیاری تصویر
جب ہاتھ لگاتا ہون تو جی ڈرتا ہے
کہہ بیٹھے نہ کچھ منہ سے تمھاری تصویر

دیگر

دل لیکے مکرتی ہے تمھاری تصویر
یہ بات تو کرتی ہے تمھاری تصویر
خاموش جو ہو جاتی ہے اوسکو آگے
کیا داغ سے ڈرتی ہے تمھاری تصویر

دیگر

مغرور ہے تجھ سے بھی جو بڑھ کر تصویر
رکھتی نہیں پاؤں کو زمیں پر تصویر
چھیڑوں جو ذرا میں تو کہاں پاس حجاب
ہو جائے ابھی جامے سے باہر تصویر

دیگر

گو لاکھ کرے ناز تمہاری تصویر
میری تو ہو دمساز تمہاری تصویر
کہہ دیتی ہے سب بھید تمہارا مجھ سے
لو بنگئی غماز تمہاری تصویر

دیگر

گرمی میں جو آیا رمضان اب کی بار
ای داغ گناہ اپنی ہونگی نہ اتمام
دو روزے کا ہر روزہ ہوا اس موسم میں
روزہ بھی ہے اک دن میں دو بار افطار

تمام شد

تاریخ طبع از نتائج افکار جناب مولوی محمد عبد الغفور خان صاحب بہادر نساخ ڈپٹی کلکٹر میدنی پور

نساخ مثل قند شریا شدست جمع
بار دگر نتائج طبع و خیال نغز
می زیبد ار ز رشک شود بلبل ارم
داغ از لطافت سخن ہم خیال داغ

از آب خویش در عرق شرم غرق شد
دُر دُرِ صدف ز خجالت عقد لآل داغ

پیوستہ جائے خویش کند گرم در جہان
مانند داغ عشق بدل ہا مقال داغ

از بہر سال فکر چو شد آسمان نورد
گفتا دبیر چرخ کہ بدر کمال داغ ۱۳۰۲ھ

تاریخ آغاز طبع از فیروز شاہ خان صاحب فیروز شاگرد رشید مصنف مد ظلہ العالی

میرے اوستاد کا چھپا دیوان
شعر ہیں یا کھلا ہے یہ گلزار

لکھدے فیروز مصرعہ تاریخ
چھپ گیا آج دفتر اشعار ۱۳۰۲ھ

دیگر اختتام طبع

چھپا وہ دوسرا دیوان اوستاد
بلندی پہ ہیں جسکے شعر مضامین

جو پوچھے کوئی سال طبع فیروز
تو کہدو گلشن اشعار رنگین ۱۳۰۲ھ

تاریخ طبع از نتائج طبع جناب محمد ظہیر احسن صاحب شوق شاگرد جناب تسلیم

مرتب کر چکے جب دیوان دوم
جناب داغ خورشید فصاحت

پئے تاریخ طبع و رسم شوق
لگفتا آفتاب حسن نکہت ۱۳۰۲ھ

اشتہار واضح رہے کہ گلزار داغ و آفتاب داغ و انتخاب دلپذیر کا حق تصنیف رجسٹری شدہ ہے اور حق طبع مجھے حاصل ہے میری اجازت سے آفتاب داغ مطبع قاسمی لکھنؤ میں چھپکر تیار ہوا ہے اور کوئی صاحب بغیر اجازت حاصل کیے ہرگز قصد طبع نہ فرماویں ورنہ نقصان اٹھائینگے

المشتہر نیاز احمد خان عفا اکبر منشی محمد تیغ بہادر مالک مطبع انوار احمدی

اشتہار

واضح ہو کہ یہ گلدستۂ آرزو

مجموعۂ اعجاز و جاد و طراوت بخش دل و دماغ یعنی

آفتاب داغ جسکا حق تصنیف ہمیشہ کے لیئے محفوظ ہے

منشی نیاز احمد صاحب خلف اکبر جناب منشی محمد تیغ بہادر مرحوم مالک مطبع

انوار محمدی کی اجازت سے بصد آب و تاب میرے مطبع قاسمی لکھنؤ مین چھپکر

تیار ہوا تھوڑی قیمت مقرر کی خریدارونکی رفاہ پر نظر کی شایقین کہان ہین تشریف

لائین یہ گوہر بے بہا کوڑیونکے مول لیجائین۔ گلزار داغ انتخاب داغ بھی

انشاء اللہ بہت جلد تیار ہونے والا ہے۔ ہمارے مطبع مین ہر قسم کا کام

اردو فارسی عربی ناگری عمدہ اور خوشخط چھپتا ہے اور ہر قسم

کی کتب کا ذخیرہ بغرض فروخت موجود ہے جن

حضرات کو ضرورت ہو راقم

سے طلب فرمائین۔

المشتہر

قاسم علیخان مالک مطبع قاسمی لکھنؤ

محلہ سبحان نگر